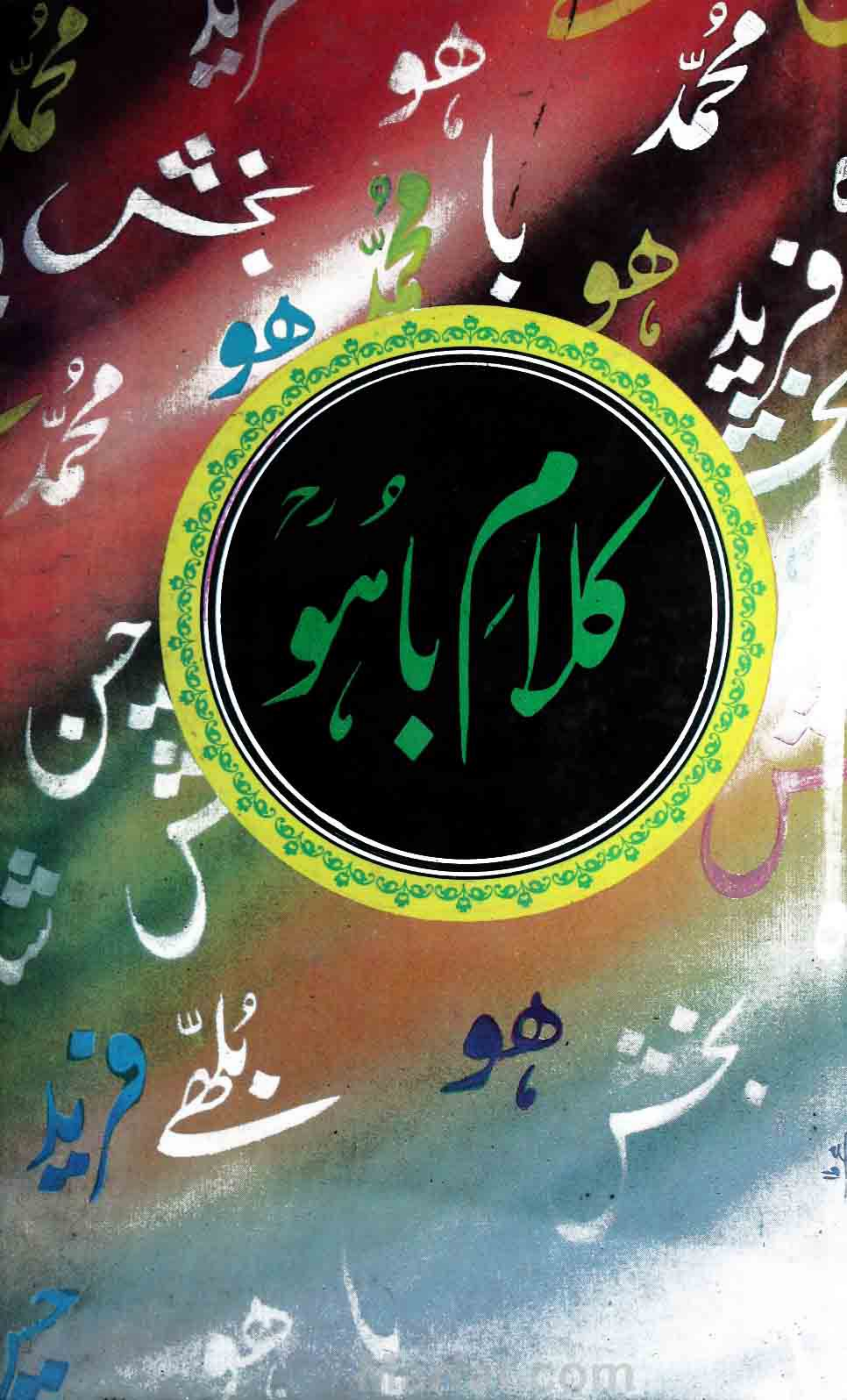


کلامِ ایوب



# فہرست کتب

کلام محمد بخش

حضرت میاں محمد بخش

کلام  
بابا ہور

حضرت  
سلطان  
بابا ہور

کلام بابا فرید

حضرت بابا  
فرید الدین  
گنج شکر

کلام  
مرست

حضرت  
بچل مرست

کلام شاہ

بابا بلجے

کلام شاہ حسین

کلام فرید

حضرت غلام فرید  
کوٹ مٹھن  
شرف

کلام خوشحال خان

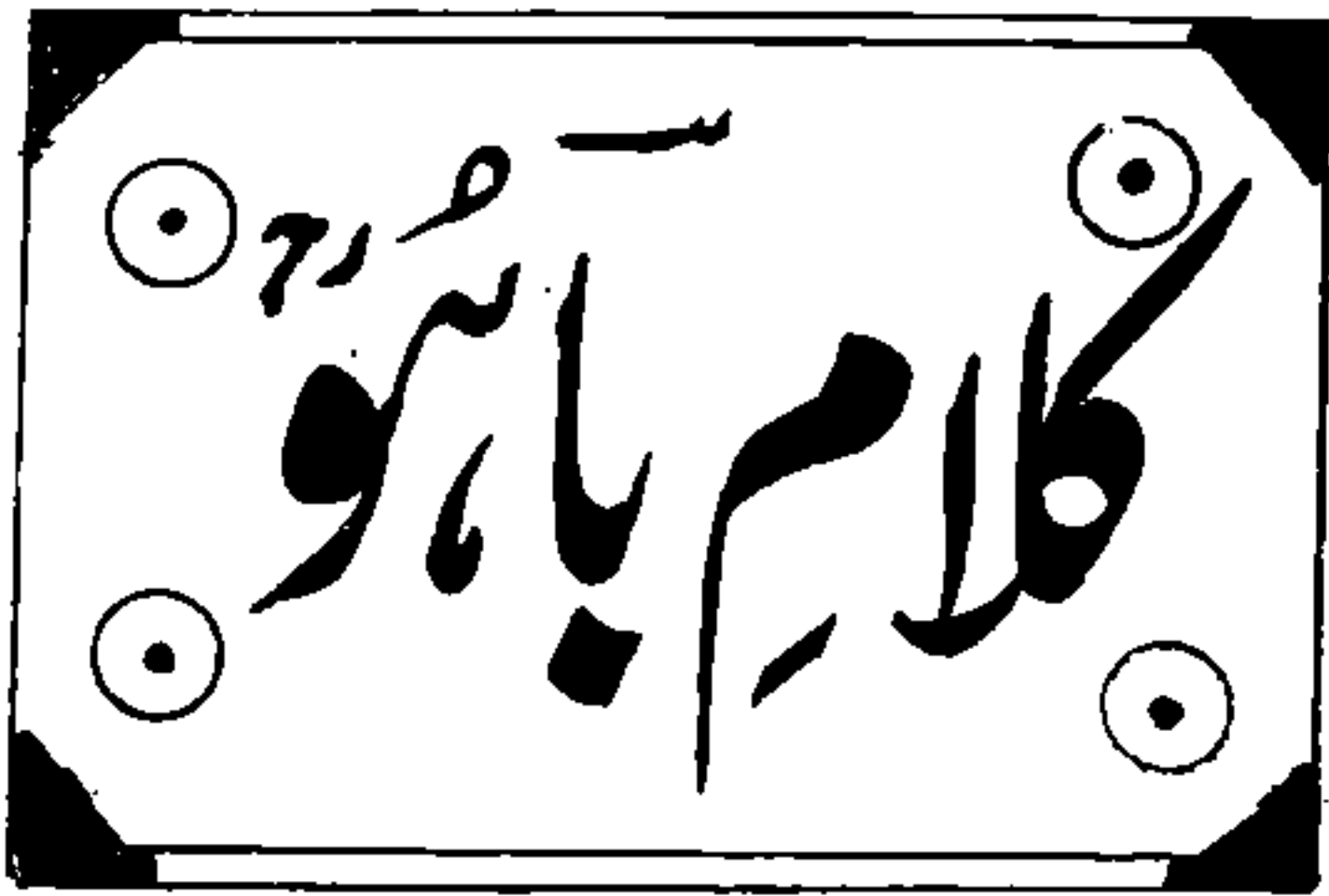
بابا خوشحال خان  
نورنگ

کلام وارث شاہ

علی ہجویری پبلشرز

پتہ: ۸۱۱ - لے انڈرون اکبری منڈی لاہور

Rs. 30.00



ترتیب

صوفی تاج دین پاک رحمانی نوشاہی قادری



علی ہجویری پبلشرز

اندرون اکبری گیٹ  $\frac{H}{811}$  اے لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر	_____	علی عمران چودھری
پرنسٹر	_____	گنج شکر
کتابت	_____	محمد اکرم کیانی
طباعت	_____	۱۹۹۳ء
قیمت	_____	۱۰ روپے

## حضرت سلطان باہو متوفی ۱۶۹۱ء

سلطان اعدائین حضرت سلطان باہوؒ قدس سرہ بزمبیر کے قابل ذکر اور ممتاز صوفیاء میں سے ایک ہیں۔ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاجی سے آزاد ہے۔ آپ کا کلام لاقانی مضامین میں شامل ہوتا ہے۔ آج بھی آپ کے کلام کو اسی ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے جسے ماضی میں ہمارے بزرگ اور قصبوں میں اکٹھے ہو کر پڑھا کرتے تھے آپ کے کلام میں رہنمائی بھی موجود ہے اور زمانہ شناسی کے راز میں مخفی ہیں۔ آج کی نئی نسل سب آپ کے کلام کو سنتی ہے تو آسان پنجابی میں انہیں لازوال کائناتی اسراروں کی حقیقتیں ان پر منکشف ہوتی ہیں۔ پنجابی زبان ہماری ثقافت کا وہ حصہ ہے جسے ہم شاید کبھی بھی فراموش نہ کریں گے۔ ہمارے یہی بزرگان دین اس زبان کے ستون ہیں۔ جیسے ستون اس قدر قومی اور مضبوط ہوں تو وہ ان کی بنیادیں کس قدر زمین ذہنی ہوئی ہوں گی۔ معاشرہ ان ستونوں کو سمار کرنا چاہے تو کبھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہماری عقیدت اور اپنے بزرگان دین سے گراں قدر محبت ہماری سوچوں کے دھارے بدل دیتی ہے آج بھی اکثر مقامات پر محفلیں سجتی ہیں۔ مجالس کا اہتمام ہوتا ہے۔ یہاں پر صوفیانہ شاعری اپنے سامعین کو مسحور کر دیتی ہے۔

حضرت سلطان باہوؒ اعوان قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق علاقہ سون سیکس ضلع سرگودھا سے تھا۔ آپ کی ولادت باسعادت مشور کوٹ ضلع جھنگ کے قریب قلعہ قمرگان کے گاؤں میں ہوئی۔ "مناتب سلطانی" سے ہمیں معلوم ہوتا ہے آپ نے منلیہ خاندان کے بادشاہ شاہ جہان کے عہد میں ۱۰۳۹ھ مطابق ۱۶۳۱ء میں اس دنیا میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد ماجد حضرت سلطان بایزیدؒ محمد حافظ قرآن، متشرع، فقیہ اور کامل بزرگ تھے۔ مسائل فقہ پر انہیں کامل دسترس حاصل تھی۔ غالباً اسی بنا پر آپ مغلوں کے منصب دار تھے۔ آپ کا قبیلہ اعوان ہرات کے راستے تاج مقدس سے کالا باغ اور سون سیکس میں آکر آباد ہوا

ہوا تھا۔ منلیہ بادشاہت کی جانب سے آپ کو شور کوٹ ضلع جھنگ کا پرگنہ جو نہ صوبہ ملتان میں واقع تھا۔ انہیں بطور جاکر ملا تھا۔ حضرت سلطان باہو کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی راستی تھا۔ آپ کے ایک شعر سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ بڑی نیک فطرت اور صالح خاتون تھیں۔

سہ رحمت حق بر روان راستی

راستی بار راستی آ راستی

آپ نسب کے لحاظ سے ہاشمی علوی تھے۔ اور آپ کا شجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر منتہی ہوتا ہے۔ آپ کے والد حضرت سلطان بایزید محمدؒ تو آپ کے بچپن میں ہی وصال فرما گئے تھے۔ لہذا آپ کی تربیت آپ کی والدہ ماجدہ نے کی۔ والدہ نے ہی انہیں راست روی سکھائی۔ اور انہی کے فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے شور کوٹ کے جنوب میں گڑھ بغداد میں ایک بزرگ حبیب اللہ قادری کے پاس روحانی تربیت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے حجرہ شاہ مقیم کے حضرت عبدالقادر اور صوفی عبدالرحمن دہلوی سے روحانی فیض حاصل کیا۔ حضرت حبیب اللہ قادری نے آپ کو تارک الدنیا ہونے کی تلقین بھی کی۔ اور ان کی رہنمائی کے باعث آپ صوفی عبدالرحمن دہلوی کے پاس پہنچے۔ جو کہ دہلی میں اورنگزیب عالمگیر کے منصب دار تھے۔ آپ بہت سے اور بزرگوں کے پاس بھی اسی غرض کے لیے آتے جاتے رہے۔ ملتان میں حضرت بہاء الحق کے مزار پر چلے کشتی بھی کی۔ یوں تو آپ کی ظاہری تعلیم بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ مگر آپ کی تعنیقات سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ عربی اور فارسی میں آپ قابل قدر استاد رکھتے تھے۔ علم باطنی نے البتہ علوم کے دروازے آپ پر کھول دیئے تھے۔ خود فرماتے ہیں کہ :-

”ایسی فقیر را علم ظاہری چنداں نہ بود اما از واردات و فتوحات علم باطنی چنداں علم کسود

کہ برائے اظہار آن دفتر ما باید۔ اما بزرگان مائل و دل فرمود اندر گر چہ نیست مارا علم ظاہر

از علم باطنی جان گشتہ ظاہر۔“

آپ کی چار بیویاں تھیں۔ جن میں سے ایک ہندو عورت تھی۔ جس نے اسلام قبول کر لیا تھا آپ

کے آٹھ بیٹے تھے۔ آپ اکثر و بیشتر اپنا حال چھپانے کے لیے سیر و سیاحت پر نکل جاتے۔ مشکل و

صورت اور لباس بالکل درویشانہ ہوتا۔ خود تسلی کے لیے گدائی بھی کرتے فرماتے ہیں۔

سہ نفس را رسوا من از گدا ہر درے قدے ز نم بہر خدا  
 کبھی کبھی آپ کھیتی باڑی بھی کیا کرتے تھے۔ یہ خرید کر کاشت کرتے اور فصل ابھی کچی ہوتی کہ  
 بیوں کو کھلا دیتے۔ اور خود تنہا یا کسی اور درویش کے ہمراہ کسی سفر پر نکل جانے اور نامعلوم مقامات  
 پر استغراق کے عالم میں بیٹھے رہتے۔ بیس سال آپ اپنے مطلوب کو ڈھونڈتے رہے اور  
 جیب مل گیا آپ طالب بیا۔ طالب بیا پکارتے رہے لیکن کوئی اولعزم طالب آپ کو نہ ملا۔  
 ترک بدرجہ کمال تھا۔ آپ فرماتے تھے "دین اور دنیا کا یکجا رہنا ناممکن ہے۔ آپ شرع کی  
 پابندی کا بڑا اہتمام کرتے تھے۔ آپ کا طریقہ محو اور شریعت کا تھا۔

سہ ہر مرتبہ از شریعت یافتم پیشوائے خود شریعت ساختم

ایک مرتبہ ماہ رمضان تھا اور آپ سکر کبار ضلع جہلم کی ایک غار میں استغراق کی حالت  
 میں رہے روزے قضا ہو گئے۔ مگر بعد میں حتیٰ کہ نماز تراویح بھی کی قضا ادا کی۔ آپ سلسلہ  
 عالیہ قادریہ کے حشیم و چراغ تھے۔ آپ کا نام باہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حساب  
 ارشاد آپ کی ولادت باسعادت پر رکھا گیا تھا۔ آپ اس نام پر بہت خوش ہو کر تے  
 تھے۔ کہ آپ کا نام میں "ہو"، آتے ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ میری والدہ پر خدا کی رحمت  
 ہو کہ انہوں نے میرا نام "باہو" رکھا جو ایک نفلے سے "یاہو" ہو جاتا ہے۔ شیر خورگی کے  
 زمانے میں آپ نے رمضان المبارک میں روزے کی ساعتوں میں بھی دودھ نہیں پیا۔ گویا آپ نے  
 شیر خورگی میں بھی روزے کی ادائیگی شروع کی۔ آپ نے لاہور کے قیام کے دوران کئی اولیائے  
 اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور کئی مزارات پر حاضری دی۔ اور ان سے فیوض و برکات  
 حاصل فرمائی۔ آپ نے لاہور میں شاہ شاہ جمال متوفی ۱۶۵۰ء حضرت سید جان محمد حضوری  
 قادری متوفی ۱۶۵۴ء حضرت شاہ چراغ قادری ۱۶۵۷ء حضرت شاہ گدا قادری "شطاری  
 متوفی ۱۶۶۰ء حضرت شیخ عارف حشیمی "متوفی ۱۶۵۴ء حضرت شاہ بریان بخاری سہروردی  
 متوفی ۱۶۵۰ء حضرت شاہ کمال سہروردی "متوفی ۱۶۴۹ء حضرت شیخ حاجی متوفی ۱۶۴۱ء  
 حضرت شاہ ابوالخیر بغدادی "متوفی ۱۶۱۹ء سے ملاقات کی۔ آپ نے رسول اکرم سے بھی  
 روحانی فیض حاصل فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ<sup>۳</sup> دید خود خواند است مارا بختیہ<sup>۴</sup>

شہادیات یا ہوراز مصطفیٰ<sup>۴</sup> خلق را تکفین کن بہ از خدا  
 نفس را تحقیق کردم از خدا  
 بر حقیقت با فتم از مصطفیٰ<sup>۵</sup>  
 قیام دہلی کے دوران آپ شہر کی گلیوں اور بازاروں میں سیر کرتے تھے۔ اور جس پر اپنی  
 نگاہ کرم ڈالتے اس کو تھوڑی ہی دیر بھی خدا سیدہ بنا دیتے۔ جب آپ کا لوگوں نے یہ فیض  
 عام دیکھا۔ تو دہلی میں آپ کا چہرہ چاہنے لگا۔ کسی نے آپ کے پیروں سے بھی اس کا  
 ذکر کر دیا۔ انہوں نے آپ کو طلب کیا اور فرمایا "ہم نے تمہیں نعمت خاص سے نوازا اور تم نے  
 اس خاص نعمت کو عام کر دیا" جواب میں آپ نے عرض کیا "حضرت نے جس نعمت خاص  
 سے مجھے شرف فرمایا۔ اس کی آزمائش تھی کہ اس فقیر کو کس قدر نعمت گراں مایہ حاصل ہوتی ہے  
 اور اس کی ماہیت کیا ہے" چنانچہ آپ دہلی سے سٹور کوٹ تشریف لے آئے۔

## آپ کی تصنیفات

ان کی تعداد ایک سو چالیس بیان کی جاتی ہے۔ فقیر نور محمد کلاچوی (م - ۱۹۶۰ء) لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے ان میں سے چھوٹی بڑھی چالیس قلمی کتابیں اکٹھی کی تھیں۔ یہ تمام عربی فارسی میں ہیں۔ اور فقر و تصوف سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی زبان سلیس اور سادہ ہے ایک ایک لفظ میں مصنف کی روح کا جوش ترقیق موجود ہے۔ آپ کے ایک دیوان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

## پنجابی ابیات

عربی فارسی کی محولہ یا تصنیفات کے علاوہ آپ کے پنجابی زبان میں ابیات بھی ملتے ہیں جو  
 سی حرفی کی صورت میں ہیں۔ ہر حرف کے تحت بندوں کی تعداد برابر نہیں۔ بعض حروف ایک بند  
 پر ختم ہو جاتے ہیں۔ بعض کے متعدد بند ہیں اور بعض بالکل ترک کر دیئے گئے ہیں ہر بند کے  
 چار مصرعے ہیں مگر حرف دج، کا ایک بند پانچ مصرعے رکھتا ہے۔ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے  
 کہ کسی طے شدہ اسکیم کے مطابق شاعری کی غرض سے یہ ابیات نہیں لکھے گئے بلکہ وقتاً فوقتاً  
 اپنے تاثرات اور کیفیات بیان کرنے کے لیے لکھے گئے تھے۔ ان میں ابجدی زمانہ کے ابیات



کلامِ بابا بہو



ترتیب

صوفی تاج دین پاک رحمانی نوشاہی قادری



علی ہجویری بیلسٹرز

اندرون اکبری گیٹ  $\frac{H}{811}$  اے لاہور

بھی ہیں۔ جیسا آپ تلاشِ حق میں سرگرداں تھے۔ اور زمانہ وصول کے بھی۔ بعض بند الخاقی بھی ہیں۔ انوارِ سلطانی میں فقیر نور محمد کلاچوی نے ہر قسم کے کلہاڑیوں اور بندھیوں سے نکر مقبول الہی نے ۱۸۶۶ء میں اور دوسری طرف ان کا انگریزی نظم میں عمدہ ترجمہ بھی دیا ہے۔

## ابیاتِ لمخاطبِ زبان و اسلوب

ابیات میں ضلع جھنگ کی پنجابی زبان استعمال ہوئی ہے۔ عربی فارسی کے الفاظ بعض بندوں میں سچاس فیصد تک پہنچ جاتے ہیں۔ بعض مقامات پر سلطان صاحب نے علمی اصلاحات بھی مشکل ہو جاتے ہیں۔ مگر بہت سے بند ایسی سادہ اور ٹھیک پنجابی زبان میں لکھے گئے ہیں کہ ان پر پڑھ پنجابی عوام بھی آسانی سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً :-

دو دھتے دہی ہر کوئی رڑ کے عاشق بھاڑ کیندے  
تن چٹورا من منڈھانی آہیں نال پلندے  
دکھاں دانیر طا کڈھے لسکارے غماں دا پانی پیندے  
نام فقیر تنہاں دا بابو، جہڑے بڈاں توں کھن کھڑھیندے

اس بند میں جو تصویر کاری کی گئی ہے وہ بالکل دیہاتی زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ الفاظ بھی دیہاتیوں کے اپنے ہیں۔ اس طرح کے بند کافی تعداد میں ہیں۔ اور جلد ازیر ہو جاتے ہیں ان میں تشبیہات اور استعارات بھی دیہات سے متعلق ہیں لیکن بعض اوقات ان خصوصیات کے ساتھ جیب جذبے کی گرمی اور فکر کی گہرائی شامل ہو جاتی ہے تو بند بڑا بلند ہو جاتا ہے اور اسے بلاشبہ عالمی ادب کے مقابلے میں رکھا جاسکتا ہے۔ مثلاً :-

دل دریا سمندروں ڈونگھے کون دلاں دیاں جانڑے  
دیچ ہن بیڑے دیچ ہن جھیرے دیچ ملاں ہانڑے  
چوداں طبق دے دے اندر جھتے عشق تبنو دیچ تانڑے  
فاضل سب فضیلت بیٹھے جہاں دل لگا ٹھکانڑے

لیکن سلطان صاحب ذاتِ مطلق کے پرستار ہیں جہاں اضافات ختم ہو جاتے ہیں۔ زمان و مکان، موت و حیات اور کفر و اسلام کا قصہ باقی نہیں رہتا۔ بعد بھی معبود کے ساتھ

مطلقیت میں شامل ہو جاتا ہے۔ سلطان صاحب کے فکر و فکر کی اس حیثیت کا اثر ان کے اسلوب پر بھی پڑا ہے۔ وہ سب اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اور علمی رنگ غالب رہتا ہے۔ تو ان کے اسلوب میں اشکال پیدا ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ بند پڑھیے !

موتوا، والی موت نہ ملسی جییں وچ عشق حیات  
موت وصال تھیوسی حکو جی داسم پڑھیوسی ذاتی  
عین دے وچوں عین تھیوسی دور ہوئے قربانی  
ہو ذکر ہمیش سڑیڈایا ہو دینہاں سکھ نہ راتی

اس کے باوجود اپنی فکر کو اس سطح پر رکھ کر یہ سلطان صاحب معنوی باتیں استعارے کے ذریعے بیان کرتے ہیں، تجسیم سے کام لے کر فکر کو مرئی رنگ دے دیتے ہیں اور عوامی شعور کو بھی ملحوظ رکھتے ہیں۔ اس وقت ان کی شاعری فنی لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔ اس کے لیے ان کے ابیات کا پہلا بند۔

الف اللہ چنیے دی بوٹی میرے منی وچ مرشد لائی ملاحظہ ہو۔

اس کا ایک ایک لفظ سارے بند کی تشکیل میں مصروف نظر آتا ہے۔

اسی طرح لامکاں، اپنی ذات اور دنیا کے تعلق کا ڈرامائی تاثر کے ساتھ بیان ذیل کے بند میں قابل دید ہے۔

عشق چلایا طرف آسماناں عرش فرسٹ ٹکایا  
رونی دنیا ٹھگ نہیں سانوں ساڈا اگے جی گھرایا  
اسیں پڑھی ساڈا وطن دور اڈا ایویں کوڑا لایا  
مرگے جو مرنے تھیں پہلے تنال ہی رب نوں پایا

اسلوب کے اعتبار سے آپ کے ابیات میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے آج آپ کے ہر مصرعے کے اختتام پر لوگوں نے لفظ ہو بڑھا دیا ہے، حالانکہ آپ نے اس ردیف کے بغیر شعر کہے تھے۔ اس کی وجہ سے ترمیم بے شک مسخو کن ہو جاتا ہے۔ اور جذبہ اور وارفتگی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جس صورت میں سلطان صاحب نے یہ بند کہے تھے۔ وہ زیادہ بلیغ ہے توجہ معانی کی طرف زیادہ دہتی ہے اور ہم مخرج حروف کا صوتی تاثر بھی زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے

## آپ کے فقر کی خصوصیات

آپ علم کے بغیر فقیری کو ضرور سال سمجھتے تھے۔ ان کے خیالی میں اس طرح سینکڑوں سال بھی عبادت کی جائے۔ غفلت دور نہیں ہوتی۔ اور انسان اللہ سے بیگانہ رہتا ہے۔ اللہ کفر میں مبتلا رہنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس علم کو بھی آپ بے کار قرار دیتے ہیں جس کا نتیجہ محبت الہی نہ ہو۔ عشق کے بغیر نہ علم کا فائدہ ہوتا ہے اور نہ عبادت کا نفع۔ آپ کے فقر کو قوت اور حرکت عشق سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی لیے آپ کے فقر میں جوش اور حرکت ہے۔ عشق کے ساتھ آپ ذکر اور فکر کو ضروری تصور فرماتے ہیں۔ ذکر جذبے میں پختگی پیدا کرتا ہے۔ اور ایسی بصیرت عطا کرتا ہے جو ہر ذہنی الجھن کو دور کرتی ہوئی آگے نکل جاتی ہے۔

ذکر کنوں کر فکر ہمیشہ اے لفظ لکھا تو ار کنوں

کدھن آہیں تے جان جلاوین فکر کرن امر ار کنوں

فکر دا پھٹیا کوئی نہ جیوے جاں پٹے ٹڈھیا ر کنوں

حق دا کلمہ آکھیا یا ہو جند رکھے نہ فکر دی مار کنوں

فکری طور پر جو دشمن شکست کھا جاتا ہے کبھی جانبر نہیں ہو سکتا۔ اس لیے

سوز عشق کے ساتھ فکر ضروری ہے۔ اس طرح جان باسانی فدا کر کے انسان اپنا مقصد

حاصل کر لیتا ہے۔ غور فرمائیے سلطان صاحب کا یہ انداز کتنا فلسفیانہ ہے اسی لیے آپ

کافقہ ابن العربی کے فقر سے مشابہت رکھتا ہے۔ ابن العربی (م. ۴۰۲ھ) اور عبد الکریم

ابجیلی (م. ۲۸۲ھ) کے مردِ کامل کی طرح کمال فقر حاصل کرنے کے بعد آپ فلسفہ اطلاق

کا منظر بن جاتے ہیں۔ آپ کی زبان سے سینے۔

ہو سودا جامہ پہن کر بندے اسم کہاوں ذاتی

نہ اودھ کفر اسلام دی منزل نہ اوتھ موت حیاتی

شاہ رگ تھیں نہ وہ ایک لکھو سے پاؤں اندر جھاتی

اساں اونہاں وچاودہ اسان وشن دور رہے قرباتی

آپ ذاتِ مطلق میں اس طرح شامل ہو جاتے ہیں کہ مقرب فرشتے بھی پیچھے رہ جاتے ہیں۔ آپ اس فقر کو حاصل کرنے کے لئے مرشدِ کامل سے توسل اور استفادہ ضروری سمجھتے ہیں لیکن ایک بات بڑی تعجب انگیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ راہِ فقر پر چلانے سے پہلے مرشدِ کامل اپنے روحانی تصوف سے مسترشد کو احتیاج سے ضرور بے نیاز کر دے۔ آپ فرماتے ہیں کہ طالب کے دل میں ہر وقت اللہ کا تصور ہے جو خداوند تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ کلمہ طیبہ زبان سے نہیں بلکہ دل سے پڑھا جائے اور اپنے باطن کی طرف ہر لحظہ نگاہ رہے فقر کی اولین منزل اس وقت شروع ہوگی جب روحانی طور پر بارگاہِ نبوی میں حاضر کی نصیب ہوگی۔ پھر راہ ہموار ہے۔ باہمت انسان ذاتِ یے رنگ تک رسائی حاصل کر لیتا ہے لیکن اس غرض کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل رہنا پڑے گا اور اپنا حقیقی راز چھپا کر رکھنا ہوگا۔ آپ نے خود ہمیشہ اسی طرح کیا ایک بار جمعہ کے روز آپ جامع مسجد وہلی میں تھے۔ لوگوں کی قلبی کیفیات میں میحان سا پیدا ہو گیا۔ اور رنگ زیب عالمگیر بھی موجود تھا۔ اس کی اپنی کیفیت یہی تھی۔ تلاش شروع ہوئی۔ آپ کلمی پہنے ہوئے تھے۔ لوگ آپ کو لے گئے شہنشاہ نے بیعت کے لئے عرض کی۔ آپ نے علاحدگی میں فرمایا۔ فیض چاہتے ہو تو خاموش رہو۔ اگرچہ آپ نے اپنے متصوفانہ خیالات کا اظہار و فصاحت سے اپنی باقی تصنیفات مثلاً رسالہ روحی، نور الہدیٰ، اسرار لوحی وغیرہ میں کیا ہے مگر جیسا کہ مسطور بالا سے ظاہر ہے پنجابی زبان پر آپ کا یہ احسان ہے کہ اپنے ابیات میں اعلیٰ درجے کے افکار تصوف بڑے حسن کے ساتھ بیان کر کے آپ نے ہر ایک کو بتا دیا کہ یہ زبان بلند و باریک انہماک کو بدرجہ اولیٰ ادا کر سکتی ہے۔

## حضرت سلطان باہو اور شاہ حسین

دونوں قادری بزرگ تھے مگر دونوں کے جذبہ فکر اور اسلوب میں بڑا فرق ہے اور اس فرق میں دونوں کے نسلی تفادیت کا بڑا اثر نظر آتا ہے۔ شاہ حسین بہت منکر المزاج تھے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے ان کے آباؤ اجداد کو ہندو معاشرے میں جو چھوٹا مقام حاصل تھا اس کی وجہ سے عاجزی اور مسکینی ان کی فطرت کا جزو بن گئی تھی۔ شاہ حسین کو یہ صفات ورثے میں ملیں۔ اپنے اس عجز و نیاز کو جس خلوص اور رومندی اور جس انداز سپردگی کے ساتھ وہ اپنے سانول یعنی محبوب حقیقی کی درگاہ میں پیش کرتے ہیں اس کی مثالیں بہت کم ملیں گی۔ اور اسی بنا پر ادنی دنیا میں ان کی کافوں کا مقام بڑا بلند ہے۔ لیکن حضرت سلطان باہو اعوان قوم کے فرزند تھے۔ جو قوم کے اپنے بہادرانہ کارناموں کی وجہ سے شہرت رکھتی ہے۔ حضرت سلطان صاحب اسی جوش و ہمت کا اظہار عشقِ الہی میں بھی کرتے ہیں اور بڑے پر جوش جذبات کے ساتھ اپنی کیفیات اور اپنے خیالات کو بیان کرتے ہیں ان کے زیادہ پُر آرزو ہونے میں بھی یہی نسلی فرق کارفرما نظر آتا ہے۔ شاہ حسین اس بات پر خوش ہیں کہ ان کا رابطہ ذاتِ الہی سے استوار ہو گیا اس کے سرور سے سرشار ہو کر وہ ہر شے سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ مزید فکر انہیں غیر ضروری نظر آتا ہے لیکن حضرت سلطان صاحب کا دل پُر آرزو نبی اکرمؐ اہلبیت

کرام اور حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی دم۔ ۱۱۶۶ء سے روحانی طور پر پوری طرح مستفیض ہو کر جب تک ذاتِ حقہ کے ساتھ "من تو شدم تو من شدی" والا غیر معمولی رابطہ قائم نہیں کر لینا مطمئن نہیں ہوتا اور پھر ان کا غور و فکر برابر جاری رہتا ہے۔ عرفانِ کامل ان کا مہنہ مقصود ہے۔

طبائع کا یہی فرق شاہ حسین کی کافیوں اور حضرت سلطان صاحب کے ابیات میں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ سلطان صاحب کی بلند پروازی اگرچہ عوام کو متاثر اور مسحور کرتی ہے مگر دراصل وہ خواص کو مخاطب کرتے ہیں اور شاہ حسین کی مخاطبت تو کلیتہً عوام سے ہے۔ اس لئے ان کی کاویاں عوامی شاعری کا سرمایہ ہیں اور اگرچہ کافیوں میں علامتی اسلوب اختیار کیا گیا ہے مگر عوام کے لیے ان کا سمجھنا دشوار نہیں۔

## کرامات

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ دہلی کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور حاقرین کے قلوب کی طرف توجہ فرمائی، تو سب لوگ جو وہاں حاضر تھے۔ اپنے اندر ایک ہیجانی کیفیت محسوس کرنے لگے۔ اس وقت مسجد میں شہنشاہ اورنگ زیب بھی موجود تھا۔ اس نے بھی التماس فیض کیا۔ اور آپ نے اسے توجہ سے نوازا۔ بعد میں جب اس نے یقین دار شاد کی درخواست کی۔ تو آپ نے "رسالہ" اورنگ زیب" اسی کے لیے تصنیف فرمایا۔ بادشاہ آپ سے ہمکلام بھی ہوا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھا کہ حضرت سید عبدالرحمن دہلوی شہزادہ داراشکوہ قادری کے محمدی تھے۔ جو آپ کے پیرو مرشد تھے۔

"مناقبِ سلطانی" میں لکھا ہے کہ اوایل عمر میں آپ کی نظر جس ہندو پر پڑ جاتی تھی۔ وہ آپ کا نوداتی چہرہ دیکھتے ہی مشرف یہ اسلام ہو جاتا تھا۔ ہندوؤں نے اس کا آپ کے والد ماجد سے احتجاج کیا۔ تو آپ نے بچوں کے باہر نکلنے کا وقت مقرر کر دیا۔ تاکہ ہندو اس وقت راہ سے الگ رہ سکیں۔ ایک دوسری جگہ یہ تحریر ہے کہ

جب دایہ آپ کو سیر و تفریح کے لیے گھر سے باہر لے جاتی۔ تو آپ کے نورانی چہرہ پر جس ہندو کی نظر پڑ جاتی۔ وہ مسلمان ہو جاتا۔

ایک بار کا ذکر ہے کہ سینا سیوں کا ایک گروہ آپ سے ملاقی ہوا۔ اور بحث مباحثہ ہوا۔ بعد وہ سب کے سب ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے اور ان کا شمار بزرگانِ دین میں ہونے لگا۔

ایک دفعہ آپ کھیت میں ہل چلا رہے تھے۔ کہ ایک حاجت مند آپ کی خدمت میں کشائشِ رزق کے لیے حاضر ہوا۔ اس وقت آپ پر جذب و کیف کی کیفیت طاری تھی۔ اس کی درخواست پر آپ نے کھیت سے ایک ڈھیلہ اٹھا کر پھینکا، تو اس کے گرد مٹی کے سارے ڈھیلے سونے کے بن گئے۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا۔ کہ اپنی حاجت کے مطابق یہاں سے سونا اٹھا لو۔

دورانِ سیر و سیاحت آپ نے ایک گاؤں میں قیام فرمایا۔ جہاں ایک بزرگ حضرت شیر شاہؒ رہتے تھے۔ چنانچہ آپ قصبہ سے باہر مراقبہ میں بیٹھ گئے اس وقت حضرت شیر شاہؒ کے درویش وہاں لکڑیاں وغیرہ لینے کے آگئے۔ ان میں سے ایک آپ کے قریب پہنچا۔ تو اس کا قلب جاری ہو گیا۔ اور اس کے روئیں روئیں سے اللہ اللہ کی آواز آنے لگی۔ دوسرے کی بھی یہی حالت ہوئی۔ تیسرا بھاگ بھاگ اپنے مرشد کے پاس پہنچا۔ اور تمام واقعہ بیان کیا۔ چنانچہ حضرت شیر شاہؒ اپنے دیگر درویشوں کے ہمراہ آپ کے پاس پہنچے، تو دیکھا کہ آپ ایک ٹیلہ پر بیٹھے ہیں۔ اور ذکر حق میں مشغول ہیں۔ حضرت شیر شاہؒ نے فرمایا کہ میں حضرت رسول مقبولؐ کی کچری میں جاتا ہوں۔ مگر میں نے وہاں آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ آج رات دربارِ نبویؐ میں پہنچ کر تمام بات آپ پر آشکارا ہو جائے گی۔ چنانچہ رات کو جب حضرت شیر شاہؒ دربارِ نبویؐ میں پہنچے، تو حضرت سلطان باہو کو تلاش کیا مگر وہ کہیں نظر نہ آئے۔ اتنے میں انہوں نے دیکھا کہ ایک شیر خواہ بچہ رسول کریمؐ کی آستین مبارک سے نکل کر آپ کی گود میں کھینچنے لگا۔ اور آنحضرتؐ نے اسے بچے کی طرح پیار



فرمایا۔ پھر وہ بچہ باری باری خلفائے راشدین، اصحاب کبار، حضرت حسینؑ، شیخ  
عبدالقادر جیلانیؒ اور دیگر حاضرین انبیاء مرسلین اور اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ  
علیہم اجمعین کی گود میں کھیلتا رہا۔ اور بعد ازاں وہ نوری حضور می بچہ حضرت شیر شاہؒ  
کی داڑھی سے کھیلتے لگا۔ اور کھیلتے ہوئے ان کی داڑھی کے دو بال نکال لیے۔ جس سے  
حضرت شیر شاہؒ نے درد محسوس کیا، مگر پاس ادب سے نہ بول سکے۔ اور پھر وہ نوری  
حضور می بچہ تمام حاضرین بزم بنویؒ کی گود میں کھیلتے کھیلتے حضرت رسول اکرمؐ کی گود  
میں آکر آپ کی آستین میں گھس کر غائب ہو گیا۔

انگلے دن علی الصبح حضرت شیر شاہؒ اس ٹیلے پر پہنچے۔ اور آتے ہی غضب ناک  
ہجے میں کہا کہ رات کو آپ کو دربار بنویؒ میں نہیں دیکھا۔ اس پر آپ نے اس کی داڑھی کے  
دونوں بال ان کو تھما دیئے۔ وہ ان بالوں کو دیکھ کر معذرت خواہ ہوئے۔ اور پھر وہ ایک  
دوسرے کے ہمراز وہم جلیس بن گئے۔

ایک دفعہ آپ اطراف ڈیرہ غازی خان میں سفر کر رہے تھے کہ قصبہ چھری پہنچے  
یہ قصبہ حضرت پیر عادل غیاث الدینؒ تیغ سراں کے مقبرہ کے متصل ہے۔ اور ایک  
عورت کے مکان ہوئے۔ اس کی لڑکی ٹنگھوڑے میں تھی۔ یک دم رونے لگی۔ اس  
عورت کے کہنے پر آپ نے ٹنگھوڑے ہلا دیا۔ چنانچہ اس لڑکی کا قلب جاری ہو گیا۔  
اور بعد ازاں وہ دلیہ کاملہ بنی۔ یہ لڑکی فاطمہ قوم بلوچ مستوئی سے تھی۔ اس کا مزار قصبہ  
فتح خاں اور قلعہ گڑا سنگ کے قریب ہے۔

حضرت شیخ جنید قریشی کے فرزند شیخ کالوشاہؒ آپ کے مرید تھے۔ ایک  
دفعہ وہ اپنے مرشد سے ملنے سٹور کوٹ پہنچے۔ اور حضرت کے مکان پر تشریف لے  
گئے، تو ہوئے کے ذکر کی آواز سنی۔ مگر حجب حجرہ دیکھا، تو وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ حضرت  
شیخ کالو کوئی مرتبہ حجرہ کے اندر اور باہر آئے گئے۔ مگر کوئی نظر نہ آیا۔ اسی  
دوران حضرت سلطان باہو نے حجاب کا پردہ اٹھا دیا اور مرید کو شرفِ ملاقات سے  
سرفراز فرمایا۔ حضرت شیخ جنید قریشی اور حضرت کالوشاہؒ کے مزارات موضع سردار پور

میں مرجع خلائق ہیں۔

ایک دفعہ آپ نے ایک نگرہ ہارے کی طرف توجہ سے دیکھا، تو اسے اعلیٰ روحانی مقام پر پہنچا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اسے فنا فی اللہ کا مرتبہ نصیب ہو گیا۔

اور آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے۔ کہ آپ کے خلفاء نے آپ کے زیرِ تربیت رہ کر وہ فیوض و برکات حاصل کئے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اور انہوں نے دور دراز مقامات تک آپ کی تعلیمات و ارشادات کو پہنچایا۔ اور ایک ایسی مثال سوسائٹی تشکیل کی جس کا نظریہ فقر تھا۔

اپنی تصنیفات میں حضرت سلطان العارفینؒ نے ان بزرگانِ کرام کے حوالے قلمبند کئے ہیں۔

قرآن پاک۔ احادیث کے علاوہ حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ، حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ، حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ، حضرت ابوسعید خردیؒ، حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ، حضرت شمس تبریزیؒ، حضرت فرید الدین عطارؒ، حضرت شیخ سعدیؒ، گیشرازی۔ حافظ شیرازیؒ، حضرت بہاؤ الدین زکریاؒ، زکریا ملتانی۔ حضرت شاہ دکن عالمؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ، نظامی گنجویؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت رابعہ بصریؒ، حضرت شفیق بلخیؒ، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، حضرت ابوبکر واسطی۔ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہاننایؒ، جہان گشت شیخ الاسلام حضرت عبداللہ انصاریؒ، حضرت عبداللہ بن عباسؒ، حضرت خواجہ حسن بصریؒ، حضرت جنید بغدادیؒ، صائب تبریزی۔ خاقانی۔ مرغوب تبریزی وغیرہما۔

ان کی تفصیل اس طرح ہے :-

① ابیات سلطان یاہو : اس کی اشاعت کا نہایت اعلیٰ انداز میں حضرت پروفیسر سلطان الطاف علی ایم۔ اے۔ پرنسپل گورنمنٹ کالج کوئٹہ نے کر دیا ہے۔

میں مرجع خلأق ہیں۔

ایک دفعہ آپ نے ایک نگرہ ہارے کی طرف توجہ سے دیکھا، تو اسے اعلیٰ روحانی مقام پر پہنچا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اسے فنا فی اللہ کا مرتبہ نصیب ہو گیا۔

اور آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے۔ کہ آپ کے خلفاء نے آپ کے زیرِ تربیت رہ کر وہ فیوض و برکات حاصل کئے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اور انہوں نے دور دراز مقامات تک آپ کی تعلیمات و ارشادات کو پہنچایا۔ اور ایک ایسی مثال سوسائٹی تشکیل کی جس کا نظریہ فقر تھا۔

اپنی تصنیفات میں حضرت سلطان العارفينؒ نے ان بزرگانِ کرام کے حوالے قلمبند کئے ہیں۔

قرآن پاک۔ احادیث کے علاوہ حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ، حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ، حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ، حضرت ابوسعید خردیؒ، حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ، حضرت شمس تبریزیؒ، حضرت فرید الدین عطارؒ، حضرت شیخ سعدیؒ، گیشرازی۔ حافظ شیرازیؒ، حضرت بہاؤ الدین زکریاؒ، زکریا ملتانی۔ حضرت شاہ رکن عالمؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ، نظامی گنجویؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت رابعہ بصریؒ، حضرت شفیق بلخیؒ، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، حضرت ابوبکر واسطی۔ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاںؒ، جہاں گشت شیخ الاسلام حضرت عبداللہ انصاریؒ، حضرت عبداللہ بن عباسؒ، حضرت خواجہ حسن بصریؒ، حضرت جنید بغدادیؒ، صائب تبریزی۔ خاقانی۔ مرغوب تبریزی وغیرہما۔

ان کی تفصیل اس طرح ہے :-

① ابیات سلطان یاہو : اس کی اشاعت کا نہایت اعلیٰ انداز میں حضرت پروفیسر سلطان الطاف علی ایم۔ اے۔ پرنسپل گورنمنٹ کالج کوئٹہ نے کر دیا ہے۔

- ۲) امیر الکونین : اس کتاب میں آپ نے اپنے متعلق کئی ایک تفصیلات سے آگاہ کیا ہے۔
- ۳) اسرار قادری : اس کتاب میں اسم اللہ کے تصور کی تاثیر اور فقیر کامل کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔
- ۴) توفیق ہدایت : اس میں مرشد اور ذکر کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔
- ۵) اورنگ شاہی : یہ کتاب آپ نے اورنگ زیب عالمگیر کے لیے لکھی تھی۔ جن آیام میں آپ دہلی گئے ہوئے تھے۔ اس میں "حضرت اورنگ زیب عادل بادشاہ" کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔
- ۶) جامع الاسرار : اس کتاب میں ترک دنیا کے متعلق نہایت تفصیل سے آگاہ کیا گیا ہے۔
- ۷) تیغ برہنہ : یہ کتاب نفس موذی کے قتل کرنے والی تلوار کی مانند ہے۔
- ۸) دیوان فارسی : اس میں آپ کا فارسی کلام ہے۔
- ۹) رسالہ روحیہ : یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے۔ اس میں ارواح کے متعلق اظہار خیال کیا گیا ہے۔
- ۱۰) عین الفقر :- اس میں طالبانِ خدا اور درویشانِ قناتی اللہ کے احوال و مقامات موجود ہیں۔
- ۱۱) شمس العارفین : یہ آپ کی مختلف تصنیفات کے اقتباسات کا مجموعہ ہے۔
- ۱۲) عقل بیدار : اس کتاب میں عملی سلوک کے لیے نقش اور دائرے نقل کر کے ہر ایک کے اثرات و نتائج کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر	_____	علی عمران چودھری
پرنٹر	_____	گنج شکر
کتابت	_____	محمد اکرم کیلانی
طباعت	_____	۱۹۹۳ء
قیمت	_____	۱۰ روپے

- ۱۳) قریب دیدار : اس کتاب میں طالب اور مرشد کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔
- ۱۴) کلید جنت : کتاب کے آٹھ باب ہیں۔ اس میں ذکر و تصور اسم ذات کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔
- ۱۵) گنج الاسرار : اس رسالہ میں حضرت غوث الاعظمؒ اور ان کے طریقہ کی تعریف بیان کی گئی ہے۔
- ۱۶) محبت الاسرار : اس کتاب میں فقر و درویشی کے متعلق اشارات و اسرار بیان کئے ہیں۔
- ۱۷) مجالسہ البنی : قافی اللہ۔ قافی الرسول اور قافی الشیخ کی تشریح میں ہے۔
- ۱۸) کلمۃ التوحید (کلاں) اس میں ذکر الہی اور تصور اسم اللہ ذات کی مشق کا بیان درج ہے۔
- ۱۹) کلمۃ التوحید (خورد) اس میں سلوک کے مختلف نکات طالبانِ حق کی رہنمائی کے لیے بیان کیے گئے ہیں :-
- ۲۰) محکم الفقرا : طالب کے لیے علم قرآن و حدیث ضروری ہے۔ اس کی تشریح ہے۔
- ۲۱) محکم الفقراء (خورد) یہ رسالہ آپ کی تعلیمات کی تلخیص ہے۔ اس کا پیر غلام دستگیر نامی نے اردو ترجمہ کیا تھا۔
- ۲۲) محکم الفقراء :- (خورد) یہ رسالہ آپ کی تعلیمات کی تلخیص ہے۔ اس کا پیر غلام غلام دستگیر نامی نے اردو ترجمہ کیا تھا۔
- ۲۳) مفتاح العارفین : مرشد کی خصوصیات کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔
- ۲۴) نور الہدیٰ (کلاں) یہ کتاب حضرت صاحب کی تعلیمات کی بعض جزئیات

کو سمجھنے کے لیے مفید ہے۔

۲۵) نور الہدیٰ (خورد) اس میں مرشد اور مرید کے خصائص بیان کئے گئے ہیں۔

۲۶) فضل اللقا، یہ رسالہ بادشاہ اسلام محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے لیے تحریر کیا گیا۔

۲۷) طرفۃ العین:

۲۸) کلید التوحید:  
نایاب کتب میں مجموع الفضل تلمیذ الرحمن۔ قطب الاقطاب۔ شمس العاشقین عین السخا اور دیوان یا ہو کبیر و صغیر شامل ہیں۔

## اولاد

صاحبزادگان میں حضرت سلطان نور محمدؒ۔ حضرت سلطان ولی محمدؒ۔ حضرت سلطان لطیف محمدؒ۔ حضرت سلطان صالح محمدؒ۔ حضرت سلطان اسمعیل محمدؒ۔ حضرت سلطان فتح محمدؒ۔ حضرت سلطان شریف احمدؒ اور حضرت سلطان حیات محمدؒ تھے۔ حضرت سلطان حیات محمدؒ بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔

## سرورِ دو عالم کی زیارت

سنِ رشد کو پہنچنے کے بعد ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم نے آپ کو ایک دن سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں پیش کیا۔ "عین الفقر" میں لکھا ہے کہ ختمی مرتبت تاجدار مدینہ حضرت محمد الرسولؐ نے آپ کو بیعت سے مشرف فرمایا۔ آپ اس کا ذکر خود اس طرح فرماتے ہیں کہ دربارِ نبویؐ سے مجھے وہ درجات اور مقامات بلند ملے۔ جو بیان سے باہر ہیں۔ پھر قطبِ ربّانی

شیرین دانی محبوب سبحانی غوث الاعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے سپرد فرمایا۔

## وصال

آپ کا وصال یکم جمادی الثانی ۱۱۰۲ھ مطابق ۲ مارچ ۱۶۹۱ء بروز جمعرات عبد  
محمی الدین اورنگ زیب عالمگیر میں ہوا۔ آپ نے ترسیٹھ سال کی عمر پائی۔ اور شورکوٹ  
میں دفن ہوئے۔ ایک یازدہ روز پر انوار کو دریا کی طغیانی کا خطرہ ہوا۔ تو اس جگہ سے  
جسدِ اقدس نکالی کر موجودہ جگہ پر مزار بنایا گیا۔ جو آج تک زیارت گاہ خاص و عام  
ہے۔ خود فرماتے ہیں :-

۵ نام فقیر تمہاں دایا ہو<sup>۷</sup> قبر جنہاں دی جیوے ہو  
وفات کے بعد آپ کو قلعہ قعرگان کے اندر دفن کیا گیا۔ مگر جب ۱۷۶۶ء  
میں جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ جو بھنگی مل کے سردار تھے۔ نے شورکوٹ پر حملہ  
کرنے کی ٹھانی۔ اور وہاں کے لوگ ادھر ادھر پناہ حاصل کرنے لگے۔ تو وہ آپ کی  
نظر کرم سے جلد واپس چلے گئے۔ پھر ۱۷۷۵ء میں جیب دریائے چناب نے اپنا رخ  
تبدیل کیا اور قریب تھا۔ کہ مزار پر انوار دریا بہ رہا ہو جائے۔ تو مریدین باصفائی  
آپ کے تابوت کو وہاں سے نکالا۔ اور موجودہ جگہ دفن کر دیا۔ جو کہ تھکانہ گڑھ ہزارہ  
سے دو میل کے فاصلے پر جانب جنوب مغرب واقع ہے۔ لکھا ہے کہ جیب آپ کا تابوت  
قبر سے نکالا گیا۔ تو جسم اظہر صحیح اور سالم تھا۔ جس کو بے شمار لوگوں نے دیکھا اور حیران  
ہوئے۔





# سلسلہ عالیہ قادریہ سروریہ سلطانیہ

علامہ ضیاء القادری <sup>رح</sup>

جل جلالہ

خداے ذوالمنن صدقہ تیری ہر شان رحمت کا

صلی اللہ علیہ وسلم <sup>رح</sup>  
تصدق مصطفیٰ ختم رسل سلطان امت کا  
رضی اللہ عنہ

عطا کر ملت اسلام کو فتح مبین یارت  
رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ  
پئے خواجہ حسن بہر حبیب واز پئے داؤد  
رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

وسیلہ رضی امشکل کشا شاہ ولایت کا  
سبق مومن کو دے اسلام کی سچی محبت کا  
رضی اللہ عنہ

پئے معروف کرخی پئے خواجہ سری سقلی  
رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ  
پئے شعلی وعبید الواحد ہر ابو یوسف  
رحمۃ اللہ علیہ

عطا کر عشق مسلم کو جند باک طینت کا  
دکھا جلوہ جمال ابو الحسن کی حسن صورت کا  
رحمۃ اللہ علیہ

بحق بوسعید باسعادت خالق عالم  
رحمۃ اللہ عنہ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ  
بحق عبد الرزاق عبد جبار ودرخ بحقی  
رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں جذبہ عطا کر غوث اعظم کی عقیدہ کا  
بحق نجم الدین کر بول بالا نجم قسمت کا  
رحمۃ اللہ علیہ

طفیل عبد فلاح وطفیل بندہ ستار  
رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ  
پئے عبد الجلیل وعبد رحمن خالق رحمان  
رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ع

پئے عبد الباقا مشردہ ہمیں نور و فرحت کا  
کف سلطان باہو سے عطا ہو جام وحدت کا  
رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ع

ابنی اس ولی با محمد کے تصدق میں  
رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ع رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ع  
پئے حافظ محمد اور غلام حضرت باہو  
رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ

دکھا منظر محمد کی حسین شکل و صورت کا  
پئے صالح محمد کر فزول اعزاز امت کا  
رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ع رحمۃ اللہ علیہ

رخ سلطان حامد جلوہ نور محمد سے

دکھا دے نور احمد نور سلطان رسالت کا

رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علیؑ رحمۃ اللہ علیہ  
بجق میر سلطان ویسے نور حسن یارب

رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علیؑ  
حبیب حضرت سلطان بطحا کو ملاحتی سے

مدظلہ  
الہی فیض سلطان کا ہو جاری فیض دنیا میں

مدظلہ  
عطا عید المہجیر پاک کو ہوشان سلطانی

رحمۃ اللہ علیہ  
رہے سلطان باہو کا شکفتہ ہر گل نورس

رحمۃ اللہ علیہ

مدینہ میں ضیاء کا خاتمہ بالخیر فرمانا

صلی اللہ علیہ وسلم

الہی واسطہ دربار سلطان رسالت کا

اجلا یزوم حسن و عشق میں کر شمع وحدت کا

رحمۃ اللہ علیہ

ہے تخت معرفت سلطان باہو کی ولایت کا

مدظلہ سجادہ نشین علیؑ

بجے ڈنکا غلام شاہ حیلانی کی سطوت کا

رحمۃ اللہ علیہ

تصدق حضرت سلطان باہو کی کرامت کا

الہی واسطہ ان جملہ پیران طریقت کا



۱

الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من و پچ مرشد لائی ہو  
 نفی اثبات داپانی ملیں ہر رگے ہر جانی ہو  
 اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلاں تے آئی ہو  
 جیوے مرشد کامل باہو جسیں ایہ بوٹی لائی ہو

۲

الف اللہ پڑھیوں پڑھ حافظ ہو یوں تاں گیا حجابوں پر داہو  
 پڑھ پڑھ عالم فاضل ہو یوں بھی طالب ہو یوں زردا ہو  
 سیئے ہزار کتاباں پڑھیاں پر نظام نفس نہ مردا ہو  
 باجھ فقیراں کے نہ ماریا باہو ایہو چور اندر دا ہو

۳

الف احد جدتی دکھالی از خود ہو یا فسانی ہو  
 قرب وصال مقام نہ منزل ناں او تھے جسم نہ جانی ہو  
 نہ او تھے عشق محبت کائی نہ او تھے کون مکانی ہو  
 عینوں عین تھیو سے باہو سر وحدت سبحانی ہو

۴

الف اللہ صبحی کیتو سے جداں چمکیا عشق اگوہاں ہو  
 رایتیں دیہاں دیوے تا تکھیرے نت کرے اگوہاں سوہاں ہو

اندر بھیاہیں اندر بالن اندر دیوچ دھوہاں ہو  
 باہو شوہ تداں لدھوہو سے جداں عشق کیتو سے سوہاں ہو

۵

الف ایہہ دنیاں زن حیض پلیتی کتنی مل مل دھوون ہو

دیناں کارن عالم فاضل گوشے بہہ بہہ روون ہو

جیندے گھر دیوچ بوہستی دنیاں اوکھے گھو کر سوون ہو

جنہاں ترک دنیا تھیں کیتی باہو واہندی نکل کھلوون ہو

۶

الف اکت برکیم سینادل میے نت قالو ایل کو کیندی ہو

حُب وطن دی غالب ہوئی ہک پل سون نہ دیندی ہو

قہر پوے تینوں رہزن دنیا توں تاں حق داراہ مریندی ہو

عاشقاں مول قبول نہ کیتی یاہو تونے کر کر ذاریاں روئدی ہو

الف ایہو نفس اسڈانہلی جو نال اسڈے سدھا ہو  
 زابد عالم آن نوائے جتھے ٹکڑا دیکھے تھدھا ہو  
 جو کوئی اسدی کرے سواری اس نام اللہ والدھا ہو  
 راہ فقر و امشکل باہو گھرانہ سیرا ردها ہو

الف ازل ابدنوں صحی کیتو سے دیکھ تملتے گزرے ہو  
 چوداں طبق دلیندے اندر آتش لائے جگرے ہو  
 جنہاں حق تھا صل کیتا اور دوہیں جہانیں ابرے ہو  
 عاشق عرق و پچ و عدت باہو دیکھ تہاندے جگرے ہو

الف اندر ہوتے باہر ہوا ایم ہووے نال جلیندا ہو  
 ہو داداغ محبت والاہر دم پیا سٹریندا ہو  
 جتھے ہو کرے رشنائی چھوڑ اندھیرا ویندا ہو  
 میں قریان تنہاں توں باہو چھڑا ہونوں صحی کریندا ہو

الف ایہ تن میرا چشم ہاں ہو دے تے میں مرشد دیکھ نہ جباں ہو  
 لوں لوں دے مڈھ لکھ لکھ چشم ہاں ہک کھولاں ہک کجاں ہو

آئیناں ڈٹھیاں صبرناں آوے ہو رکتے دل بھجیاں ہو  
 مرشد دادیدار ہے باہو مینوں لکھ کر وٹراں ججاں ہو

الف اندروچ نماز اسادی کبے جاتینوے ہو  
 نال قیام رکوع سجودے کر تکرار پڑھوے ہو

ایہہ دل ہجر فراقوں سٹریا ایہہ دم مرے نہ جیوے ہو  
 سچا راہ محمد والا باہو جیوں وچ رب بھجیوے ہو

الف اکھیں سرخ موہیں تے زردی ہر دلوں دل آہیں ہو  
 بہا بہاڑ خوشبوئی والا پہونتا وچ کدایں ہو

عشق مشک نہ چھپے رہندے ظاہر ہتھیں اٹھایں ہو  
 نام فقیر تنہا نڈا باہو جنہاں لامکانی جاییں ہو

لف اندر کلمہ کل کل کردا عشق سکھایا کلماتا ہوں  
 چوداں طبق کلمے دے اندر قرآن کتاباں علمان ہوں  
 کانے کپ کے قلم بناؤں لکھ نہ سکنا قلماتا ہوں  
 باہوں ایہہ کلمہ میوں پیر پڑھایا ذرا نہ رہیاں المان ہوں

لف ایہہ تن رب سچے دا مجرا وچ پافقرا جھاتی ہوں  
 ناں کرمنت خواجہ خضر دی تیرے اندر آب حیاتا ہوں  
 شوق دادیوا بال ہنیرے متاں لہی دست کھڑاتی ہوں  
 مرن تھیں اگے مر رہے باہوں جنہاں دی ر مز پھیاتی ہوں

الف ایہہ تن رب سچے دا مجرا دل کھڑا باغ بہاراں ہوں  
 وچے کوزے وچے مھلے وچے سجدے دیاں تھاراں ہوں  
 وچے کعبہ وچے قبلہ وچے اللہ پکاراں ہوں  
 کامل مرشد ملیا باہوں اوہ آپے لہی ساراں ہوں

## حضرت سلطان باہو متوفی ۱۶۹۱ء

سلطان اعادین حضرت سلطان باہوؒ قدس سرہ بزمینہ کے قابل ذکر اور ممتاز سونیاء میں سے ایک ہیں۔ آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاجی سے آزاد ہے۔ آپ کا کلام لافانی مضامین میں شامل ہوتا ہے۔ آج بھی آپ کے کلام کو اسی ذوق شوق سے پڑھا جاتا ہے جسے ماضی میں ہمارے بزرگ اور قصبوں میں اکٹھے ہو کر پڑھا کرتے تھے آپ کے کلام میں پنجابی بھی موجود ہے اور زمانہ شناسی کے راز میں مخفی ہیں۔ آج کی نئی نسل جیسے آپ کے کلام کو سنتی ہے تو آسان پنجابی میں انہیں لازوال کائناتی اسراروں کی حقیقتیں ان پر منکشف ہوتی ہیں۔ پنجابی زبان ہماری ثقافت کا وہ حصہ ہے جسے ہم شاید کبھی بھی فراموش نہ کر پائیں گے۔ ہمارے یہی بزرگان دین اس زبان کے ستون ہیں۔ جیسے ستون اس قدر قومی اور مضبوط ہوں تو وہ ان کی بنیادیں کسی قدر زمین ذہنی ہوئی ہوں گی۔ معاشرہ ان ستونوں کو ہموار کرنا چاہیے تو بھی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ہماری عقیدت اور اپنے بزرگان دین سے گراں قدر محبت ہماری سوچوں کے دھارے بدل دیتی ہے آج بھی اکثر مقامات پر محفلیں سجتی ہیں۔ مجالس کا اہتمام ہوتا ہے۔ یہاں پر سونیاء شاعری اپنے سامعین کو مسحور کر دیتی ہے۔

حضرت سلطان باہوؒ اعوان قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد کا تعلق علاقہ سون سیکر ضلع سرگودھا سے تھا۔ آپ کی ولادت باسعادت مشور کوٹ ضلع جھنگ کے قریب قلعہ قعرکان کے گاؤں میں ہوئی۔ مناقب سلطانی سے یہیں معلوم ہوتا ہے آپ نے مغلیہ خاندان کے بادشاہ شاہ جہان کے عہد میں ۱۰۳۹ھ بمطابق ۱۶۲۱ء میں اس دنیا میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والد ماجد حضرت سلطان بایزیدؒ مہر حافظ قرآن، متشرع، فقیہ اور کامل بزرگ تھے۔ مسائل فقہ پر انہیں کامل دسترس حاصل تھی۔ غالباً اسی بنا پر آپ مغلوں کے منسوب دار تھے۔ آپ کا قبیلہ اعوان ہرات کے راستے تاجز مقدس سے کالا باغ اور سون سیکر میں آکر آباد ہوا



الف ادھی لعنت دنیاں تائیں تے ساری دنیاں داراں ہو  
 جس راہ صاحب دے خرچ نہ کیتی لیں غضب یاں ماراں ہو  
 بیوواں کولوں پیر کو ہا دے بھٹھہ دنیاں مکاراں ہو  
 جہناں ترک دنیاں دی کیتی یا ہو لیں باغ بہاراں ہو

الف ایہہ دنیاں دن حیض پلیتی ہرگز پاک نہ تھیوے ہو  
 جس فقر گھر دنیاں ہووے لعنت اس دے جیوے ہو  
 حب دنیاں دی رب تھیں موڑے ویلے فکر کچھوے ہو  
 سہ طلاق دنیاں نوں ویٹھے جے یا ہو سچ بچھوے ہو

الف ایمان سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ہو  
 منگن ایمان شرماون عشقوں دل نوں غیرت ہوئی ہو  
 جس منزل نوں عشق پچاوے ایمان نوں خبر نہ کوئی ہو  
 میرا عشق سلامت رکھیں یا ہو ایمانوں دیاں دھروئی ہو

لف او جھڑھیل تے مارو بیلا جتھے جالن آئی ہو  
 جس کدھی نوں ڈھاں ہمیشاں اوہ دھٹھی کل دھائی ہو  
 نیں جہنا ندی وے سراندی اوہ سکھ نہیں سوندے راہی ہو  
 ریت تے پانی جتھے ہون اکٹھے باہو اتھے بنی نہیں بھیری کائی ہو

لف آپ نہ طالب ہیں کہیں دے لوکاں نوں طالب کر دے ہو  
 چانوں کھیپاں کر دے سیاں اللہ دے قہر توں یاہیں ڈر دے ہو  
 عشق مجازی تلکین بازی پیر اوسے دھردے ہو  
 اور شرمندے ہو سن باہو اندر روز حشر دے ہو

الف اندر بھی ہو باہر بھی ہو باہو کتھاں بھوے ہو  
 سے ریاضتاں کر کراہاں توڑے خون جگر داپوے ہو  
 لکھ ہزار کتاباں پڑھ کے دانشمند دیوے ہو  
 نام فقیر تہنیدا باہو قبر جہنا ندی جیوے ہو

الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من وچ مرشد لانا ہو  
 جس گت اتے سوہنا راضی ہوندا اوہو گت سکھاندا ہو  
 ہر دم یاد رکھے پرویلے سوہنا اٹھاندا یہاں ہو  
 آپ سمجھ سمجھیندا باہو آپ آپے بن جہاندا ہو

ب یاہو باغ بہاراں کھڑیاں نرکس ناز شرم واہو  
 دل وچ کعبہ صحیح کیتو سے پاکوں پاک نرم واہو  
 طالب طلب طواف تمامی حب حضور حرم واہو  
 گیا حجاب تھیو سے حاجی باہو جہاں نختوس راہ کرم واہو

ب بغداد شہر دی کیا نشانی اچیاں ملیاں پیراں ہو  
 تن من میرا پرزے پرزے جیوں درزی دیاں لیراں ہو  
 اینہاں لیراں دی گل کفتی پا کے رلساں سنگ فقراں ہو  
 بغداد شہر دے ٹکڑے منگساں باہو کرساں میراں میراں ہو

ب بغداد شریف و بچ کراہاں سودا نے کتو سے ہو  
 رتی عقل دی کراہاں بھار غمازا گھدو سے ہو  
 بھار بھریا منزل چوکھیری اوڑک و بچ بہتیو سے ہو  
 ذات صفات صحی کتو سے باہوتاں جمال لہو سے ہو

ب باہجھ حضوری نہیں منظوری توڑے پڑھن بانگ صلاتاں ہو  
 روزے فضل نماز گزارن توڑے جاگن ساریاں راتاں ہو  
 باہجھوں قلب حضور نہ ہو دے توڑے کڈھن سے زکاتاں ہو  
 باہو باہجھ فنار ب حاصل ناہیں ناں تاثیر جہاتاں ہو

ب بے ادباں ناں سارا دہ دی گئے ادباں توں وانجے ہو  
 جیر طھے تھان مٹی دے بھانڈے کدی نہ ہونڈ کا بنجے ہو  
 جیر طھے بڈھ قدیم دے کھیرے ہون کدی نہ ہونڈ کا بنجے ہو  
 جسیں دل حضور نہ منگیا باہو گئے دوہیں جہانیں وانجے ہو

ب بزرگی نوں گھست و بن لوڑ عائیٹے لیے رج مکالا ہو  
 لالہ گل گہناں مڑھیا مذہب کی لگدا سالا ہو  
 اَللّٰهُمَّ کَھ میرے آیا جین آن اٹھایا پالا ہو  
 اساں بھر پالا خضروں پیتا با ہو آب حیات والی ہو

ب بسم اللہ اسم اللہ و ایہ بھی گہناں بھارا ہو  
 نال شفاعت سرور عالم چھٹی عالم سارا ہو  
 حدوں بید و زود نبیؐ اول جنینڈا ایڈ پسا ہا ہو  
 میں قریان تنہا توں با ہو جنہاں ملیا نبیؐ سو ہا ہو

ب پنھ چلایا طرف زمین دے عرشوں فرش ٹکایا ہو  
 گھر تھیں ملیا دیس نکالا اساں لکھیا جھولی پایا ہو  
 رہ فی دنیاں ناں کر جھیرا ساڈا اسکے دل گھرایا ہو  
 ایس پر دیسی ساڈا وطن دورا ڈھایا ہو دم دم غم سوایا ہو

ب بے تے پڑھ کے فاضل ہوئے ہک حرف نہ پڑھیا کے ہو  
 جس پڑھیا میں شوہ نہ لکھا جاں پڑھیا کچھ تے ہو  
 چوداں طبق کرن رشنائی انبیاں کچھ نہ دتے ہو  
 با بچھ وصال اللہ دے با ہو سمجھ کہانیاں قصے ہو

ب بوجہتی میں اکوگن ہاری لاج پی گل اسدے ہو  
 پڑھ پڑھ علم کر مہن تکبر شیطان جیے اوتھے مسدے ہو  
 لکھاں نوں بھو دوزخ والا ہک نت بہشتوں رسدے ہو  
 عاشقاں دے گل چھری ہمیشاں با ہو اگے محبوباں کدے ہو

پ پڑھ پڑھ علم ملوک رحباون کیا ہو یا اس پڑھیاں ہو  
 ہرگز مکھن مول ناں آوے پھٹے دودھ کے کڑھیاں ہو  
 آکھ چندورا ہمتھ کے آئیو اس انگوری چنیاں ہو  
 بک دل خستہ رکھیں راضی با ہو ہمیں عبادت ورہیاں ہو

پا پڑھ پڑھ عالم کمرن تکبر حافظ کرن وڈیائی ہو  
 کلیاں دے وچ پھرن منانے وتن کتاباں چائی ہو  
 جتھے ویکھن چنکا چوکھا ارتھے پڑھن کلام سوائی ہو  
 دوہیں جہانیں سوئی مٹھے باہو جہناں کھادی وپن کمائی ہو

پا پڑھ پڑھ علم مشائخ سداون کرن عبادت دوہری ہو  
 اندر جھگی پیٹی لیٹوے تن من خبرناں موں موری ہو  
 مولا والی سدا سکھالی دل توں لاه تکویری ہو  
 باہو رتب تنہاں نوں حاصل جہناں جگ نال کیتی چوری ہو

پا پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں عالم ہوئے بھارے ہو  
 اک حرف عشق دا پڑھن نہ جانن بھلے پھرن بچارے ہو  
 اک نگاہ جے عشق ویکھے لکھ ہزاراں تارے ہو  
 لکھ نگاہ جے عالم ویکھے کسے نہ کدی چاہڑے ہو

عشق عقل و پر منزل بھاری سنیاں کو ہانڈے پاڑے ہو  
جنہاں عشق خرید نہ کیسا باہو اوہ دو ہیں جہاں نہیں مارے ہو

پا پڑھتیا علم تے ودھی مغزوری عقل بھی گیا تو ہاں ہو  
بھلا راہ ہدایت والا نفع نہ کیسا دو ہاں ہو  
سردیتاں جے سر ہمتھ آوے سو دا پار نہ تو ہاں ہو  
دڑیں براز محبت واسے باہو کوئی رہبرے کے سو ہاں ہو

پا پاک پلپیت نہ ہونڈے ہر گمز توڑے رہنڈے و پر چ پلپیتی ہو  
دھت دے دریا اچھلے بک دل سچی نہ کیستی ہو  
بک بتخا میں واصل ہوئے بک پڑھ پڑھ رہن مسیتی ہو  
فاضل سے طفضیلت بیٹھے باہو عشق نماز جاں نیتی ہو

پا پیر ملیاں جے پیر ناں جاوے اس نوں پیر کی دھرناں ہو  
مرشد ملیاں ارشاد نہ من نوں اوہ مرشد کی کرناں ہو



جس ہادی کولوں ہدایت ناپہیں اوہ ہادی کی پھڑناں ہو  
جے سردیتیاں حق حاصل ہووے باہو اس موتوں کی ڈرناں ہو

۳۰

پاٹا دامن ہو یا پیرانا کچرک سیوے درزی ہو  
حال دا محرم کوئی نہ ملیا جو ملیا سو غرضی ہو  
باقی مرتبی کے نہ لہی گھی رمز اندر دی ہو  
اوسے راہ دل جائیے باہو جس تھیں خلقت ڈر دی ہو

۳۱

پنچے محل پجاں وریچ جانن ڈیواکت دل دھریے ہو  
پنچے مہر پنچے پٹواری حاصل کت دل بھریے ہو  
پنچے امام تے پنچے قبلے سجدہ کت دل کرینے ہو  
باہو جے صاحب سرنگے ہرگز ڈھل نہ کرینے ہو

۳۲

ت سارک دنیا تہیو سے جہاں فقر ملیو سے خاصا ہو  
راہ فقر داند لہیو سے جہاں ہتھ پکڑیو۔ کاسا ہو

دریادِ حدت و انوشِ کیتوسے اجاں بھی جی پیسا ہو  
 راہِ فقرت، سنجوں روون با ہو لوکاں بھانے ہا سا ہو

۲۳

ت تہ بھت توکل والا ہو مردانہ تریئے ہو  
 جسیں دکھ کھتیں سکھ حاصل ہووے اس دکھ کھتیں ڈریئے ہو  
 اِن مَحِّ الْعُسْرِ لِيَسْرًا اَيَا حَيْتَ اَسَے دل دھریئے ہو  
 اوہ بے پرواہ درگاہ ہے با ہو اوتھے رورو حاصل بھریئے ہو

۲۴

ت تن من یار میں شہر بنایا دل وچ خاص محلہ ہو  
 آن الف دل وسوں کیتی میری ہوئی خوب تسلہ ہو  
 سب کچھ ملینوں پیاسینوے جو بولے ماسواللہ ہو  
 درد منداں ایہہ رمز بچھاتی با ہو بے درداں سر کھلہ ہو

۲۵

ت توڑے تنگ پرانے ہوون گجے نہ رہنرے تازی ہو  
 مارنقارہ دل وچ وڑیا کھید گیا اک بازی ہو

ہوا تھا۔ منلیہ بادشاہت کی جانب سے آپ کو شور کوٹ ضلع جھنگ کا پرگنہ جو نہ صوبہ ملتان میں واقع تھا۔ انہیں بطور جاگیر ملا تھا۔ حضرت سلطان باہو کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی راستی تھا۔ آپ کے ایک شعر سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ بڑی نیک فطرت اور صالح خاتون تھیں۔

سہ رحمت حق بر روان راستی

راستی باراستی آراستی

آپ نسب کے لحاظ سے ہاشمی علوی تھے۔ اور آپ کا شیجرہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر منسب ہوتا ہے۔ آپ کے والد حضرت سلطان بایزید محمدؒ تو آپ کے چچن میں ہی وصال فرما گئے تھے۔ لہذا آپ کی تربیت آپ کی والدہ ماجدہ نے کی۔ والدہ نے ہی انہیں راست روی سکھائی۔ اور انہی کے فرمان کی تعمیل کرتے ہوئے شور کوٹ کے جنوب میں گڑھ افراد میں ایک بزرگ حبیب اللہ قادری کے پاس روحانی تربیت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے حجرہ شاہ مقیم کے حضرت عبد القادر اور صوفی عبدالرحمن دہلوی سے روحانی فیض حاصل کیا۔ حضرت حبیب اللہ قادری نے آپ کو تارک الدنیا ہونے کی تلقین بھی کی۔ اور ان کی رہنمائی کے باعث آپ صوفی عبدالرحمن دہلوی کے پاس پہنچے۔ جو کہ دہلی میں اور غریب عالمگیر کے منصب دار تھے۔ آپ بہت سے اور بزرگوں کے پاس بھی اسی غرض کے لیے آتے جاتے رہے۔ ملتان میں حضرت بہاء الحقی کے مزار پر چلے کشتی بھی کی۔ یوں تو آپ کی ظاہری تعلیم بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ مگر آپ کی تصنیفات سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ عربی اور فارسی میں آپ قابل قدر استاد رکھتے تھے۔ علم باطنی نے البتہ علوم کے دروازے آپ پر کھول دیئے تھے۔ خود فرماتے ہیں کہ :-

”ایں فقیر را علم ظاہری چنداں نہ بود اما ز واردات و فتوحات علم باطنی چہاں نام کشد

کہ برائے اظہار آن دفتر تا باید۔ اما بزرگان مائل و دل فرمود اندر گر چہ نیست مارا علم ظاہر

ز علم باطنی جان بخشہ ظاہر۔“

آپ کی چار بیویاں تھیں۔ جن میں سے ایک ہندو عورت تھی۔ جس نے اسلام قبول کر لیا تھا آپ کے آٹھ بیٹے تھے۔ آپ اکثر و بیشتر اپنا حال چھپانے کے لیے سیر و سیاحت پر نکل جاتے۔ شکل و صورت اور لباس بالکل درویشانہ ہوتا۔ خود کشنوی کے لیے گدائی فریبی کرتے فرماتے ہیں۔

مار دلاں نوں جوں و توئیں جدوں تکے ننن نیازی ہو  
انہاں نالی کیرہ ہو یا باہو جنہاں یار نہ رکھیا راضی ہو

۲۵

ت تبیح داتوں کسبی ہو یوں ماریں دم ویہاں ہو  
من دامنکا اک نہ پھیریں گل پائیں پنج دیہاں ہو  
دین لگیاں گل کھوٹو آوے لین لگیاں جھٹ شہاں ہو  
پتھر جیت جہنہاں دے باہو او تھے زایا و سناں میناں ہو

۲۷

ت تدرن فقیر شتابی بندا جد جان عشق وریح ہارے ہو  
عاشق شیشائے نفس مرنی جاں جاناں تول وارے ہو  
خود نفسی چھڈ ہستی جھڑے لاء سروں سب بھارے ہو  
باہو باہو مویاں نہیں حاصل تھیند انوڑے سے سے سانگ اتارے

۲۸

ت تول تاں جاگ ناں جاگ فقیر انت نوں لوڑ جگایا ہو  
اکھیں میٹیاں ناں دل جاگے جاگے جاں مطلب پایا ہو

یہہ تکتہ جداں کیتا نچتہ تاں ظاہر آکھ ستایا ہو  
 میں تاں بھلی دیندی ساں یا ہو مینوں مرشد راہ دکھایا ہو

ت تہسی پھری تے دل نہیں پھریا کی لیناں تہسی پھڑکے ہو  
 علم پڑھیاتے ادب نہ سکھیا کی لیناں علم نوں پڑھ کے ہو  
 چلے کٹے تے کجھ نہ کھٹیا کی لیناں چلیاں وڑکے ہو  
 جاگ بناں ودھ جمدے نایاں یا ہو بھانویں لال ہوون کرٹھ کرٹھ ہو

ث ثابت صدق تے قدم اگیرے تاپاں رب لھویوے ہو  
 نوں اوں دے وچ ذکر اللہ دا ہر دم پیا پڑھیوے ہو  
 ظاہر باطن عین عیسائی ہو ہو پیا سنیوے ہو  
 نام فقیر تنہاں دا یا ہو قبر جنہاں مذی جیوے ہو

ث ثابت عشق تنہاں نہیں لکھا جنہاں ترٹیا پور چاکرتی ہو  
 نال اڑھ صوفی ناں اوہ صافی ناں سجدہ کرن مسیتی ہو

خالص نیل پرانے لہتے نہیں چرطھدا رنگ مجھیںٹی ہو  
قاضی آن شرع دل باہو کہیں عشق سنا نہ نیتی ہو

۵۲

ج جو دل منگے ہو دے تاپیں ہون رہا پریرے ہو  
دوست نہ دیوے دل دادار و عشق نہ واگاں پھرے ہو  
اس میدان محبت دے ویرن تا تکھیرے ہو  
میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں رکھیا قدم اکیرے ہو

۵۳

ج جے توں چاہیں وحدت ربدی تاں مل مرشدیاں لیاں ہو  
مرشد لطفوں کرے نظارہ گل بھٹیوں سبھ کلیاں ہو  
انہاں گلاں و چوں بک لالہ ہو سسی گل نازک گل پھلیاں ہو  
دوہیں جہاں میں مسٹھے باہو جنہاں سنگ کیتا دو ڈلیاں ہو

۵۴

ج جس الف مطالیہ کیتا "ب" دا باب نہ پڑھدا ہو  
پھوڑ صفاتی لہس ذاتی اوہ عامی دور چاکر دا ہو

نفس امارہ کترطا جانے ناز نیاز نہ دھر دا ہو  
کیا پرواہ تنہا تنوں با ہو جنہاں گھاڑو لدھا گھر دا ہو

ج جو پاکی بن پاک ماہی دے سو پاکی جان پلیتی ہو  
ہک بتخانے جا واصل ہوئے ہک پڑھ پڑھ راہیستی ہو  
عشق دی بازی لئی جنہاں سرد سیدیاں ڈھل نہ کیتی ہو  
ہرگز دوست نہ ملیا اونہاں جھریا ہو جنہاں ترٹی چور نہ کیتی ہو

ج جب لگ خودی کریں خود نفسوں تب لگ رب نہ پاویں ہو  
شرط فناہ نوں جانیں ناہیں تے اسم فقیر رکھاویں ہو  
موتے با جھ نہ سو ہندی الفی ایویں گل وچ پاویں ہو  
تدوں نام فقیر ہے سو ہندا حضرت با ہو جے بیونڈیاں مرعاویں ہو

ج جو دم غافل سو دم کافر سانوں مرشد ایہا پڑھایا ہو  
سُنیا سُنن گیاں کھل آکھیں اساں چیت مولا ول لایا ہو  
.. کیتی جان حوالے رب دے اساں ایسا عشق کمایا ہو  
مرن تھیں مر گئے اگے حضرت با ہو تاں مطلب نوں پلایا ہو

ج جین دل عشق خرید نہ کیا سو دل بخت نہ بختی ہو

استاد ازل دے پڑھایا ہمتھ دتس دل تختی ہو

بہر سر آیاں دم نایں ماریں جاں سر آوے سختی ہو

پڑھ توحید تاں تھیویں واصل باہو سبق پڑھیو وقتی ہو

ج جین دل عشق خرید نہ کیا سو دل درد نہ چھٹی ہو

اس دل تھیں سنگ پھر چنگے جو دل غفلت اٹی ہو

جیں دل عشق حضور نہ منگیا سو در کا ہوں سٹی ہو

لیا دوست نہ انہاں باہو جنہاں چوڑ نہ کیتی تری ہو

ج جیں دل عشق خرید نہ کیا سوئی خسرے مرد ملنے ہو

خسے خسرے ہر کوئی اکھے کون اکھے مردانے ہو

گلیاں دیو پچ پھرن اربیلے جیوں جنگل ڈھور دیوانے ہو

مرداں تے مرداں دی کل تداں پوسی باہو جہاں عاشق نہسکانے ہو



ج جیں دینہہ دا میں در تینڈے تے سجدہ صحی و سچ کیتا ہو

اس دینہہ دا سرفدا تھائیں، میں بیادربار نہ لیتا ہو

سردیوں تہرا کھن ناہیں، اساں شوق پیالا پیتا ہو

میں قربان تنہاتوں باہو جنہاں عشق سلامت کیتا ہو

ج جو پاکی بن پاک ماہی دے سو پاکی جان پلیتی ہو

ہک بتخانیں جا واصل ہوئے ہک خالی رہے مسیتی ہو

عشق دی بازی انہاں لٹی جنہاں سردیاں ڈھل ناں کیتی ہو

ہرگز دوست نہ ملدا باہو جنہاں تہرا چور نہ کیتی ہو

ج جو دم غافل سودم کافر اسانوں مرشد ایہہ پڑھایا ہو

سنیا سخن گیاں کھل اکھیں اساں چپت مولاد دل لایا ہو

کیتی جان حوالے رب دے اساں ایسا عشق کما یا ہو

مرن توں اگے مرگئے باہو تہاں مطلب توں پایا ہو

ج چھتے رتی عشق و کادے اوتھے مناں ایمان و ویوے ہو  
 کتب کتاباں ورد و ظیفے اوتر چا کچھوے ہو  
 با بھوں مرشد کچھ نہ حاصل توڑے راتیں جاگ پڑھیوے ہو  
 مریئے مرن بھتیں اگے باہوتاں رب حاصل تھیوے ہو

ج جنگل دے وچ بھر مرلیا باز پوے وچ گھر دے ہو  
 عشق جیہا صرف ناں کوئی کچھ ناں چھوڑے وچ زرد کھو  
 عاشقاں ننید بھکھ ناں کائی عاشق مول نہ مردے ہو  
 عاشق جنیدے تداں ڈھوے سے باہو جداں صبا اگے سردھرد کھو

ج جنہاں عشق حقیقی پایا موہوں نہ کچھ الا دن ہو  
 ذکر فکر وچ رہن ہمیشاں دم توں قید لگا دن ہو  
 نفسی، قلبی، روحی، ستری، خفی، انخفی ذکر کھاؤن ہو  
 میں قربان تنہاں توں باہو جھڑے اکسن نگاہ جو ادن ہو

ج جیوندے کے جاتن سار مویاں دی سو جانے جو مردا ہو  
 قبراں دے ویرح آن ناں پانی اتھے خرچ لوڑنیا گھر دا ہو  
 اک وچھوڑا ما پیو بھائیاں دو جا عذاب قبر دا ہو  
 واہ نصیب انہاں دا یا ہو جہڑا ویرح حیاتی مردا ہو

ج جیوندیاں مر رہناں ہو وے تاں دلیس فقیراں بیٹے ہو  
 جے کوئی سٹے گوڈر کوڑا وانگ ادھی سہیٹے ہو  
 جے کوئی کڈھے کاپلاں مہنے اس نوں جی جی کہیٹے ہو  
 گلا الہماں بھنڈی خواری یار دے پاروں سہیٹے ہو  
 قادر دے ہتھ ڈورا ساڈی باہو جیوں رکھے تیوں رہیٹے ہو

ج جے رب ناتیاں دھوتیاں ملدا تاں ملدا ڈواں مچیاں ہو  
 جے رب ملیاں والاں ملدا تاں ملدا بھیاں سسیاں ہو  
 جے رب راتیں جاگیاں ملدا تاں ملدا کال کڑ پھیاں ہو  
 جے رب جتیاں مستیاں ملدا تاں ملدا ڈاٹاں ان خصیاں ہو  
 انہاں گلاں رب حاصل تاپیں باہو رب ملدا ولیاں پھیاں ہو

ج جنہاں شوہ الف تھیں پاپا پھول قرآن ناں پڑھدے ہو  
 اوہ مارن دم محبت والا، دُور ہو یونہی پردے ہو  
 دوزخ بہشت غلام تنہا ندے چا کیتو نے پردے ہو  
 میں قرابن تنہاں دے باہو جہڑے وحدت دیوچ ڈر دے ہو

ج جے کر دین علم و پچ ہوندا تاں سر نیزے کیوں پڑھدے ہو  
 اٹھاراں ہزار جو عالم آیا اوہ اگے حسین دے مردے ہو  
 جے کچھ ملاحظہ سرور داکر دے تاں خیمے تمبو کیوں سڑدے ہو  
 جیکہ من دے بیعت رسولی تاں پانی کیوں بند کردے ہو  
 پر صادق دین تنہاں دے باہو جو سر قربانی کردے ہو

ج جد امرشد کا ساد تر طاقت دی بیے پروا ہی ہو  
 ج کی ہو یا جے راتیں جاگیوں جے مرشد جاگ ناں لائی ہو  
 راتیں جاگیں تے کریں عبادت ڈینہہ نڈیا کریں پرائی ہو  
 کوڑا تخت دینا دا باہوتے فقر سچھی بادشاہی ہو

ج جاں تائیں خودی کریں خود نفسوں تاں تائیں رب نہ پانویں ہو  
 شرط فناوں جانیں نائیں تے نام فقیر رکھاویں ہو  
 موٹے با اچھ نہ سوہندی الہی اینوی گل وچ پانویں ہو  
 نام فقیر نہ سوہندا با ہو جد جیونڈیاں مر جاویں ہو

ج جل جلیندیاں جنگل بھونڈیاں میری ہرکا ماگل نہ پکی ہو  
 چلے چلے مکے حج گزاریاں میری دل دی ڈور نہ ڈکی ہو  
 ترے روزے پنج نمازاں ایہہ بھی پڑھ پڑھ تھکی ہو  
 سیکھے مراداں حاصل ہو یاں با ہو جاں کا مل نظر مردی تھکی ہو

ج جاں جاں ذات نہ تھیوے با ہو تاں کم ذات سدیو ہو  
 ذاتی نال صفاتی نائیں تاں تاں حق بھییوے ہو  
 اندر بھی ہو باہر بھی ہو با ہو کتھے بھییوے ہو  
 جیندے اندر حب دنیا با ہو اوہ مول فقیر نہ تھیوے ہو

سے نفس را رسوا من اذ گدا ہر در سے قدر سے زخم بہر خدا  
 کبھی کبھی آپ کھیتی باڑی بھی کیا کرتے تھے۔ یہی خرید کر کاشت کرتے اور فصل ابھی کچی ہوتی کہ  
 بیوں کو کھلا دیتے۔ اور خود تنہا یا کسی اور درویش کے ہمراہ کسی سفر پر نکل جاتے اور نامعلوم مقامات  
 پر استغراق کے عالم میں بیٹھے رہتے۔ بیس سال آپ اپنے مطلوب کو ڈھونڈتے رہے اور  
 جب مل گیا آپ طالب بیا۔ طالب بیا پکارتے رہے لیکن کوئی اولعزم طالب آپ کو نہ ملا۔  
 ترک بدرجہ کمال تھا۔ آپ فرماتے تھے "دین اور دنیا کا یکبارہنا ناممکن ہے۔ آپ شرع کی  
 پابندی کا بڑا اہتمام کرتے تھے۔ آپ کا طریقہ محو اور شریعت کا تھا۔

سہ ہر مراتب از شریعت یافتم پیشوائے خود شریعت ساختم

ایک مرتبہ ماہ رمضان تھا اور آپ کلہ کبار ضلع جہلم کی ایک غار میں استغراق کی حالت  
 میں رہے روزے قضا ہو گئے۔ مگر بعد میں حتیٰ کہ نماز تراویح بھی کی قضا ادا کی۔ آپ سلسلہ  
 عالیہ قادریہ کے حقیقہ و چراغ تھے۔ آپ کا نام باہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسب  
 ارشاد آپ کی ولادت باسعادت پر رکھا گیا تھا۔ آپ اس نام پر بہت خوش ہو کر تے  
 تھے۔ کہ آپ کا نام میں "ہو" آتا ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ میری والدہ پر خدا کی رحمت  
 ہو کہ انہوں نے میرا نام "باہو" رکھا جو ایک نقطے سے "یاہو" ہو جاتا ہے۔ شیر خورگی کے  
 زمانے میں آپ نے رمضان المبارک میں روزے کی ساعتوں میں بھی دودھ نہیں پیا۔ گویا آپ نے  
 شیر خورگی میں بھی روزے کی ادائیگی شروع کی۔ آپ نے لاہور کے قیام کے دوران کئی اولیائے  
 اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور کئی مزارات پر حاضری دی۔ اور ان سے فیوض و برکات  
 حاصل فرمائی۔ آپ نے لاہور میں شاہ شاہ جمال متوفی ۱۶۵۰ء حضرت سید جان محمد حضوری  
 قادری متوفی ۱۶۵۴ء حضرت شاہ چراغ قادری ۱۶۵۷ء حضرت شاہ گدا قادری مشطاری  
 متوفی ۱۶۶۰ء حضرت شیخ عارف حقیقہ متوفی ۱۶۵۲ء حضرت شاہ بریان بخاری ہمدردی  
 متوفی ۱۶۵۰ء حضرت شاہ کمال ہمدردی متوفی ۱۶۴۹ء حضرت شیخ حاجی متوفی ۱۶۴۱ء  
 حضرت شاہ ابوالخیر بغدادی متوفی ۱۶۱۹ء سے ملاقات کی۔ آپ نے رسول اکرم سے بھی  
 روحانی فیض حاصل فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں۔

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰ دید خود خواند است مارا مجتبیٰ

ج جس دل اسم اللہ واچکے عشق بھی کر داتے ہو  
 بھار کستوری دے چھپدے ناپیں بھانویں دے رکھیے سے پلے ہو  
 آنکلیں پچھے دینہ ناپیں چھپدے دریا نہیں رہندے ٹھٹھے ہو  
 ایسے او سے وچ اوہ اسماں وچ باہو یاراں یار سوتے ہو

ج چڑھ چناں تے کر رشتائی ذکر کریندے تارے ہو  
 گلیاں دے وچ پھرن نمانے لعلاندے و بخارے ہو  
 شالا مسافر کوئی نہ تھیوے ککھ جنہاں نوں بھارے ہو  
 ساڑھی مارا ڈاؤناں باہو اسماں آپے اڈن تارے ہو

ج چڑھ چناں تے کر رشتائی تارے ذکر کریندے تیرا ہو  
 تیرے جیسے چنی کئی سے چڑھدے سانوں سبحاں باجھنیرا ہو  
 جیتھے چنی اسادا چڑھدا تھے قدر نہیں ککھ تیرا ہو  
 جس دے کارن اسماں جنم گویا باہو یار ملے اک پھیرا ہو

ح حافظ پڑھ پڑھ کرن تکبر ملاں کرن وڈیائی ہو  
 ساون مانہہ دے بدلاں وانگوں پھرن کتاباں چائی ہو  
 جتھے وکھین چینکا چوکھا اُتھے پڑھن کلام نسوائی ہو  
 دوہیں جہانیں مٹھے باہو جنہاں کھادھی وپج کمائی ہو

خ خام کیہ جاتن سار فقر دی جہرے محرم ناپیں دل دکھو  
 آب مٹی تھیں پیرا ہوئے خامی بھاندے گل دے ہو  
 لعل جو ابراں دا قدر کی جاتن جو سوداگر بل دے ہو  
 ایمان سلامت سوئی ولین باہو جھڑے بھج فقراں مل دکھو

د دل دریا سمندرون ڈوگھے کون دلاں دیاں جانے ہو  
 وپج بیڑے وچے جھیرے وچے وچھ موہانے ہو  
 چوداں طبق دے دے اندر جتھے عشق تمبو وچ تانے ہو  
 جو دل دا محرم ہو دے باہو سوئی رب پچھانے ہو



د دل دریا سمندروں ڈونگھا غوطہ مار غوا صی ہو

جیں دریا ونج نوشش نہ کیتا رہسی جان پیاسی ہو

ہر دم نال اللہ دے رکھن ذکر فکر دے آسی ہو

اس مرشد تھیں زن بہتر با ہو جو پھنڈ قریب لباسی ہو

د دل دریا خواجہ دیاں ہراں گھمن گھیر ہزاراں ہو

رہن دلیلاں وچ فکر دے سجدے شماراں ہو

ہک پردیسی دو جانوں لگ گیا تریا بے سمجھی یاں ماراں ہو

ہسن کھینڈن کسبھ بھلیا با ہو حد عشق چنگھایاں دھاراں ہو

د دے وچ دل جو آکھیں سو دل دور دلیوں ہو

دل دا دور اگو ہاں کیجے کثرت کنوں قلیوں ہو

قلب کمال جمالوں جسموں جو ہر جاہ حلیوں ہو

قبلہ قلب منور ہو یا با ہو خلوت خاص خلیوں ہو

د دل کا لے کو لوں منہ کالا چنگا جے کوئی اس نوں جا ہوں

منہ کالا دل اچھا ہووے تاں دل یار پھپھانے ہوں

ایہہ دل یار دے پچھے ہووے متاں یار دی کدی پھپھانے ہوں

سے عالم پھوڑ میساں نٹھے باہو جہ لگے نیں دل ٹکانے ہوں

د دل تے دفتر وحدت والا دائم کریں مطایا ہوں

ساری عمراں پڑھدیاں گزری جیلاں دے وچ جالیا ہوں

اگو اہم دل اللہ دار کھیں اپنا سبق مطایا ہوں

دوہیں جہاں غلام تنہا ندے باہو جیں دل اللہ سمجھایا ہوں

د درد اندر اندر ساڑے باہر کراں تاگھائل ہوں

حال اسادا کیوں اوہ جانن جو دنیا تے مائل ہوں

بکھر سمندر عشقے والا ہر دم رہندا حاصل ہوں

پینج حضور آساں نہ باہو آساں نام تیرے دے سائل ہوں

درد منداں دے دھوئیں دُکھدے ڈردا کوئی ناں سکے ہو  
 انہاں دھواں دے تاکھیرے محرم ہو دے تاں سکے ہو  
 چھک شمشیر کھڑا ہے سرتے ترس پوس تاں تھیکے ہو  
 ساہورے کڑیے اپنے دیناں باہو سدا ناں رہناں پیکے ہو

درد منداں دا خون جو پیندا کوئی برہوں باز مرلا ہو  
 چھاتی دے وچ کیتس ڈیرا جیویں شیر بٹھا مل بیلا ہو  
 ہاتھی مست سندوری دانگوں کر دا پیلا پیلا ہو  
 اس پیلے دا دوسواں ناں کیجے باہو پیلے باجھناں ہوندا میلہ ہو

دین تے دنیاں سکیاں بھیناں تینوں عقل نہیں سمجھیندا ہو  
 دونوں اکس نکاح وچ آون تینوں شرع نہیں فرمیندا ہو  
 جویں اگ تے پانی تھاں اگے وچ واسا نہیں کریندا ہو  
 دوہیں جہاںس ٹٹھا باہو جیہڑا دعویٰ کوڑ کریندا ہو

د دنیا گھر منافق دے یا گھر کافر دے سو نہدی ہو  
 نقش نگار کرے بہترے زن تو باں سبھ سو نہدی ہو  
 بجلی وانگوں کرے لشکارے سردے اُتوں جھوندی ہو  
 حضرت عیسیٰ دی سکھ وانگوں باہوراہ دیندیاں نوں کو نہدی ہو

د دنیا ڈھونڈن والے کتے در در پھرن حیرانی ہو  
 ہڈی اُتے ہو رہنہاں دی لڑ دیاں عمر و ہانی ہو  
 عقل دے کوتاہ سمجھ نہ جانن پیوں لوڑن پانی ہو  
 باجھوں ذکر بے دے باہو کوڑی رام کہانی ہو

د دودھ تے دہی ہر کوئی رڑ کے عاشق بھارڈ کیندے ہو  
 تن چٹورا من منڈھانی، آہیں نال ہلیندے ہو  
 دکھاں دانیراڈھے لسکارے غماں دا پانی پیندے ہو  
 نام فقیر تمہاں دا باہو جیہڑے ہڈاں توں مکھن کڈھیندے ہو

درد منداں دیاں آہیں کولوں پہاڑ پتھر دے جھڑ دے ہو

درد منداں دیاں آہیں کولوں بھیج نانگ زمین وچ درد ہو

درد منداں دیاں آہیں کولوں آسمانوں تارے جھڑ دے ہو

درد منداں دیاں آہیں کولوں باہو عاشق مول نہ درد ہو

دلیلاں چھوڑ وجودوں ہوشیار فقیرا ہو

بند توکل پیچی اڈوے پے خریح نہ زیرا ہو

روز روزی اڈکھان ہمیشہ نہیں کردے نال ذخیرا ہو

مولا خریح پوہنچا دے باہو جو پتھر وچ کیرا ہو

د دل بازار تے منہ دروازہ سینہ شہر ڈسیندا ہو

روح سوداگر نفس ہے راہزن جہرا حق داراہ مرید ہو

جاں توڑی ایہہ نفس نہ ماریں تاں ایہہ وقت کھڑیندا ہو

کردا ہے زایا ویلا باہو جاں نوں تاک مریندا ہو

دل ہی مجھ ارب سچے دا اتھے پافیرا چاتی ہو

گھیان دادیو ابال اندھیر تیری سب پے و ست گواچی ہو

نہ کو منتاں خواجہ خضر دی آں تیرے ندر آب حیاتی ہو

میاں با ہو جنان مرشد پایا جسے اے رمز پیمتی ہو

دل نون نماز پڑھالیو نہ ہی کی ہو یا جے نیتی ہو

لوکاں دے وا کھاوان خاتریج سچ وڈیا مستی ہو

اڑ کو گئے ملل دوئے تیرے ملنوں نہ گی پلستی ہو

با جھ مرشد کامل با ہو تھی نیتی تھی نہ نیتی ہو

۹۳

ذاتی نال نال ذاتی ریا سو کم ذات سدیوے ہو

نفس کتے نون بنھ کراہاں فہما فہم کچیوے ہو

ذاتی صفاتوں مہنتاں آوے جہاں ذاتی شوق پیوے ہو

نام فقیر تنہاں دا با ہو قبر جنہاں دی جیوے ہو

ذکر فکر سب ارے اریرے جاں جان قداناں فانی ہو

ذرا فانی تنہاں نوں حاصل جہڑے دسن لامکانی ہو

ذرا فانی اونہاں نوں ہو یا جنہاں حکھی عشق دی کانی ہو

باہو ہو دوا ذکر سڑیندا ہر دم یار ناں ملیا جانی ہو

ذکر کنوں کر فکر ہمیشاں ایہ لفظ تکھا آواروں ہو

کڑھن آہیں تے جان جلاون فکر کرن اسراروں ہو

ذکر سوئی جہڑے فکر کماون ہک پک ناں فارغ یاروں ہو

فکر دا پھٹیا کوئی نہ جیوے پٹے مڈھ چا پاروسے ہو

حق دا کلمہ آکھیں باہو رب رکھے فکر دی ماروسے ہو

ذراہ فقر دا پرے پریرے اورک کوئی نہ دیتے ہو

ناں اوتھے پڑھن پڑھاون کوئی نہ اکتھے مسلے قہتے ہو

ایہا دنیا بت پرستی مت کوئی اس تے دیتے ہو

موت فقیری جیں سر آدے باہو معلم تھیوے تے ہو

راتیں رتی نیندر نہ آوے وہاں رہے حیرانی ہو  
 عارف دی گل عارف جانے کیا جانے نفسانی ہو  
 کر عبادت پھپھو تا سیں تیری زایا گئی جوانی ہو  
 حق حضور انہاں نوں حاصل با ہو جنہاں ملیا شاہ جیلانی ہو

راتیں نہیں رت، بنجوں روون تے دیہاں غمزہ غم دا ہو  
 پڑھ توحید و ژیا تن اندر سکھ آرام ناں سمدرا ہو  
 سر سونئی تے چاٹنکیوتے ایہہ راز پریم دا ہو  
 سدھا ہو کوہیوئے با ہو قطرہ رہے ناں غم دا ہو

راہ فقیر دا تہو تھوسی جد ہتھ بھڑ لوسی کاسہ ہو  
 تارک دنیا توں تہاں تھیسوں جد فقر ملیوسی خاصہ ہو  
 دریا وحدت دا نوشتش کیتوں اجاں بھی جی پیاسہ ہو  
 راہ فقیری رت، بنجوں روون حضرت با ہو لوکاں بھاہاسہ ہو



مشاہدات باہو راز مصطفیٰ<sup>۴</sup> خلقِ راسخین کن بہ از خدا  
نفس را تحقیق کردم از خدا بر حقیقت با فتم از مصطفیٰ<sup>۴</sup>

قیام دہلی کے دوران آپ شہر کی گلیوں اور بازاروں میں سیر کرتے تھے۔ اور جس پر اپنی نگاہ کرم ڈالتے اس کو تھوڑی ہی دیر بھی خدا رسیدہ بنا دیتے۔ جب آپ کا لوگوں نے یہ فیض عام دیکھا۔ تو دہلی میں آپ کا چرچا ہونے لگا۔ کسی نے آپ کے پیرو مشد سے بھی اس کا ذکر کر دیا۔ انہوں نے آپ کو طلب کیا اور فرمایا "ہم نے تمہیں نعمتِ خاص سے نوازا اور تم نے اس خاص نعمت کو عام کر دیا،" جواب میں آپ نے عرض کیا "حضرت نے جس نعمتِ خاص سے مجھے شرف فرمایا۔ اس کی آزمائش بھی کہ اس فقیر کو کس قدر نعمت گراں بارہ حاصل ہوتی ہے اور اس کی باسیت کیا ہے،" چنانچہ آپ دہلی سے ستر کوٹ تشریف لے آئے۔

## آپ کی تصنیفات

ان کی تعداد ایک سو چالیس بیان کی جاتی ہے۔ فقیر نور محمد کلاچوی (م - ۱۹۶۰ء) لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے ان میں سے چھوٹی بڑی چالیس قلمی کتابیں اکٹھی کی تھیں۔ یہ تمام عربی فارسی میں ہیں۔ اور فقر و تصوف سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی زبان سلیس اور سادہ ہے ایک ایک لفظ میں مسنف کی روح کا جوشِ تیقن موجود ہے۔ آپ کے ایک دیوان کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

## پنجابی ابیات

عربی فارسی کی محولہ بالا تصنیفات کے علاوہ آپ کے پنجابی زبان میں ابیات بھی ملتے ہیں جو سہی حرفی کی صورت میں ہیں۔ ہر حرف کے تحت بندوں کی تعداد برابر نہیں۔ بعض حروف ایک بند پر ختم ہو جاتے ہیں۔ بعض کے متعدد بند ہیں اور بعض بالکل ترک کر دیئے گئے ہیں ہر بند کے چار مصرعے ہیں مگر حرفت 'ج' کا ایک بند پانچ مصرعے رکھتا ہے۔ اس بات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسی طے شدہ اسکیم کے مطابق شاعری کی غرض سے یہ ابیات نہیں لکھے گئے بلکہ وقتاً فوقتاً اپنے تاثرات اور کیفیات بیان کرنے کے لیے لکھے گئے تھے۔ ان میں ابتدائی زمانہ کے ابیات

رات اندھیری کالی دے وچ عشق چراغ جلا نڈا ہو  
 جیندی سک توں دل چاہیوے توڑیں نہیں آواز نڈا ہو  
 او جھڑ بھل تے مار دے بیلے اتھے دم دم خوف شہانڈا ہو  
 کھل جل جھک گئے بھگینڈے باہو کامل نیہہ جہانڈا ہو

رحمت اس گھر وچ دتے جتھے بدے دیوے ہو  
 عشق ہوئی چڑھ گیا فلک تے کتھے جہاز گھتیوے ہو  
 عقل فکر دی بیڑی نوں چاہیے پور بوڑیوے ہو  
 ہر جا جانی دتے باہو جت ول نظر کچھوے ہو

روزے نفل نمازاں تقوے سبھو کم حیرانی ہو  
 انھیں گلے رس حاصل ناہیں خود خوانی خود دانی ہو  
 ہمیشہ قدیم جلیندا ملیو، سویار، یار نہ جانی ہو  
 ورد و وظیفے کھیں چھٹ رہی باہو جد ہو رہی فانی ہو

ز زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا دل دا پڑھدا کوئی ہو  
 جتھے کلمہ دل دا پڑھیے او تھے ملے زبان ناں ڈھوئی ہو  
 دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار کلوئی ہو  
 ایہہ کلمہ اسانوں پیر پڑھایا باہو میں سدا سوہاگن ہوئی ہو

ز زابد زہد کریندے تھکے روزے نفل نمازاں ہو  
 عاشق غرق ہوئے وپح وحدت اللہ ناں محبت ناں ہو  
 لکھی قید شہد وپح ہوئی کیا اڈسی نال شہبازاں ہو  
 جہناں مجلس نال بنی دے باہو سوئی صاحب ناز نوازاں ہو

س سبق صفاتی سوئی پڑھدے جووت پینے ذاتی ہو  
 علموں علم اہناں نول ہو یا جیڑھے اصلی تے اثباتی ہو  
 نال محبت نفس کٹھونے کڑھ قضا دی کاتی ہو  
 بہرہ خاص انہاں نول باہو جہناں لہا آب حیاتی ہو

س سوز کنوں تن سٹریا سارا میں تے دکھاں ڈیرے لاہو  
 کوئل وانگ کو کیندی وتاں ناں وچن دن اضاٹے ہو  
 بول پیپارت ساون آئی متاں مولا مینہ وسائے ہو  
 ثابت صدق تے قدم اکو باں باہو رب سکریاں دوست ملا ہو

س سے روزے سے نفل نمازاں سے سجدے کر کر تھکے ہو  
 سے واری مکے حج گزارن دل دی دوڑ نہ مکے ہو  
 چلے چلے جنگل بھونا اس گل تھیں ناں پائے ہو  
 سبھے مطلب حاصل ہونڈے باہو جد پیر نظر اک تکے ہو

س سن فریاد پیراں دی پیرامیری عرض سنیں کن دھر کے ہو  
 بیڑا اڈیا میرا وچ کیرا ندے جھتے چھرنہ بہندے ڈر کے ہو  
 شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری خبر لیو جھٹ کر کے ہو  
 پیر جہانڈے میراں باہو او ہی کدھی لگدے تر کے ہو

س۔ سب تعریف کو لیٹر کر دے کارن در بحر دے ہو  
 ششش فلک تے ششش زمیناں ششش پانی اتے تے ہو  
 پھیاں حرفاں دے سخن اٹھاراں او تھے دو دو معنی دھر ہو  
 برحق پچھانیوں ناپیں حضرت با ہو پہلے حرف سطر دے ہو

۱۰۹

س سن فریاد پیراں دیا پیراں آکھ سناواں کینوں ہو  
 تیرے جیہا میوں ہو نہ کوئی میں جیہیاں لکھ تینوں ہو  
 پھول نہ کاغذ بیاں والے درتوں دھک نہ میوں ہو  
 میں وچ ایڈ گناہ نہ ہوندے با ہو تو بخشنیدوں کینوں ہو

۱۱۰

س سو ہزار تنہاں توں صدقے جہڑے منہ نہ بولن پھکا ہو  
 لکھ ہزار تنہاں توں صدقے جہڑے گل کریندے ہکا ہو  
 لکھ کروڑ تنہاں توں صدقے جہڑے نفس رکھیندے جھکا ہو  
 نیل پدم تنہاں توں صدقے با ہو جہڑے ہون سون ساون سکا ہو

۱۱۱

س سینے وچ مقام ہے کینا سانوں مرشد گل سمجھائی ہو  
 ایہو ساہ جو آوے جاوے ہو نہیں شے کائی ہو

اس نون اسم الاعظم آکھن ایہو ستر الہی ہو  
ایہو موت حیاتی باہو ایہو بھیت الہی ہو

۱۱۲

ش شور شہرتے رحمت دتے جھتے باہو جالے ہو  
باغبانال دے بوٹے وانگوں طالب نت سمہلے ہو  
نال نظارے رحمت والے کھڑا حضور وں پالے ہو  
نام فقیر تنہاندا باہو جہڑا گھر وچ یار دکھالے ہو

۱۱۳

ش شریعت دے دروازے اچھے راہ فقر داموری ہو  
عالم فاضل لنگھن نہ دیندے جو لنگھدا سو چوری ہو  
پٹ پٹ اٹال وٹے مارن درد منڈاں دے کھوری ہو  
راز ماہی دا عاشق جانن باہو کی جانن لوک اتھوری ہو

۱۱۴

ص صفت شنائیں مول نہ پڑھدے جو جا پتے وچ ذاتی ہو  
علم و عمل اتہاں وچ ہووے جہڑے اصلی تے اثباتی ہو

نال محبت نفس کٹھونیں، گھن رضادی کاتی ہو  
 چوداں طبق دے دے اندر باہو پا اندر دی جھاتی ہو

۱۱۵

ص صورت نفس امارہ دی کوئی کتا کٹر کالا ہو

کو کے نو کے ہو پیوے منگے چرب نوالا ہو

کھتے پاسوں اندر بیٹھا دل دے نال سنبھالا ہو

ایہ بد بخت ہے وڈا ظالم باہو کرسی اللہ ٹالا ہو

۱۱۶

ض ضروری نفس کتے نول قیما قیم کچیوے ہو

نال محبت ذکر اللہ دادم دم پیا پڑھیوے ہو

ذکر کنوں رب حاصل تھیندا ذاتوں ذات ویوے ہو

دوہیں جہاں غلام تنہا ندے باہو جہاں ذات لبھیوے ہو

۱۱۷

ط طالب غوث الاعظم وائے شالا کرے نہ ہون مانڈ ہو

جیندے اندر عشق دی رتی سدا رہن کر لاندے ہو

جینوں شوق ملن دا ہو وے لے خوشیاں نت آندے ہو

دوہیں جہاں نصیب تنہا ندے باہو جہڑے ذاتی اسم کمانڈ ہو

ط طالب بن کے طالب ہوویں اوسے نوں پایگانویں ہو  
 سچا لڑ ہادی دا پھڑ کے اوہو توں ہو جاویں ہو  
 کلمے دا توں ذکر کھاویں کلمیں نال ہنساویں ہو  
 اللہ تئیوں پاک کرسی باہو جے ذاتی اسم کمانویں ہو

ظ ظاہر دکھیاں جانی سمائیں نالے دے اندر سینے ہو  
 برہوں ماری میں نت پھراں عینوں مس لوک نابنے ہو  
 میں دل وچوں ہے ستوہ پایا لوگ جاو نکلے مدینے ہو  
 کہے فقیر میراں دا باہو سب دلا ندے وچ خزینے ہو

ع علموں باجھوں فقر کماوے کافر مرے دیوانہ ہو  
 سے ورہیا ندی کرے عبادت رہے اللہ کنوں بیگانہ ہو  
 غفلت کنوں نہ کھلیس پردے دل جاہل بیت تھانہ ہو  
 میں قربان تہاں توں باہو جنہاں ملیا یار یگانہ ہو



ع عقل فکر دی جانہ کائی جتھے وحدت ستر سجانی ہو  
 ناں او تھے ملاں پندت جوشی ناں او تھے علم قرآنی ہو  
 جدا احمد احد دکھالی داتاں کل ہووے فانی ہو  
 علم تمام کیتو نے حاصل یا ہو کتاباں کھپ آسانی ہو

ع عشق موذن دتیاں بانگاں کنیں بلیل پیو سے ہو  
 خون جگر دا کڈھ کراہاں وضو صاف کیتو سے ہو  
 سن تکبیر فنا فی اللہ والی مرٹن محال تھیو سے ہو  
 پڑھ تکبیر تھیو سے واصل یا ہو تداں شکر کیتو سے ہو

ع عاشق پڑھن نماز پریم دی جییں وچ حرف نہ کوئی ہو  
 جیہاں کیہاں نیت نہ سکے اور تھے درد منداں دل ڈھوئی ہو  
 اکھیں نیرتے خون جگر دا او تھے وضو پاک کر لوی ہو  
 جیہہ نہ ہاتے ہو ٹھ نہ پھر کن با ہو خاص نمازی سوئی ہو

ع عاشق ہو نویں تے عشق کما نویں دل رکھیں انگ پہاراں ہو  
 لکھ لکھ بیدیاں نے ہزار اللہ سمے کر جانیں باغ بہاراں ہو  
 منصور جیسے چک سولی دتے جیہڑے واقف کل اسراراں ہو  
 سجدیوں سر نہ چاہیے یا ہو تو نہیں کافر کہن ہزاراں ہو

ع عاشق راز ماہی دے کولوں کدی نہ ہوون واتدے ہو  
 نغیر حرام تنہاں تے ہوئی جہڑے اسم ذات کماند ہو  
 کہ پل مول آرام نکر دے دینہ رات راتن کر لاند ہو  
 جنہاں الف صحی کر پڑھیا با ہو واہ نصیب تنہاندے ہو

ع عاشق عشق ماہی دے کولوں نت پھرن ہمیشاں کھسوٹے ہو  
 جنہاں جیندیاں جاں ماہی دتی اوہ دوہیں جہانیں جیو ہو  
 شمع چرلغ جنہاں دل روشن اوہ کیوں باطن ڈیوے ہو  
 عقل فکر دی پیچ نہ کائی با ہو اوتھے فانی فہم کھیوے ہو

ع عاشق و می دل موم برابر معشوقاں دل کاہلی ہو  
 طاماں و کھیے تر تر تنکے جیوں بازاں دی چالی ہو  
 یازبے چار اکیونکر اڈے پیریں پیوس دوا لی ہو  
 جیں دل عشق خرید نہ کیتا باہو دوہاں جہانوں خالی ہو

ع عاشقاں ہو و متو جو کیتا روز قیامت تاہیں ہو  
 و پچ نماز رکوع سجودے رہندے سنج صبا تیں ہو  
 ایچھے اوتھے دوہیں جہانیں سمجھ فقر دیاں جاہیں ہو  
 عرش کونوں سے منزل اگے باہو پیاکم تنہائیں ہو

ع عشق دی بازی ہر جا کھیڈی شاہ گدا سلطاناں ہو  
 عالم فاضل عاقل دانا کر دا چا حیراناں ہو  
 . . . تبنو کھوڑ لٹھا و پچ دل دے چا چوڑ لیس خلوت خانوں ہو  
 عشق امیر فقیر منیندے باہو کیا جانے لوک بیگاناں ہو

بھی ہیں۔ جیب آپ تلاشِ حق میں سرگرداں تھے۔ اور زمانہٴ وصول کے بھی۔ بعض بند الخاقی بھی ہیں۔ انوارِ سلطانی میں فقیر نور محمد کلاچوی نے ہر قسم کے کل ۲۱ بند دیئے ہیں۔ مگر مقبول الہی نے ۱۸۶ بند درج کئے ہیں اور دوسری طرف ان کا انگریزی نظم میں عمدہ ترجمہ بھی دیا ہے۔

## ابیاتِ بلحاظِ زبان و اسلوب

ابیات میں صنم جھنگ کی پنجابی زبان استعمال ہوئی ہے۔ عربی فارسی کے الفاظ بعض بندوں میں سپاسِ قیسہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ بعض مقامات پر سلطان صاحب نے علمی اصلاحات بھی مشکل ہو جاتے ہیں۔ مگر بہت سے بند ایسی سادہ اور ٹھیک پنجابی زبان میں کھے گئے ہیں کہ ان پر پڑھ پنجابی عوام بھی باسانی سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً :-

دو دھتے دہی ہر کوئی رڑ کے عاشق بھاڑ کیندے  
تن چڑرا من منڈھانی آہیں نال پلندے  
دکھاں دانیر طاکڈھے لسکارے غماں دا پانی پیندے  
نام فقیر تنہاں دا بابو، جہڑے بڈاں توں کھن کھڈھندے

اس بند میں جو تصویر کاری کی گئی ہے وہ بالکل دیہاتی زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ الفاظ بھی دیہاتیوں کے اپنے ہیں۔ اس طرح کے بند کافی تعداد میں ہیں۔ اور جلد از بر ہو جاتے ہیں ان میں تشبیہات اور استعارات بھی دیہات سے متعلق ہیں لیکن بعض اوقات ان خصوصیات کے ساتھ جیب جذبے کی گرمی اور فکر کی گہرائی شامل ہو جاتی ہے تو بند بڑا بلند ہو جاتا ہے اور اسے بلاشبہ عالمی ادب کے مقابلے میں رکھا جاسکتا ہے۔ مثلاً :-

دل دریا سمندروں ڈونگھے کون دلاں دیاں جائڑے  
وچ ہن بیڑے وچ ہن بھڑے وچ ملان ہاڑے  
چو داں طبق دے دے اندر جھے عشق تہن وچ تازڑے  
فاضل سبٹ فضیلت بیٹھے جداں دل لگا ٹھکانڑے

لیکن سلطان صاحب ذاتِ مطلق کے پرستار ہیں جہاں اضافات ختم ہو جاتے ہیں۔ زمان و مکان، موت و حیات اور کفر و اسلام کا قصہ باقی نہیں رہتا۔ عجب بھی معبود کے ساتھ

ع عشق دریا محبت دے وچ تھی مردانہ تریئے ہو  
 جتھے ہر غضب دیاں کٹھاں کٹھاں قدم اتھا میں دھریئے ہو  
 او جھڑ بھنگ بلا میں سیلے دیکھو دیکھ نہ ڈریئے ہو  
 نام فقیر تہ تھیندا باہو جد وچ طلب دے مریئے ہو

ع عشق اسانوں لسیاں جاتا لٹھا مل سہاڑی ہو  
 ناں سو دے ناں سون دیوے جیویں بال رہاڑی ہو  
 پوہ ما نہہ منگے خر بوزے میں کتھوں لسیاں واڑی ہو  
 عقل فکر دیاں بھل گیاں گلاں باہو جد عشق و جالی تارسی ہو

ع عشق جینا زے ہڈیں رچیا اوہ رہندے چپ چپتے ہو  
 لوں لوں دے وچ نکلے زباناں اوہ پھر دے گنگے باتے ہو  
 اوہ کر دے وضو اسم اعظم داتے دریا وحدت وچ پاتے ہو  
 تڈوں قبول نمازاں باہو جد یاراں یار بکھپاتے ہو

ع عاشق سونی حقیقی جہڑا قتل معشوق دے مئے ہو  
 عشق نہ چھوڑے مکھ نہ موڑے توڑے سے تواروں کھئے ہو  
 جتول دیکھے رازہا ہی دے لگے او سے بیٹے ہو  
 سچا عشق حسین علی دا با ہو سردیوںے راز نہ بھئے ہو

ع عشق سمندر چڑھ گیا فلک تے کتوں جہان چکیوے ہو  
 عقل نگر دی ڈونڈی نوں چا پہلے پور بوڑیوے ہو  
 کرہ کن کپڑ پودن ہراں جد و جدت دچ ڈریوے ہو  
 جس مرنے کھیں خلقت ڈردی یا ہو عاشق مرے تال جیوے ہو

ع عشق دی بھابھ ہڈاں دا بالن عاشق بیچھ سیندے ہو  
 گھت کے جان جگر وچ آرا دیکھ کباب تلیندے ہو  
 سرگردان پھرن ہر ویلے خون جگر دا پیندے ہو  
 ہوئے ہزاراں عاشق با ہو پر عشق نصیب کہیندے ہو

ع عشق ماہی دے لایاں اگیں انہاں لگیں کون بچاؤ ہو

میں کی جاناں ذات عشق دی کیئے جہڑا در در چا تھکاؤ ہو

ناں خود سو دے نال سوون ڈیوے ستھوں سیباں آن تھکاؤ ہو

میں قربان تنہا ندے باہو جہڑا وچھڑے یار ملا دے ہو

ع عشق دیاں اور لڑیاں کلاں جہڑا شرع تھیں دور سٹاؤ ہو

تقاضی چھوڑ قضا میں، جاوون جد عشق طمانچہ لاوے ہو

لوک ایانے مستی دیون عاشقاں مت نال بھاوے ہو

مرن محال تنہاں توں باہو جنہاں صاحب آپ بلاوے ہو

ع عاشق شو بدے دل کھڑا یا آپ بھی نالے کھڑیا ہو

کھڑیا کھڑیا ولیا ناپیں سنگ محبوباں دے ولیا ہو

عقل فکر دیاں سب قبل گیا جد عشق نال جا ملیا ہو

میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں عشق جوانی چڑھیا ہو

۱۳۹

ع عشق اسانوں لسیاں جاتا کر کے آوے دھائی ہو  
 جتول دیکھاں مینوں عشق ویسوںے خالی جگر نہ کائی ہو  
 مرشد کامل ایسا لیا جس دل دتی تا کی لاہی ہو  
 میں قربان اس مرشد باہو جس دسیا بھیت الہی ہو

۱۴۰

ع عشق اسانوں لسیاں جاتا بیٹھا مار پھٹلا ہو  
 وچ جگر دے سنجھ چالائیں کتیس کم اولا ہو  
 جاں اندر ڈر تھاتی پائی ڈٹھیا یار اکلا ہو  
 یا تھوں ملیاں مرشد کامل باہو ہوندی نہیں تھلا ہو

۱۴۱

ع عاشق نیک سلاہیں لگدے تہاں کیوں اجڑدے گھرنوں ہو  
 بال مو اتا برہوں والا نہ لاندے جاں جگر نوں ہو  
 جاں جہان سب بھل کیوں نہیں پچا نوٹی ہوش صبر نوں ہو  
 میں قربان تہاں توں باہو جہناں خون بخشیا دبر نوں ہو



۱۴۲

غ غوث قطب ہن اورے اوریرے عاشق جان اگیر ہو

بہڑی منزل عاشق پہنچن او تھ غوث نہ پاؤن پھرے ہو

عاشق ورج وصال دے رہندے جنباں لامکانی ڈیرے ہو

میں قربان تنہاں توں باہو جنباں ذاتوں ذات لبرے ہو

۱۴۳

ف فجری ویلے وقت سویلے نت آن کرن مزدوری ہو

کانواں ہلاں کسی کلاں تر تھجھی رلی چندوری ہو

مارن چھیاں تے کرن مشقت پٹے پٹے سٹن انگوری ہو

سادھی عمر پیٹیاں گزری باہو کدی نہ پئی آپوری ہو

ف فکر کنوں کر ذکر ہمیشہ ایہہ لفظ تکھا تلواروں ہو

ذاکر سوئی جہڑے فکر کماون اک پکت فارغ یاروں ہو

عشق دا پٹیا کوئی نہ چھٹیا پٹ سٹیا مٹھہ پیاروں ہو

حق دا کلمہ عاشق پڑھدے حضرت باہو بار کھیں فقر دی ماروں ہو

ق قلب ہیاتاں کیا کچھ ہویا کیا ہویا ذکر زبانی ہو

قلبی، روحی، خفی، سری، سبھے راہ حیرانی ہو

شہ رگ توں نزدیک حلیندا یار نہ ملیوس جانی ہو

نام فقیر تنہا نذا با ہو جہڑے وسدے لامکانی ہو

ک کل قبیل کوئیر کبندے کارن در محردے ہو

ششش زمین تے ششش فلک تے ششش پانی تے تر دے ہو

پتھیاں حرفاں زپن سخن اٹھاراں دودو معنی دھر دے ہو

مرشد ہادی صھی کر سمجھایا ہو اس پہلے حرف سطر دے ہو

ک کلمے دی کل تدبیو سے جہاں کل کلمے و پنج کھولی ہو

عاشق کلاماں اوتھے پڑھدے جتھے نور تہی دنی ہو لی ہو

جو دای طبع کلمیں دے اندر کیا جانے خلقت بھولی ہو

انسانوں کلاماں پیر پڑھایا با ہو جن جہاں اوتے نوں کھولی ہو

ک کلمیں دی کل تداں پیوسے جداں کلمیں دل نوں پھڑیا ہو

بے درداں نوں خبر نہ کوئی درد منداں کل مرٹھیا ہو

کفر اسلام دی کل تداں پیوسے جداں کلمیں جگر وچ وڑیا ہو

میں قربان تنہاں توں! ہو جنہاں کلمیں صحتی کر پڑھیا ہو

ک کلمیں دی کل تداں پیوسے جداں مرشد کلمیں دسیا ہو

ساری عمر وچ کفر دے جالی بن مرشد دے دسیا ہو

شاہ علی شیر بہادر وانگن دڈھ کلمیں کفر نوں سٹیا ہو

دل صافی تاں ہووے باہو جاب کلمیں لوں لوں رسیا ہو

ک کلمے نکھ کھ وڑاں تارے ولی کیتے سے راہیں ہو

کلمے نال بھبھٹے دوزخ جھتے آگ بے از گاہیں ہو

کلمے نال بہشتیں جاناں جھتے نعمت سنج صباہیں ہو

کلمے جیہی کوئی نال نعمت باہو ا۔۔۔ دوہیں سراہیں ہو

ک کلمے نال میں ناتی دھوتی کلمے نال ویہی ہو  
 کلمے میرا پڑھیا جنازہ کلمے گور سہائی ہو  
 کلمے نال بہتیں جاناں کلمہ کرے صفائی ہو  
 مڑن محال تنہاں نوں باہو جنہاں صاحب آپ بلائی ہو

ک کن فیکون جدوں فرمایا اسان بھی کولوں ہاسے ہو  
 بکے ذات صفات رب دی آہی بکے جگ ڈھنڈیلے ہو  
 بکے لامکان مکان اسا ڈلے آن تباں پرچ پھاسے ہو  
 نفس پلپیت پلپیتی کیتی باہو کوئی اصل پلپیت تاں تلسے ہو

ک کیا ہو یا بت اوڈھر ہو یا دل ہرگز دور نہ تھیوے ہو  
 ہے کوہاں میرا مرشد و سدا مینوں پرچ حضور دیوے ہو  
 جنیدے اندر عشق دی رتی اوہ بن شرابوں کھیوے ہو  
 نام فقیر تنہاں دا باہو قبر جنہاں دی جیوے ہو

ک کوک دلامتاں رب سنے چا درد منداں دیاں آہیں ہو

سینہ میرا دردیں بھریا بھڑکن بھاییں ہو

تیلیاں با بھرتہ بین مشالاں درداں با بھرتہ آہیں ہو

آتش نال یا راناں لاکے با ہو پھراوہ سٹرن کہناہیں ہو

ک کامل مرشد الیسا ہووے جہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ہو

نال نگاہ دے پاک کریندا چر سچی صبون نال گھتے ہو

میلیاں نوں کر دیندا چٹا وچ ذرہ میل نہ رکھتے ہو

الیسا مرشد ہووے با ہو جہڑا لوں لوں دے وچ دتے ہو

ک کر عبادت پھو تا سس تینڈی عمر اں چا دھاڑے ہو

تھی سوداگر کرے سودا جاں جاں ہٹے ماں تارے ہو

مت جانی دل ذوق منے موت مریندی دھاڑے ہو

چوراں سادھاں رل پور بھریا با ہو رت سلامت چاڑے ہو

گ گ گذنظلمات اندھیر غباراں راہ میں خوف خطر دے ہو  
 مکھ آب حیات منور چشتے اوتے سائے زلف غمزدے ہو  
 مکھ محبوب دا خانہ کعبہ جتھے عاشق سجدہ کر دے ہو  
 دو زلفاں وچ نین مصلے جتھے چاروں مذہب مل دے ہو  
 مثل سکندر ڈھونڈن عاشق اک پک آرام نہ کر دے ہو  
 خضر نسیب جہانڈے باہو اوہ گھٹ اوتھے جا بھر دے ہو

گ گیا ایمان عشقے دیوں پاروں ہو کر کافر رہیے ہو  
 گھت زنا رکفر دا گل وچ بت خانے وچ بھیے ہو  
 جس خانے وچ جانی نظر نہ آوے اوتھے سجدہ مول نہیے ہو  
 جاں جاں جانی نظر نہ آوے باہو توڑے کلاماں مول نہ کیے ہو

گ گے سائے رب صاحب والے کچھ نہیں خبر اصل دی ہو  
 گندم دانہ بہتا چکیا ہن گل پی ڈورا زل دی ہو  
 پھانسی دے وچ میں پی تڑپاں بلبیل بارغ مثل دی ہو  
 غیر دے تھیں سٹ کے باہو رکھیے امید فضل دی ہو

مطلقیت میں شامل ہو جاتا ہے۔ سلطان صاحب کے فکر و فکر کی اس حیثیت کا اثر ان کے اسلوب پر بھی پڑا ہے۔ وہ سب اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اور علمی رنگ غالب رہتا ہے۔ تو ان کے اسلوب میں اشکال پیدا ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ بند پڑھیے !

موتوا، والی موت نہ لمسی جبین وچ عشق حیات  
موت وصال تھیو سی حکو جدا سم پڑھیو سی ذاتی  
عین دے وچوں عین تھیو سی دور ہوئے قربانی  
ہو ذکر ہمیش سڑینڈایا ہو دینہاں سکھ نہ ذاتی

اس کے باوجود اپنی فکر کو اس سطح پر رکھ کر یہ سلطان صاحب معنوی باتیں استعارے کے ذریعے بیان کرتے ہیں، تجسیم سے کام لے کر فکر کو مرئی رنگ دے دیتے ہیں اور عوامی شعور کو بھی ملحوظ رکھتے ہیں۔ اس وقت ان کی شاعری فنی لحاظ سے اعلیٰ درجہ کا ہوتی ہے۔ اس کے لیے ان کے ایات کا پہلا بند۔

الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من وچ مرشد لائی ملاحظہ ہو۔  
اس کا ایک ایک لفظ سارے بند کی تشکیل میں معروف نظر آتا ہے۔

اسی طرح لامکان، اپنی ذات اور دنیا کے تعلق کا ڈرامائی تاثر کے ساتھ بیان ذیل کے بند میں قابل دید ہے۔

عشق چھلایا طرف آسماناں عرش فرسٹ ٹسکایا  
رونی دنیا ٹھک نہیں سانوں ساڈا اگے جی گھرایا  
اسیں پردیسی ساڈا وطن دورا ڈا ایویں کوڈا لالچ لایا  
مرگئے جو مرنے تھیں پہلے تنال ہی رب نون پایا

اسلوب کا اعتبار سے آپ کے ایات میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے آج آپ کے ہر مصرعے کے اختتام پر لوگوں نے لفظ ہو بڑھا دیا ہے، حالانکہ آپ نے اس ردیف کے بغیر شعر کہے تھے۔ اس کی وجہ سے ترنم بے شک مسخو رکھ ہو جاتا ہے۔ اور جذبہ اور وارفتگی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن جس صورت میں سلطان صاحب نے یہ بند کہے تھے۔ وہ زیادہ بلیغ ہے توجہ سنانی کی طرف زیادہ رہتی ہے اور ہم مخرج حروف کا صوتی تاثر بھی زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے

۱۵۹

گ گودڑیاں ویرح جابل جہناذی اوہ راتیں جاگن ادھیان ہو

سک ماہی دی ٹنگن نہ دیندی نوک اٹھے دیندے دیاں ہو

اندر میرا حق پتایا اسان کھلیاں راتیں کڈھیاں ہو

تن تھیں ماس جدا ہو یا با ہو سو کھ جھلارے بڑیاں ہو

۱۶۰

ل لایحاج جہناں نوں ہو یا فقر تنہاں نوں سارا ہو

نظر جہناں دی کیمیا ہووے اوہ کیوں مارن پارا ہو

دوست جہناں کا حاضر ہووے دشمن لین نہ وارا ہو

میں قربان تنہاں توں با ہو جہناں ملیا بنی سو ہارا ہو

۱۶۱

ل لکھن سکھیوئی تے لکھ ناں جاتا کیوں کاغذ کیتو زایا ہو

قط قلم نوں ماڑیاں جانیں تے کاتب نام دھرایا ہو

سبھ صلاح تیری ہو سی کھوئی جاں کاتب دے ہتھ آیا ہو

صحیح صلاح تنہاں دی با ہو جہناں الف تے میم پکایا ہو



ل کہ ہو غیر دھندے ہک پل مول ندر ہندے ہو  
 عشق تے پٹے رکھ جڑھاں تھیں اک دم ہول نہ ہندے ہو  
 جیڑھے پھر وانگ پیاراں آہے اوہ لون وانگوں گل و ہندے ہو  
 عشق سو کھالے ہوندا ہا ہو سبھ عاشق ہی بن بہندے ہو

ل لوک قردا کر سن چار الحد بناؤن ڈیرا ہو  
 چٹکی بھڑ مٹی دی پاس کر سن ڈھیرا حیرا ہو  
 دے درد گھراں نوں و جن کو کن شیرا شیرا ہو  
 بے پرواہ درگاہ رب یا ہو نہیں فضلاں باجھ نیرا ہو

ل لوہا ہو دیں پیا کیٹویں تاں تلوار سدیویں ہو  
 کنگھی وانگوں پیا چریویں تاں نلفا محبوب بھریویں ہو  
 ہندی وانگوں پیا گھوٹیویں تاں تلی محبوب رنگیویں ہو  
 وانگ کیاہ پیا پچھویں تاں دستار سدیویں ہو  
 عاشق صادق ہوویں یا ہو تاں پریم دی پیویں ہو

م مُتو والی موت نہ ملی جسیں وچ عشق حیا تی ہو

موت وصال تھسی ہک جدوں اسم پڑھسی ذاتی ہو

عین دے وچوں عین جو تھیوے دور ہووے قربانی ہو

ہو دا ذکر ہمیش سڑیندا باہو دینہاں سکھ نہ راتی ہو

۱۶۶

م مرشد وانگ سارے ہووے جہرا گھٹ گھالی گا ہو

پاک گھالی باہر کڈھے بندے کھڑے یا والے ہو

کینس خوباں دے تدوں سہاوں جدوں کھٹے یا اُجائے ہو

نام فقیر تنہا نہ ابا ہو جہرا دم دم دوست سمہلے ہو

۱۶۷

م مرشد عینوں حج مکے دارحمت داروازہ ہو

کراں طواف دوائے قبلے نت ہووے حج تازد ہو

کن فیکون جدو کا سینا ڈٹھا مرشد ردا دروازہ ہو

مرشد سدا حیا تی والا باہو او ہو حضرتتے خواجہ ہو

۱۶۸

م مرشد کامل اوہ سہیڑیے جہرا دو جگ خوشی دکھا ہو

پہلے غم طکڑے دایٹے دستِ رتِ داراہ سمجھاوے ہو

اس کلروالی کندھی نوں چاچا نذی خاص بناوے ہو  
جس مرشد ایٹھے کجھ نہ کیتا باہو اوہ کوڑے لارے لاوے ہو

۱۶۹

۴ مرشد میرا شہباز الہی و سچ ریاسنگ جیباں ہو

تقدیر الہی چھکیاں ڈوراں کداں ملی تال نصیباں ہو

کو ہڑیاں دے دکھ دور کریندا کرے شقا مرلیاں ہو

ہر کج مرصن دادار و تو ہیں باہو کیوں گھتتا میں وس طیبیاں ہو

۱۷۰

۴ مرشد مکہ تے طالب حاجی کعبہ عشق بنایا ہو

وچ حضور سدا ہر ویلے کرے جج سوایا ہو

ہر دم میٹھوں جداتاں ہووے دل ملنے آیا ہو

مرشد عین حیات باہو میرے لوں لوں وچ سمایا ہو

۴ مرشد دستے سے کہاں تے مینوں دستے نیرٹے ہو

کی ہویا نیت اوہے ہو یا پراوہ و سے وچ میرے ہو

جہناں الف دی ذات صحیحی کیتی اوہ رکھدے قدم آگیرے ہو

سخن اقرب لبھ لیوے یا ہو جھگڑے کل نیڑے ہو  
۱۷۲

۴ مرشد ہادی سبق پڑھایا بن پڑھیوں پیا پڑھیوے ہو  
آنکلیاں وچ کناں دے دیتاں بن سینوں پیا سینوے ہو  
نین نیناں ولوں تر تر تکدے بن ڈھٹیوں پیا ڈھیوے ہو  
یا ہو ہر خانے وچ جانی وسدا کن سراوہ رکھیوے ہو

۱۷۳

۴ مرشد باجھوں فقر کماوے وچ کفر دے بڑھے ہو  
شیخ مشائخ ہو بہندے حجرے غوث قطب بن اد ہو  
تسبیحاں نہ پہن مسیتی جویں موش بہنڈا اور کھڈے ہو  
رات اندھاری مشکل پینڈا یا ہو سسے سے آون ٹھڈے ہو

۱۷۴

۴ مال نے خان سب خرچ کراہاں کرے خرید فقیری ہو  
فقر کنوں رتب حاصل ہووے کیوں کھیے دلگیری ہو  
دنیاں کارن دین و دنیاں کوڑی شیخی پیری ہو  
ترک دنیاں تھیں قادری کیتی باہو شاہ میراں دی میری ہو

م میں کوچھی میرا دلبر سو ہٹا میں کیونکر اس نوں بھانواں ہو

وہیڑے ساڈے وڑدانا میں پئی لکھ وسیلے پانواں ہو

ناں میں سوہنی ناناں دولت پئے کیوں کر یار مناواں ہو

ایہہ دکھ ہمیشیاں رہی باہو رورنڈری ہی مرجانواں ہو

م نذیبیاں دے دروازے اچے راہ رہاناں موری ہو

پنڈتاں تے ملوانیاں کولوں چھپ چھپ لنگھئے چوری ہو

اڈیاں مارن کرن بھیرے درد منداں دے گھوری ہو

باہو چل اتھائیں دیتے جتھے دعویٰ تاں کس موری ہو

م میں شہباز کردوں پروازاں ویرج دریا گرم دے ہو

زبان تاں میری کن برابر موڑاں کم قلم دے ہو

افلاطون ارسطو جیہیں میرے اگے کس کم دے ہو

حاتم جیہیں لکھ کر وڑاں در باہو دے منگدے ہو

ن نال کو سنگی سنگ نہ کرے کل نوں لاج نہ لایئے ہو

تمے تر بوڑ مول نہ ہونڈے توڑے توڑ کے لے جائیے ہو  
 کاناواں دے بچے مہنس ناں تھیندے توڑے موتی چوگ چکا ہو  
 کوڑے کھوہ ناں مٹھے ہونڈے باہو توڑے سے مناں کھنڈ پائیے ہو

۱۷۹

ن نہیں فقیری تھلیاں مارن سستیاں لوک جگا ون ہو  
 نہیں فقیری وہندیاں ندیاں سکیاں پار لگھا ون ہو  
 نہیں فقیری وچ ہوادے مصلے پاٹھرا ون ہو  
 فقیری نام تنہا نڈا باہو جہڑے دل وچ دوست لکا ون ہو

۱۸۰

ن ناں رب عرش معلیٰ اتے ناں رب خانے کیے ہو  
 ناں رب علم کتابیں لیجنا ناں رب وچ محرابے ہو  
 گنگا تیر تھیں مول نہ ملیا مارے پینڈے بے حسابے ہو  
 جد امرشد پڑھا یا ہو چھٹے سب عذابے ہو

ن نت اساڈے کھلے کھانڈی ایہا دنیا زشتی ہو  
 جینڈے کارن تہہ بہہ روون شیخ مشائخ چشتی ہو  
 جس جس اندر حب دنیا دی ڈبری انہانڈی کشتی ہو

دُنیا ترک کرن ہے حضرت باہو خاصہ راہ بہشتی ہو  
۱۸۱

ن ناں میں عالم ناں میں فاضل ناں مفتی ناں قاضی ہو  
ناں دل میرا دوزخ معکے ناں شوق بہشتی راضی ہو

ناں میں ترہیے روزے رکھے ناں میں پاک نمازی ہو

باجھ وصال اللہ دے باہو دنیاں کوڑی بازی ہو

۱۸۲

ن ناں میں سُنی ناں میں شیعہ میرا دو ہاں توں دل سڑیا ہو

مک گئے سبھ خشکی پینڈے جدوں دریا رحمت وچ وریا ہو

کئی من تارے تر تر ہارے کوئی کنارے چرٹھیا ہو

صحیح سلامت چرٹھ پار گئے باہو جنہاں مرشد الہی پھر یا ہو

۱۸۳

ن ناں اوہ ہندو ناں اوہ مومن ناں سجدہ دین مسیتی ہو

دم دم دے وچ وکھن مولا جنہاں قضا نہ کیتی ہو

اے دانے تے بنے دیوانے جنہاں ذات سچی و سچ کیتی ہو

میں قربان تہاں توں باہو جنہاں عشق بازی چن لیتی ہو

ن ناں میں جوگی ناں میں جنگم ناں میں چلا کمایا ہو  
 ناں میں بھیج میتیں وڑیا ناں تبا کھڑ کایا ہو  
 جو دم غافل سو دم کافر مرشد ایہہ فرمایا ہو

ن نفل نمازاں کم زماناں روزے صرف روٹی ہو  
 کئے دے دل سوئی جانے گھروں جنہاں تر وٹی ہو  
 اچیاں بانگکان سوئی دیون نیت جنہاں دی کھوٹی ہو  
 کی پرواہ تہاں نوں باہو گھر وچ لدھی بوہٹی ہو

ن ناں کوئی طالب ناں کوئی مرشد سب دلا سے مٹھے ہو  
 راہ فقر واپرے پر برے سب حرص دنیا دیکھے ہو  
 شوق الہی غالب ہو یاں جنم مرتے آتے اوٹھے ہو  
 باہو جیں تن بھڑکے بجا برہوندی اون مرنا ترہائے بھکھے ہو



ن ناں میں سیرناں پاچھٹاکی ناں پوری سرساہی ہو  
 ناں میں تولہ ناں میں ماشہ ہن گل ریتاں تے آئی ہو  
 رتی ہونواں و سچ ریتاں تلاں اوہ بھی پوری ناہی ہو  
 وزن تول پورا و سچ ہو سی باہو جہاں ہو سی فضل الہی ہو

ن نمیرے و سن دور دسیوں ویرھے ناہیں وڑ دے ہو  
 اندروں ڈھونڈن دا دل نہ آیا سور کھرا سروں ڈھونڈوں چرکھ ہو  
 دور گیاں کچھ حاصل ناہیں مشوہ لیجھے و پچ گھر دے ہو  
 دل کر صیقل شیشے وانگوں باہو دور تختیوں کل پر دے ہو

و وحدت دے دریا اچھلے تھل جل جنگل رہنے ہو  
 عشق دی ذات میندے ناہن سانکاں تھل تپنے ہو  
 رنگ بھجوت ملیندے ڈٹھے سے جوان لکھنے ہو  
 میں قرمان تہاں توں باہو جہڑے ہونداں بہتہ ہینے ہو

## آپ کے فکر کی خصوصیات

آپ علم کے بغیر فقیری کو ضرر رساں سمجھتے تھے۔ ان کے خیالی میں اس طرح سینکڑوں سال بھی عبادت کی جائے۔ غفلت دور نہیں ہوتی۔ اور انسان اللہ سے بیگانہ رہتا ہے۔ الٹا کفر میں مبتلا رہنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس علم کو بھی آپ بے کار قرار دیتے ہیں جس کا نتیجہ محبتِ الہی نہ ہو۔ عشق کے بغیر نہ علم کا فائدہ ہوتا ہے اور نہ عبادت کا نفع۔ آپ کے فکر کو قوت اور حرکتِ عشق سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی لیے آپ کے فکر میں جوش اور حرکت ہے۔ عشق کے ساتھ آپ ذکر اور فکر کو ضروری تصور فرماتے ہیں۔ ذکر جذبے میں پنچگی پیدا کرتا ہے۔ اور ایسی بصیرت عطا کرتا ہے جو ہر ذہنی الجھن کو دور کرتی ہوئی آگے نکل جاتی ہے۔

ذکر کنوں کر فکر ہمیشہ اے فقط لکھا تو ار کنوں

کہ طہن آہیں تے جان جلاون فکر کرن امر کنوں

فکر دا پھٹیا کوئی نہ جیوے جاں پٹے ٹھہر پار کنوں

حق دا کلمہ آکھیا باہو جنڈ رکھے نہ فکر دی مار کنوں

فکری طور پر جو دشمن شکست کھا جاتا ہے کبھی جا بابر نہیں ہو سکتا۔ اس لیے

سوز عشق کے ساتھ فکر ضروری ہے۔ اس طرح جان آسانی فدا کر کے انسان اپنا مقصد

حاصل کر لیتا ہے۔ غور فرمائیے سلطان صاحب کا یہ انداز کتنا فلسفیانہ ہے اسی لیے آپ

کا فقہ ابن العربی کے فکر سے مشابہت رکھتا ہے۔ ابن العربی (م ۶۱۲ھ) اور عبدالکریم

الجلیلی (م ۶۱۲ھ) کے مردِ کامل کی طرح کمالِ فکر حاصل کرنے کے بعد آپ فلسفہ اطلاق

کا مظہر بن جاتے ہیں۔ آپ کی زبان سے سینے۔

ہم سودا جامہ پہن کریندے اسم کہاوں ذاتی

نہ اوتھ کفر اسلام دی منزل نہ اوتھ موت حیاتی

و وحدت دے دریا اچھے بہک دل صحتی نہ کیتی ہو  
 بہک بت خانے واصل تھیے بہک پڑھ پڑھ سے مستی ہو  
 فاضل چھٹ فضیلت بیٹھے عشق بازی جاں لیتی ہو  
 ہرگز رب نہ ملدا یا ہو جنہاں ترٹی چور نہ کیتی ہو

و وحدت دا دریا الہی جتھے عاشق لیندے تادی ہو  
 مارن ٹبیاں ہو کڈھن موتی آبیو آپی واری ہو  
 درِ یتیم وچ کئے شکارے جویں جن لٹاں ماری ہو  
 سوکیوں نہیں حاصل بھروسے باہو جہڑے نوکریں سرکار ہو

و و بجن سرتے فرض ہے مینوں قول قالو بلی دا کر کے ہو  
 لوک جانے متفکر ہوسیاں وچ وحدت دے ڈر کے ہو  
 بشوہ دیاں ماراں شوہ و بچ لہسیاں عشق تکرہ سر دھر کے ہو  
 جیونڈیاں شوہ کسے نہ پایا یا ہو جیں لدھاتیں مر کے ہو

۵ ہوردوانہ دل دی کاری کلمان دل دی کاری ہو  
 کلمان دورزنگار کریندا کلہیں میل اتاری ہو  
 کلمان ہیرے نعل، جواہر، کلمان ہٹ لپاری ہو  
 ایچھے اوچھے دوہیں جہانیں یا ہو کلمان دولت ساری ہو

۲۰۰

۵ ہائی ہکی پیر کولوں کل عالم کو کے عاشقاں لکھ لکھ پیر پیر سیڑی ہو  
 جتھے ڈھہن ڈھہن دا خطرہ ہووے کون چرٹھے اسی بیڑی ہو  
 عاشق چرٹھکے نال صلاحاں د او نہاں تار کپروچ بھڑی ہو  
 جتھے عشق پیا لدا ناں رتیں دے کیا ہو اچھے عاشقاں لڈ نکھڑی ہو

۲۰۱

۵ یار لیکانہ طسی تینوں جے سردی بازی لائیں ہو  
 عشق اللہ وچ ہو مستانہ ہو ہو سدا لائیں ہو  
 نال تصور اسم اللہ دے دم نون قید لگائیں ہو  
 ذاتے نال جاں ذاتی رلیا تدا ہو نام سدا لائیں ہو



شاہِ رگِ تھیں نر و یک لہو سے پاؤں اندر جھاتی  
اسان اونہاں وچ اوہ اسان وٹھ وور رہے قربانی

آپ ذاتِ مطلقہ میں اس طرح شامل ہو جاتے ہیں کہ مقرب فرشتے بھی پیچھے رہ جاتے ہیں۔ آپ اس فقر کو حاصل کرنے کے لئے مرشدِ کامل سے توسل اور استفادہ ضروری سمجھتے ہیں لیکن ایک بات بڑی تعجب انگیز ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ راہِ فقر پر چلانے سے پہلے مرشدِ کامل اپنے روحانی تصوف سے مسترشد کو احتیاج سے ضرور بے نیاز کر دے۔ آپ فرماتے ہیں کہ طالب کے دل میں ہر وقت اللہ کا تصور ہے چونکہ وہوند تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ کلمہ طیبہ زبان سے نہیں بلکہ دل سے پڑھا جائے اور اپنے باطن کی طرف ہر لحظہ نگاہ رہے۔ فقر کی اولین منزل اس وقت شروع ہوگی جب روحانی طور پر بارگاہِ نبوی میں حاضر کی نصیب ہوگی۔ پھر راہ ہموار ہے۔ باہمت انسان ذات پر ننگ نیک رسائی حاصل کر لیتا ہے لیکن اس غرض کے لیے لوگوں کی نگاہوں سے اجھل رہنا پڑے گا اور اپنا حقیقی راز چھپا کر رکھنا ہوگا۔ آپ نے خود ہمیشہ اسی طرح کیا ایک بار جمعہ کے روز آپ جامع مسجد دہلی میں تھے۔ لوگوں کی قلبی کیفیات میں ہیجان سا پیدا ہو گیا۔ اور نگ زیب عالمگیر بھی موجود تھا۔ اس کی اپنی کیفیت یہی تھی۔ تلاش شروع ہوئی۔ آپ کلمی پہنے ہوئے تھے۔ لوگ آپ کو لے گئے ہٹنشاہ نے بیعت کے لئے عرض کی۔ آپ نے علاجی میں فرمایا۔ فیض چاہتے ہو تو خاموش رہو۔ اگرچہ آپ نے اپنے متصوفانہ خیالات کا اظہار و مناجات سے اپنی باقی تفصیلات مثلاً رسالہ روحی، نور الہدیٰ، اسرار لوجی وغیرہ میں کیا ہے لیکن جیسا کہ سطور بالا سے ظاہر ہے پنجابی زبان پر آپ کا یہ احسان ہے کہ اپنے اشعار میں اعلیٰ درجے کے افکار تصوف بڑے حسن کے ساتھ بیان کر کے آپ نے ہر ایک کو بتا دیا کہ یہ زبان بلند و باریک انہماک کو بدرجہ اولیٰ ادا کر سکتی ہے۔

## حضرت سلطان باہو اور شاہ حسین

دونوں قادری بزرگ تھے مگر دونوں کے جذبہ فکر اور اسلوب میں بڑا فرق ہے اور اس فرق میں دونوں کے نسلی تفادت کا بڑا اثر نظر آتا ہے۔ شاہ حسین بہت منکر المزاج تھے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے ان کے اباؤ اجداد کو ہندو معاشرے میں جو چھوٹا مقام حاصل تھا اس کی وجہ سے عاجزی اور سکینی ان کی فطرت کا جزو بن گئی تھی۔ شاہ حسین کو یہ صفات ورثے میں ملیں۔ اپنے اس عجز و نیاز کو جس خلوص اور دردمندی اور جس انداز سپردگی کے ساتھ وہ اپنے سانول یعنی محبوب حقیقی کی درگاہ میں پیش کرتے ہیں اس کی مثالیں بہت کم ملیں گی۔ اور اسی بنا پر ادبی دنیا میں ان کی کافیوں کا مقام بڑا بلند ہے۔ لیکن حضرت سلطان باہو اعوان قوم کے فرزند تھے۔ جو قوم کے اپنے بہادرانہ کارناموں کی وجہ سے شہرت رکھتی ہے۔ حضرت سلطان صاحب اسی جوش و ہمت کا اظہار عشقِ الہی میں بھی کرتے ہیں اور بڑے پر جوش جذبات کے ساتھ اپنی کیفیات اور اپنے خیالات کو بیان کرتے ہیں ان کے زیادہ پُر آرزو ہونے میں بھی یہی نسلی فرق کارفرمانظر آتا ہے۔ شاہ حسین اس بات پر خوش ہیں کہ ان کا رابطہ ذاتِ الہی سے استوار ہو گیا اس کے سرور سے سرشار ہو کر وہ ہر شے سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ مزید فکر انہیں غیر ضروری نظر آتا ہے لیکن حضرت سلطان صاحب کا دل پُر آرزو نبی اکرمؐ اعلیٰ

کرام اور حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی دم۔ ۱۱۶۶ء سے روحانی طور پر پوری طرح مستفیض ہو کر جب تک ذاتِ حنفہ کے ساتھ ”من تو شدم تو من شدی“ والا غیر معمولی رابطہ قائم نہیں کر لینا مطمئن نہیں ہونا اور پھر ان کا غور و فکر بے جا رہا رہتا ہے۔ عرفانِ کامل ان کا مہنہ مقصود ہے۔

طبائع کا یہی فرق شاہ حسین کی کافیوں اور حضرت سلطان صاحب کے ابیات میں ہر جگہ نظر آتا ہے۔ سلطان صاحب کی بلند پروازی اگرچہ عوام کو متاثر اور مسحور کرتی ہے مگر دراصل وہ خواص کو مخاطب کرتے ہیں اور شاہ حسین کی مخاطبت تو کلیتہً عوام سے ہے۔ اس لئے ان کی کاویاں عوامی شاعری کا سرمایہ ہیں اور اگرچہ کافیوں میں علامتی اسلوب اختیار کیا گیا ہے مگر عوام کے لیے ان کا سمجھنا دشوار نہیں۔

## کرامات

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ دہلی کی جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور حاضرین کے قلوب کی طرف توجہ فرمائی، تو سب لوگ جو وہاں حاضر تھے۔ اپنے اندر ایک ہیجانی کیفیت محسوس کرنے لگے۔ اس وقت مسجد میں شہنشاہ اورنگ زیب بھی موجود تھا۔ اس نے بھی التماس فیض کیا۔ اور اپنے اسے توجہ سے نوازا۔ بعد میں جب اس نے یقین وار شاد کی درخواست کی۔ تو آپ نے ”رسالہ“ اورنگ زیب“ اسی کے لیے تصنیف فرمایا۔ بادشاہ آپ سے ہمکلام بھی ہوا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھا کہ حضرت سید عبدالرحمنؒ دہلوی شہزادہ داراشکوہ قادری کے مدھی تھے۔ جو آپ کے پیر و مرشد تھے۔

”مناقبِ سلطانی“ میں لکھا ہے کہ اوایل عمر میں آپ کی نظر جس ہندو پر پڑ جاتی تھی۔ وہ آپ کا نوراتی چہرہ دیکھتے ہی مشرف یہ اسلام ہو جاتا تھا۔ ہندوؤں نے اس کا آپ کے والد ماجد سے احتجاج کیا۔ تو آپ نے بچوں کے باہر نکلنے کا وقت مقرر کر دیا۔ تاکہ ہندو اس وقت راہ سے الگ رہ سکیں۔ ایک دوسری جگہ یہ تحریر ہے کہ

جب دایہ آپ کو سیر و تفریح کے لیے گھر سے باہر لے جاتی۔ تو آپ کے نورانی چہرہ پر جس ہنسی کی نظر پڑ جاتی۔ وہ مسلمان ہو جاتا۔

ایک بار کا ذکر ہے کہ سینا سیوں کا ایک گروہ آپ سے ملاقی ہوا۔ اور بحث مباحثہ ہوا۔ بعد وہ سب کے سب ایمان کی دولت سے سرفراز ہوئے اور ان کا شمار بزرگانِ دین میں ہونے لگا۔

ایک دفعہ آپ کھیت میں ہل چلا رہے تھے۔ کہ ایک حاجت مند آپ کی خدمت میں کٹائشِ رزق کے لیے حاضر ہوا۔ اس وقت آپ پر جذب و کیف کی کیفیت طاری تھی۔ اس کی درخواست پر آپ نے کھیت سے ایک ڈھیلہ اٹھا کر پھینکا، تو اس کے گرد مٹی کے سارے ڈھیلے سونے کے بن گئے۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا۔ کہ اپنی حاجت کے مطابق یہاں سے سونا اٹھا لو۔

دورانِ سیر و سیاحت آپ نے ایک گاؤں میں قیام فرمایا۔ جہاں ایک بزرگ حضرت شیر شاہؒ کہتے تھے۔ چنانچہ آپ قصبہ سے باہر مراقبہ میں بیٹھ گئے اس وقت حضرت شیر شاہؒ کے درویش وہاں نکلے اور عینہ لینے کے آگئے۔ ان میں سے ایک آپ کے قریب پہنچا۔ تو اس کا قلب جاری ہو گیا۔ اور اس کے روئیں روئیں سے اللہ اللہ کی آواز آنے لگی۔ دوسرے کی بھی یہی حالت ہوئی۔ تیسرا بھاگ بھاگ اپنے مرشد کے پاس پہنچا۔ اور تمام واقعہ بیان کیا۔ چنانچہ حضرت شیر شاہؒ اپنے دیگر درویشوں کے ہمراہ آپ کے پاس پہنچے، تو دیکھا کہ آپ ایک ٹیلہ پر بیٹھے ہیں۔ اور ذکر حق میں مشغول ہیں۔ حضرت شیر شاہؒ نے فرمایا کہ میں حضرت رسول مقبولؐ کی کچہری میں جاتا ہوں۔ مگر میں نے وہاں آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ آج رات دربارِ نبویؐ میں پہنچ کر تمام بات آپ پر آشکارا ہو جائے گی۔ چنانچہ رات کو جب حضرت شیر شاہؒ دربارِ نبویؐ میں پہنچے، تو حضرت سلطان باہو کو تلاش کیا مگر وہ کہیں نظر نہ آئے۔ اتنے میں انہوں نے دیکھا کہ ایک شیر خوار بچہ رسول کریمؐ کی آستین مبارک سے نکل کر آپ کی گود میں کھینچنے لگا۔ اور آنحضرتؐ نے اسے بچے کی طرح پیار



فرمایا۔ پھر وہ بچہ باری باری خلفائے راشدین، اصحاب کبار، حضرت حسین کربین، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور دیگر حاضرین انبیاء مرسلین اور اولیائے کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی گود میں کھیلتا رہا۔ اور بعد ازاں وہ نوری حضور می بیچ حضرت شیر شاہؒ کی داڑھی سے کھیلتے لگا۔ اور کھیلتے ہوئے ان کی داڑھی کے دو بال نکال لیے۔ جس سے حضرت شیر شاہؒ نے درد محسوس کیا، مگر پاس ادب سے نہ بول سکے۔ اور پھر وہ نوری حضور می بیچ تمام حاضرین بزم بنویؒ کی گود میں کھیلتے کھیلتے حضرت رسول اکرمؐ کی گود میں آکر آپ کی آستین میں گھس کر غائب ہو گیا۔

اگلے دن علی الصبح حضرت شیر شاہؒ اس ٹیلے پر پہنچے۔ اور آتے ہی غضب ناک لہجے میں کہا کہ رات کو آپ کو دربار بنویؒ میں نہیں دیکھا۔ اس پر آپ نے اس کی داڑھی کے دونوں بال ان کو تھما دیئے۔ وہ ان بالوں کو دیکھ کر معذرت خواہ ہوئے۔ اور پھر وہ ایک دوسرے کے ہمراز وہم حلیم بن گئے۔

ایک دفعہ آپ اطرافِ ڈیرہ غازی خان میں سفر کر رہے تھے کہ قصبہ چھری پہنچے یہ قصبہ حضرت پیر عادل غیاث الدینؒ تیغ سراں کے مقبرہ کے متصل ہے۔ اور ایک عورت کے سمان ہوئے۔ اس کی لڑکی ننگھوڑے میں تھی۔ یک دم رونے لگی۔ اس عورت کے کہنے پر آپ نے ننگھوڑے ہلا دیا۔ چنانچہ اس لڑکی کا قلب جاری ہو گیا۔ اور بعد ازاں وہ دلیر کا ملہ بنی۔ یہ لڑکی فاطمہ قوم بلوچ مستوئی سے تھی۔ اس کا مزار قصبہ فتح خان اور قلعہ گڑا سنگ کے قریب ہے۔

حضرت شیخ عبید قریشی کے فرزند شیخ کالوشاہؒ آپ کے مرید تھے۔ ایک دفعہ وہ اپنے مرشد سے ملنے سوار کوٹ پہنچے۔ اور حضرت کے مکان پر تشریف لے گئے، تو ہوئے کے ذکر کی آواز سنی۔ مگر جب حجرہ دیکھا، تو وہاں کوئی بھی نہ تھا۔ حضرت شیخ کالوکئی مرتبہ حجرہ کے اندر اور باہر آئے گئے۔ مگر کوئی نظر نہ آیا۔ اسی دوران حضرت سلطان باہو نے حجاب کا پردہ اٹھا دیا اور مرید کو شرفِ ملاقات سے سرفراز فرمایا۔ حضرت شیخ عبید قریشی اور حضرت کالوشاہؒ کے مزارات موضع مردار پور

میں مرجح خلافتی ہیں۔

ایک دفعہ آپ نے ایک ٹکڑے ہارے کی طرف توجہ سے دیکھا، تو اسے اعلیٰ روحانی مقام پر پہنچا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اسے فنا فی اللہ کا مرتبہ نصیب ہو گیا۔

اور آپ کی سب سے بڑی کرامت یہ ہے۔ کہ آپ کے خلفاء نے آپ کے زیر تربیت رہ کر وہ فیوض و برکات حاصل کئے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اور انہوں نے دور دراز مقامات تک آپ کی تعلیمات و ارشادات کو پہنچایا۔ اور ایک ایسی مثال سوسائٹی تشکیل کی جس کا نظریہ نقر تھا۔

اپنی تصنیفات میں حضرت سلطان العارفينؒ نے ان بزرگان کرام کے حوالے قلمبند کئے ہیں۔

قرآن پاک۔ احادیث کے علاوہ حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ، حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ، حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ، حضرت ابوسعید خدریؒ، حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ، حضرت شمس تبریزیؒ، حضرت فرید الدین عطارؒ، حضرت شیخ سعدیؒ، شیرازی۔ حافظ شیرازیؒ، حضرت بہاؤ الدین زکریاؒ، زکریا ملتانی۔ حضرت شاہ رکن عالمؒ، حضرت نظام الدین اولیاءؒ، نظامی گنجویؒ، حضرت بابزید بسطامیؒ، حضرت رابعہ بصریؒ، حضرت شفیق بلخیؒ، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ، حضرت ابوبکر واسطی۔ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاںؒ، جہاں گشت شیخ الاسلام حضرت عبد اللہ انصاریؒ، حضرت عبد اللہ بن عباسؒ، حضرت خواجہ حسن بصریؒ، حضرت جنید بغدادیؒ، صاحب تبریزی۔ خاقانی۔ مرغوب تبریزی وغیرہما۔

ان کی تفصیل اس طرح ہے :-

① ابیات سلطان یاہو : اس کی اشاعت کا نہایت اعلیٰ انداز میں حضرت پردیس سلطان الطاف علی ایم۔ اے۔ پرنسپل گورنمنٹ کالج کوئٹہ نے کر دیا ہے۔

- ۲) امیر الکونین : اس کتاب میں آپ نے اپنے متعلق کئی ایک تفصیلات سے آگاہ کیا ہے۔
- ۳) اسرار قادری : اس کتاب میں اسم اللہ کے تصور کی تاثیر اور فقیر کامل کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔
- ۴) توفیقِ ہدایت : اس میں مرشد اور ذکر کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔
- ۵) اورنگ شاہی : یہ کتاب آپ نے اورنگ زیب عالمگیر کے لیے لکھی تھی۔ جن آیام میں آپ دہلی گئے ہوئے تھے۔ اس میں "حضرت اورنگ زیب عادل بادشاہ" کی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔
- ۶) جامع الاسرار : اس کتاب میں ترک دنیا کے متعلق نہایت تفصیل سے آگاہ کیا گیا ہے۔
- ۷) تیغِ برہنہ : یہ کتاب نفسِ موذی کے قتل کرنے والی تلوار کی مانند ہے۔
- ۸) دیوانِ فارسی : اس میں آپ کا فارسی کلام ہے۔
- ۹) رسالہ روحیہ : یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے۔ اس میں ارواح کے متعلق اظہارِ خیال کیا گیا ہے۔
- ۱۰) عین الفقر :- اس میں طالبانِ خدا اور درویشانِ فنا فی اللہ کے احوال و مقامات موجود ہیں۔
- ۱۱) شمس الدانین : یہ آپ کی مختلف تصنیفات کے اقتباسات کا مجموعہ ہے۔
- ۱۲) عقل بیدار : اس کتاب میں عملی سلوک کے لیے نقش اور دائرے نقل کر کے ہر ایک کے اثرات و نتائج کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔

- ۱۳) قرب دیدار : اس کتاب میں طالب اور مُرشد کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔
- ۱۴) کلیدِ جنت : کتاب کے آٹھ باب ہیں۔ اس میں ذکر و تصور اسم ذات کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔
- ۱۵) گنج الاسرار : اس رسالہ میں حضرت غوث الاعظمؒ اور ان کے طریقہ کی تعریف بیان کی گئی ہے۔
- ۱۶) محبت الاسرار : اس کتاب میں فقر و درویشی کے متعلق اشارات و اسرار بیان کئے ہیں۔
- ۱۷) مجاہدۃ النبیؐ : قنانی اللہ۔ قنانی الرسول اور قنانی الشیخ کی تشریح میں ہے۔
- ۱۸) کلمۃ التوحید (کلاں) اس میں ذکر الہی اور تصور اسم اللہ ذات کی مشق کا بیان درج ہے۔
- ۱۹) کلمۃ التوحید (خورد) اس میں سلوک کے مختلف نکات طابانِ حق کی رہنمائی کے لیے بیان کیے گئے ہیں :-
- ۲۰) محکم الفقراء : طالب کے لیے علم قرآن و حدیث ضروری ہے۔ اس کی تشریح ہے۔
- ۲۱) مہک الفقراء (خورد) یہ رسالہ آپ کی تعلیمات کی تلخیص ہے۔ اس کا پیر غلام دستگیر نامی نے اردو ترجمہ کیا تھا۔
- ۲۲) مہک الفقراء :- (خورد) یہ رسالہ آپ کی تعلیمات کی تلخیص ہے۔ اس کا پیر غلام غلام دستگیر نامی نے اردو ترجمہ کیا تھا۔
- ۲۳) مفتاح العارفین : مُرشد کی خصوصیات کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے۔
- ۲۴) نور الہدیٰ (کلاں) یہ کتاب حضرت صاحب کی تعلیمات کی بعض جزئیات

کو سمجھنے کے لیے مفید ہے۔

(۲۵) نور الہدیٰ (خورد) اس میں مرشد اور مرید کے خصائص بیان کئے گئے ہیں۔

(۲۶) فضل اللقا، یہ رسالہ بادشاہ اسلام محی الدین اورنگ زیب عالمگیر کے لیے تحریر کیا گیا۔

(۲۷) طرفۃ العین:

(۲۸) کلید التوحید:

نایاب کتب میں مجموع الفضل تلمیذ الرحمن۔ قطب الاقطاب۔ شمس العاشقین عین السخا اور دیوان یا ہو کبیر و صغیر شامل ہیں۔

## اولاد

صاحبزادگان میں حضرت سلطان نور محمدؒ۔ حضرت سلطان ولی محمدؒ۔ حضرت سلطان لطیف محمدؒ۔ حضرت سلطان صالح محمدؒ۔ حضرت سلطان اسمعیل محمدؒ۔ حضرت سلطان فتح محمدؒ۔ حضرت سلطان شریف احمدؒ اور حضرت سلطان حیات محمدؒ تھے۔ حضرت سلطان حیات محمدؒ بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔

## سروردو عالم کی زیارت

سن رشد کو پہنچنے کے بعد ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ چہارم نے آپ کو ایک دن سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں پیش کیا۔ ”عین الفقر“ میں لکھا ہے کہ ختمی مرتبت تاجدار مدینہ حضرت محمد رسولؐ نے آپ کو بیعت سے مشرف فرمایا۔ آپ اس کا ذکر خود اس طرح فرماتے ہیں کہ دربار نبویؐ سے مجھے وہ درجات اور مقامات بلند ملے۔ جو بیان سے باہر ہیں۔ پھر قطب ربّانی

شیریزدانی محبوب سبحانی غوث الاعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی کے سپرد فرمایا۔

## وصال

آپ کا وصال یکم جمادی الثانی ۲۰۰۲ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۹۱ء بروز جمعرات عبد  
محمی الدین اورنگ زیب عالمگیر میں ہوا۔ آپ نے تریسٹھ سال کی عمر پائی۔ اور سٹور کوٹ  
میں دفن ہوئے۔ ایک یا مزار پر انوار کو دریا کی طغیانی کا خطرہ ہوا۔ تو اس جگہ سے  
جسدِ اقدس نکالی کر موجودہ جگہ پر مزار بنایا گیا۔ جو آج تک زیارت گاہ خاص و عام  
ہے۔ خود فرماتے ہیں :-

سے نام فقیر تہاں دایا ہو<sup>۲</sup> قبر جہاں دی جیوے ہو  
وفات کے بعد آپ کو قلعہ تعمرگان کے اندر دفن کیا گیا۔ مگر جب ۱۹۶۶ء  
میں جھنڈا سنگھ اور گنڈا سنگھ جو بھنگی مل کے سردار تھے۔ نے سٹور کوٹ پر حملہ  
کرنے کی ٹھانی۔ اور وہاں کے لوگ ادھر ادھر پناہ حاصل کرنے لگے۔ تو وہ آپ کی  
نظر کرم سے جلد واپس چلے گئے۔ پھر ۱۹۷۵ء میں جب دریائے چناب نے اپنا رخ  
تبدیل کیا اور قریب تھا۔ کہ مزار پر انوار دریا برہا ہو جائے۔ تو مریدین باہتفانے  
آپ کے تابوت کو وہاں سے نکالا۔ اور موجودہ جگہ دفن کر دیا۔ جو کہ تھانہ کڑھ ہزار  
سے دو میل کے فاصلے پر جانب جنوب مغرب واقع ہے۔ لکھا ہے کہ جب آپ کا تابوت  
قبر سے نکالا گیا۔ تو جسم اطہر صحیح اور سالم تھا۔ جس کو بے شمار لوگوں نے دیکھا اور حیران  
ہوئے۔



## سلسلہ عالیہ قادریہ سروریہ سلطانیہ

علامہ ضیاء القادری <sup>رح</sup>

جل جلالہ

صلی اللہ علیہ وسلم  
تصدق مصطفیٰ ختم رسل سلطان امت کا  
رضی اللہ عنہ

خدا کے ذوالمنن صدقہ تیری ہر شان رحمت کا

وسید مرتضیٰ امینک کشا شاہ ولایت کا  
سبق مومن کو دے اسلام کی سچی محبت کا  
رضی اللہ عنہ

عطا کر ملت اسلام کو فتح مبین یارت  
رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ  
پنے خواجہ حسن بہ حبیب وازئے داؤد  
رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ

عطا کر عشق مسلم کو جنید پاک طینت کا  
رضی اللہ عنہ  
دکھا جلوہ جمال ابوالخیر کی حسن صورت کا  
رحمۃ اللہ علیہ

پئے معروف کفرئی وئے خواجہ برہی تقطی  
رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ  
پئے شبلی وعبید الواحد بر الوبوسف  
رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں جذبہ عطا کر غوث اعظم کی عقیدت کا  
رحمۃ اللہ علیہ  
بحق نجم الدین کر بول بالا نجم قسمت کا  
رحمۃ اللہ علیہ

بحق بو سعید باسعادت خالق عالم  
رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ  
بحق عبد الرزاق عبد جبار وریخ یحییٰ  
رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ

پئے عبد الباقا مشردہ ہمیں فرور فرحت کا  
رحمۃ اللہ علیہ  
کف سلطان باہو سے عطا ہو جام وحدت کا  
رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علی

طہیل عبد فاتح و طہیل بندہ ستار  
رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ  
پئے عبد الجلیل و عبد الرحمن خالق رحمان  
رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علی

دکھا منظر محمد کی حسین شکل و صورت کا  
رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علی  
پئے صالح محمد کر فزول اعزاز امت کا  
رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علی رحمۃ اللہ علیہ

ابنی اس ولی با محمد کے تصدق میں  
رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علی  
پئے حافظ محمد اور غلام حضرت باہو  
رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ علیہ

دکھا دے نور احمد نور سلطان رسالت کا

رخ سلطان حامد جلوہ نور محمد سے

اجالایز م حسن و عشق میں کر شمع وحدت کا

رحمۃ اللہ علیہ

ہے تحت معرفت سلطان باہو کی ولایت کا

مدظلہ سجادہ نشین علیہ

بچے ڈنکا غلام شاہ حیلانی کی سطوت کا

رحمۃ اللہ علیہ

تصدق حضرت سلطان باہو کی کرامت کا

اہلی واسطہ ان جملہ پیران طاقیت کا

رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علیہ رحمۃ اللہ علیہ  
بھی میر سلطان و سچے نور حسن یارب

رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین علیہ

جیب حضرت سلطان بطحا کو ملاقی سے

مدظلہ

اہلی فیض سلطان کا ہوجاری فیض دنیا میں

مدظلہ

عطا عید المجدد پاک کو ہوشان سلطانی

رحمۃ اللہ علیہ

رہے سلطان باہو کا شگفتہ ہر گل نورس

رحمۃ اللہ علیہ

مدینہ میں ضیاء کا خاتمہ یا نخیب فرمانا

صل اللہ علیہ وسلم

اہلی واسطہ دربار سلطان رسالت کا





۱

الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من و پرح مرشد لائی ہو  
 نفعی اثبات داپانی ملیں ہر رگے ہر جائی ہو  
 اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلاں تے آئی ہو  
 جیوے مرشد کامل باہو جسیں ایہ بوٹی لائی ہو

۲

الف اللہ پڑھیوں پڑھ حافظ ہو یوں تاں گیا ججاہوں پر دہا ہو  
 پڑھ پڑھ عالم فاضل ہو یوں بھی طالب ہو یوں زردا ہو  
 سیسے ہزار کتاباں پڑھیاں پر نظام نفس نہ مردا ہو  
 باجھ فقیراں کے نہ ماریا باہو ایہو چور اندر دا ہو

۳

الف احد جدوتی دکھالی از خود ہو یا فانی ہو  
 قرب وصال مقام نہ منزل ناں او تھے جسم نہ جانی ہو  
 نہ او تھے عشق محبت کائی نہ او تھے کون مکانی ہو  
 عینوں عین تھیو سے باہو سر وحدت سبحانی ہو

۴

الف اللہ صبحی کیتو سے جداں چمکیا عشق اگوہاں ہو  
 رایتیں دیساں دیوے تانکھیرے نت کرے اگوہاں سوہاں ہو

اندر بھیاں اندر بالن اندر دیوچ دھوہاں ہو  
 باہو شوہ تداں لدھیو سے جداں عشق کیتو سے سوہاں ہو

۵

الف ایہ دنیاں زن حیض پلیتی کتنی مل مل دھوون ہو  
 دنیاں کارن عالم فاضل گوشے بہہ بہہ روون ہو

جیندے گھر دیوچ بوستی دنیاں اوکھے گھو کر سوون ہو  
 جہناں ترک دنیا تھیں کیتی باہو واہندی نکل کھلوون ہو

۶

الف اکت برتکیم سینا دل میرے نت قالو ایلو کونیدی ہو  
 حب وطن دی غالب ہوئی بک پل سون نہ دیندی ہو

قہر پورے تینوں رہزن دنیا توں تاں حق داراہ مریدی ہو  
 عاشقاں مول قبول نہ کیتی یاہو تونے کر کہ قراریاں روزدی ہو

الف ایہو نفس اسڈا زینلی جو نال اسڈے سدھا ہو  
 زاہد عالم آن نوائے جتھے ٹکڑا دیکھے تھدھا ہو  
 جو کوئی اسدی کمرے سواری اس نام اللہ والدھا ہو  
 راہ فقر دامنکل باہو گھر مانہ سیرا ردھا ہو

الف ازل ابدنوں صحی کیتوسے دیکھ تملٹے گزدرے ہو  
 چوداں طبق دلیندے اندر آتش لائے جھرے ہو  
 جنہاں حق حاصل کیتا اور دوہیں جہانیں ابرے ہو  
 عاشق عرق و پچ وحدت باہو دیکھ تہاندے مجرے ہو

الف اندر ہوتے باہر ہوا یدم ہووے نال جیلندا ہو  
 ہو دادا غ محبت والا ہر دم پیا سٹریندا ہو  
 جتھے ہو کرے رشتنائی چھوڑا تھیرا ویندا ہو  
 میں قربان تہناں توں باہو جھڑا ہونوں صحی کریندا ہو

الف ایہ تن میرا چشماں ہو دے تے میں مرشد دیکھ نہ رہاں ہو  
 لوں لوں دے ڈھکھ لکھ چشماں ہک کھولاں ہک کجاں ہو

آئیناں ڈھٹیاں صبرناں آوے ہو رکتے دل بھجیاں ہو  
 مرشد دادیدار ہے باہو مینوں لکھ کر وڑاں حجیاں ہو

الف اندروچ نماز اسادی کسے جاتینوے ہو  
 نال قیام رکوع سجودے کر تکرار پڑھوے ہو

ایہہ دل ہجر فراقوں مٹریا ایہہ دم مرے نہ جیوے ہو  
 سچا راہ محمد والا باہو جیس وچ رب بھیسوے ہو

الف اکھیں سرخ موہیں تے زردی ہر دلوں دل آہیں ہو  
 مہا مہاڑ خوشبوئی دالا پہونتا و سچ کداہیں ہو

عیشی مشک نہ چھپے رہندے ظاہر تھیں اکھیاں ہو  
 نام فقیر تنہا نڈا باہو جنہاں لامکانی جاہیں ہو

لف اندر کلمہ کل کل کردا عشق سکھایا کلماتا ہوں  
 چوداں طبق کلمے دے اندر قرآن کتاباں علمان ہوں  
 کانے کپ کے قلم بناؤں لکھ نہ سکنا قلمان ہوں  
 باہو ایہہ کلمہ میوں پیر پڑھایا ذرا نہ رہیاں لمان ہوں

لف ایہہ تن رب سچے دا حجر اویچ پافیرا جھاتی ہوں  
 ناں کر منت خواج خضر دی تیرے اندر آب حیاتا ہوں  
 شوق دادیوا بال ہنیرے متاں لہی دست کھڑاتی ہوں  
 مرن تھیں اگے مر رہے باہو جنہاں دی رمز پھچاتی ہوں

الف ایہہ تن رب سچے دا حجر دل کھڑا باغ بہاراں ہوں  
 وچے کوزے وچے مہلے وچے سجدے دیاں تھاراں ہوں  
 وچے کبہ وچے قبہ وچے الا اللہ پکاراں ہوں  
 کامل مرشد ملیا باہو اوہ آپے لہسی ساراں ہوں

۱۰

الف ادھی لعنت دنیاں تائیں تے ساری دنیاں داراں ہو  
 جس راہ صاحب دے خرچ نہ کیتی لیں غضب یاں ماراں ہو  
 پیہواں کولوں پتر کو ہا دے بھٹھہ دنیاں مکاراں ہو  
 جہناں ترک دنیاں دی کیتی یا ہو لیں باغ بہاراں ہو

۱۱

الف ایہہ دنیاں رن حیض پلیتی ہرگز پاک نہ تھیوے ہو  
 جس فقر گھر دنیاں ہووے لعنت اس دے جیوے ہو  
 حب دنیاں دی رب تھیں موڑے ویلے فکر کچھوے ہو  
 سہ طلاق دنیاں نوں ویٹے جے یا ہو سچ بچھوے ہو

۱۲

الف ایمان سلامت ہر کوئی منگے عشق سلامت کوئی ہو  
 منگن ایمان شرماون عشقوں دل نوں غیرت ہوئی ہو  
 جس منزل نوں عشق پچاوے ایمان نوں خبر نہ کوئی ہو  
 میرا عشق سلامت رکھیں باہو ایمانوں دیاں دھروئی ہو

لف او بھڑھل تے مارو بیلا جتھے جالن آئی ہو  
 جس کدھی نوں ڈھاں ہمیشاں اوہ ڈھٹھی کل دھالی ہو  
 نیں جنہاندی وہے سراندی اوہ سکھ نہیں سوندے راہی ہو  
 ریت تے پانی جتھے ہون اکٹھے باہو اتھے بنی نہیں بھڑی کائی ہو

لف آپ نہ طالب ہیں کہیں دے لوکاں نوں طالب کردے ہو  
 چانوں کھپاں کردے سیاں اللہ دے قبر توں ماہیں ڈردے ہو  
 عشق مجازی تلکین بازی پیر اوسے دھردے ہو  
 اور شرمندے ہوسن باہو اندر روز حشر دے ہو

الف اندر بھی ہو باہر بھی ہو باہو کتھاں بھیسے ہو  
 سے ریاضتاں کرکراہاں توڑے خون جگر داپوے ہو  
 لکھ بزار کتاباں پڑھ کے دانشمند سدیوے ہو  
 نام فقیر تبنیڈا باہو قبر جناندی جیوے ہو

الف اللہ چنبے دی بوٹی میرے من وچ مرشد لانا ہو  
جس گت اتے سوہنا راضی ہوندا اوہو گت سکھاندا ہو

ہر دم یاد رکھے ہر ویلے سوہنا اٹھاندا ایہاندا ہو  
آپ سمجھ سمجھیندا باہو آپ آپے بن جہاندا ہو

ب باہو باغ بہاراں کھڑیاں نرکس ناز شرم واپو  
دل وچ کعبہ صحیح کیتو سے پاکوں پاک نرم واپو

طالب طلب طواف تمامی حب حضور حرم واپو  
گیا حجاب تھیو سے حاجی باہو جہاں بخشوس راہ کرم واپو

ب بغداد شہر دی کیا نشانی اچیاں لمیاں پیراں ہو  
تن من میرا پرزے پرزے جیوں درزی دیاں لیراں ہو

ایہاں لیراں دی گل کفنی پا کے رلساں سنگ فقراں ہو  
بغداد شہر دے ٹکڑے سنگساں باہو کرساں میراں میراں ہو



ب بغداد شریف و سچ کراہاں سودا نے کتو سے ہو  
 رتی عقل دی کراہاں بھار غماز اگھو سے ہو  
 بھار بھیریا منزل چوکھیری اوڑک و سچ پیتو سے ہو  
 ذات صفات صحیحی کتو سے باہو تاں جمال لدھو سے ہو

ب باہجھ حضوری نہیں منظور ی توڑے پڑھن بانگ صلاتاں ہو  
 روزے فضل نماز گزارن توڑے جاگن ساریاں راتاں ہو  
 باہجھوں قلب حضور نہ ہو دے توڑے کڈھن سے زکاتاں ہو  
 باہو باہجھ فنار ب حاصل ناہیں ناں تاثیر جماتاں ہو

ب بے ادباں ناں سارا د ب دی گئے ادباں توں دا بنجے ہو  
 جیر طھے تھان مٹی دے بھانڈے کدی نہ ہونڈے کا بنجے ہو  
 جیر طھے مڈھ قدیم دے کھیرے ہو ون کدی نہ ہونڈے کا بنجے ہو  
 جیں دل حضور نہ منگیا باہو گئے دوہیں جہانیں دا بنجے ہو

ب بزرگی نون گھست و بن لوڑھائیے لیے رج مکلا ہو  
 لَآ اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ كُنَّ اَسْمَاءُ بِنْتُ مَرْثَدٍ كَتَبَتْ بِحَبَابٍ  
 اَللّٰهُمَّ كَرِّمِ رَجُلًا اَبْرَارًا اَنْ اُتْحَا بِاِلٰهٍ  
 اسان بھر پالا خضروں پیتا با ہو آب حیاتی والا ہو

ب بسم اللہ اسم اللہ دا ایہہ بھی گنناں بھارا ہو  
 نال شفاعت سرور عالم چھٹی نام سارا ہو  
 حدوں بھید زود نبی زول جنیندا ایڈ پارا ہو  
 میں قریان تنہا نتوں با ہو جنہاں ملیا نبی سو ہارا ہو

ب بنھ چلایا طرف زمین دے عرشوں فرش ٹکایا ہو  
 گھر تھیں ملیا دیس نکالا اسان لکھیا جھولی پایا ہو  
 رہ فی دنیاں ناں کر بھیرا ساڈا اے دل گھبرایا ہو  
 ایس پر دیسی ساڈا وطن دورا ڈھابا ہو دم دم غم سوایا ہو

ب بے تے پڑھ کے فاضل ہوئے ہک حرف نہ پڑھیا کے ہو  
 جس پڑھیا میں شوہ نہ لکھا جاں پڑھیا کچھ تے ہو  
 چوداں طبق کرن رشنائی انہیاں کچھ نہ دتے ہو  
 با بچھ وصال اللہ دے با ہو سبھ کہانیاں قصے ہو

ب بوہستی میں اکوگن ہاری لاج پی گل اسدے ہو  
 پڑھ پڑھ علم کرہین تکبر شیطان جیہ او تھے مسدے ہو  
 لکھاں نول بھو ددرخ والا بکنت بہستوں رسدے ہو  
 عاشقاں دے گل چھری ہمیشاں با ہوائے محبوباں کدے ہو

پ پڑھ پڑھ علم ملوک رتھاون کیا ہو یا اس پڑھیاں ہو  
 ہرگز مکھن مول ناں آوے بچھے دودھ کے کڑھیاں ہو  
 آکھ چند دراہنتھ کے آئیو اس انگوری چنیاں ہو  
 بک دل خستہ رکھیں راضی با ہو ہمیں عبادت درہیاں ہو

پ پڑھ پڑھ عالم کرن تکبر حافظ کرن وڈیائی ہو  
 گلیاں دے وچ پھرن منانے وتن کتاباں چائی ہو  
 جتھے ویکھن چرنگا چوکھا ارتھے پڑھن کلام سوائی ہو  
 دوہیں جہانیں سوئی مٹھے باہو جہناں کھادی ویرج کمائی ہو

پ پڑھ پڑھ علم مشائخ سداون کرن عبادت دہری ہو  
 اندر جگی پئی لیٹوے تن من خبرناں مول موری ہو  
 مولا والی سدا سکھالی دل توں لاه تکوری ہو  
 باہو رب تنہاں نوں حاصل جہناں جگ نال کیتی چوری ہو

پ پڑھ پڑھ علم ہزار کتاباں عالم ہوئے بچارے ہو  
 اک حرف عشق دا پڑھن نہ جان بھلے پھرن بچارے ہو  
 اک نگاہ جے عشق ویکھے لکھہ ہزاراں تارے ہو  
 لکھہ نگاہ جے عالم ویکھے کسے نہ کدی چاہڑے ہو

عشق عقل و پر منزل بھاری سنیاں کو ہانڈے پاڑے ہو  
جنہاں عشق خرید نہ کیٹا باہو اوہ دوہیں جہاںیں مارے ہو

۳۷

پ پڑھتیا علم تے ودھی مغزوری عقل بھی گیا تو ہاں ہو  
بھلا راہ بایت والا لفع نہ کیٹا دوہاں ہو  
سردیاں جے سر ہتھ آوے سو دا نار نہ تو ہاں ہو  
دڑیں براز محبت داے باہو کوئی رہبرے کے سوہاں ہو

۳۸

پ پاک پلہیت نہ ہونڈے ہر گز توڑے رہندے وچ چلہتی ہو  
وحدت دے دریا اچھلے بک دل سچی نہ کیٹی ہو  
بک بتخا میں واصل ہوئے بک پڑھ پڑھ رہن مستی ہو  
فاضل سٹ فٹنیلٹ بیٹھے باہو عشق نماز جاں نیتی ہو

۳۹

پ پیر ملیاں جے پیر ناں جاوے اس نول پیر کی دھڑناں ہو  
مرشد ملیاں ارشاد نہ من نول اوہ مرشد کی کرناں ہو

جس ہادی کولوں ہدایت ناپیں اوہ ہادی کی پھڑناں ہو  
جے سردتیاں حق حاصل ہو دے باہو اس موتوں کی ڈرناں ہو

۳۰

پ پ اٹا دامن ہو یا پُرانا کچرک سیوے درزی ہو  
حال دا محرم کوئی نہ ملیا جو ملیا سو غرضی ہو  
باہجہ مرتبی کسے نہ لہتی گھسی رمز اندر دی ہو  
اوسے راہ دل جاییے باہو جس تھیں خلقت ڈری ہو

۳۱

پ پ پنجے محل پہاں وچ جانن ڈیواکت دل دھریے ہو  
پنجے ہر پنجے پٹواری حاصل کت دل بھریے ہو  
پنجے امام تے پنجے قبلے سچہ کت دل کرینے ہو  
باہو جے صاحب سر منگے ہر گز ڈھل نہ کرینے ہو

۳۲

ت سارک دنیا تہیو سے جداں فقر ملیو سے خاصا ہو  
راہ فقر دا تہ لہیو سے جداں ہتھ پکڑیو۔ کاسا ہو

دربارِ حدتِ دانوشِ کیتو سے اجاں بھی جی پیسا ہو  
راہِ فقرتِ سنجوں روون با ہو لوکاں بھانے ما سا ہو

۲۳

ت تَدُبھ توکلِ دالا ہو مردانہ ترینے ہو  
جیں دکھ بھتیں سکھ حاصل ہووے اس دکھ قہیں دریئے ہو  
اِنَّ مَحَ الْعُسْرَ يُسْرًا اِذَا جِئْتَ مِنْهُ دَحْرِيَّةً  
اود بے پرواہ درگاہ ہے با ہو اوتھے رو رو حاصل بھرے ہو

۲۴

ت تن من یار میں شہر بنایا دل و پرچ خاص محلہ ہو  
آن الف دل و سوں کیتی میری ہوئی خوب تسلہ ہو  
سب کچھ مینوں پیاسینوے جو بولے ما سوال اللہ ہو  
درد منداں ایہہ رمز بچاتی با ہو بے درداں سر کھلہ ہو

۲۵

ت توڑے تنگ پرانے ہو دن گجھے نہ رہنہے تازی ہو  
مارنقارہ دل و پرچ وڑیا کھینڈ گیا اک بازی ہو

مار دلاں نوں جوں و تو نہیں جدوں تکے ننن نیازی ہو  
 انہاں نالی کیرہ ہو یا باہو جنہاں یار نہ رکھیا راضی ہو

۲۵

ت تبیح داتوں کسبی ہو یوں ماریں دم ویہاں ہو  
 من دامنکا اک نہ پھیریں گل پائیں پیچ دیہاں ہو  
 دین لگیاں گل کھڑو آوے لین لگیاں جسٹ شیہاں ہو  
 پتھر چیت جہناں دے باہو او تھے زایا و سناں میناں ہو

۲۷

ت تدرن فقیر شتابی بندا جد جان عشق و پرچ ہارے ہو  
 عاشق شیشا تے نفس مرنی جاں جاناں توں وارے ہو  
 خود نفسی چھہ ہستی جھڑے لاء سروں سب بھارے ہو  
 باہو باہو مویاں نہیں حاصل تھیند انوڑے سے سے سانگ آ رہے

۲۸

ت توں تاں جاگ ناں جاگ فقیر انت نوں لوڑ جگک یا ہو  
 اکھیں میٹیاں ناں دل جاگے جاگے جاں مطلب پایا ہو



یہ تکتے جہاں کیتا پختہ تاں ظاہر آکھ ستایا ہو  
میں تاں بھلی دیندی ساں یا ہو مینوں مرشد راہ دکھایا ہو

۴۹

ت تسی پھری تے دل نہیں پھریا کی لیناں تسی پھڑکے ہو  
علم پڑھیاتے ادب نہ سکھیا کی لیناں علم نوں پڑھ کے ہو  
چلے کٹے تے کجھ نہ کھٹیا کی لیناں چلیاں وڑ کے ہو  
جاگ بناں و دھجہ جمدے ناہیں یا ہو بھانویں لال ہو دن کرٹھ کرٹھ کے ہو

۵۰

ث ثابت صدق تے قدم اگیرے تاہیں رب لھویوے ہو  
ٹوں ٹوں دے وچ ذکر اللہ دا ہر دم پیا پڑھیوے ہو  
ظاہر باطن عین عیسائی ہو ہو پیا سنیوے ہو  
نام فقیر تنہاں دا یا ہو قبر جنہاں مذی جیوے ہو

۵۱

ث ثابت عشق تنہاں نہیں لکھا جنہاں تروٹی پوڑ چا کرٹی ہو  
نال اہ صوفی ناں اوہ صافی ناں سجدہ کرن مسیتی ہو

خالص نیل پرانے اتے نہیں چڑھدا رنگ جیھیٹی ہو  
قاضی آن شرع دل باہو کدی عشق سنا نہ نیتی ہو

۵۲

ج جو دل منگے ہو دے تاپیں ہون ربا پریرے ہو  
دوست نہ دیوے دل دادار و عشق نہ واگاں پھرے ہو  
اس میدانِ محبت دے دیرِ مین تا تھیرے ہو  
میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں رکھیا قدم اکیرے ہو

۵۳

ج جے توں چاہیں وحدت ربدی تاں مل مُرشد بیان لیاں ہو  
مرشد لطفوں کرے نظارہ گلِ حقینوں سمجھ کلیاں ہو  
انہاں گلاں و چوں ہم لالہ ہو سسی گل نازک گلِ پھلیاں ہو  
دوہیں جہاں میں مٹھے باہو جنہاں سنگ کیتا دوڑیاں ہو

۵۴

ج جس الف مطالیہ کیتا "ب" دا باب نہ پڑھدا ہو  
چھوڑ صفاتی لہس ذاتی ادہ عامی دُور چاکر دا ہو

نفس امارہ کتر جا نے ناز نیاز نہ دھر دا ہو  
کیا پرواہ تنہا تنوں با ہو جنہاں گھاڑ ولدھا گھر دا ہو

ج جو پاک بن پاک ماہی دے سو پاک جان پلیتی ہو

ہک بتخانے جا واصل ہوئے ہک پڑھ پڑھ راسے میتی ہو

عشقی دی بازی لئی جنہاں سردین دیاں ڈھل نہ کیتی ہو  
ہرگز دوست نہ طیا او نہاں حقیر با ہو جنہاں ترٹی چور نہ کیتی ہو

ج جب لگ خودی کریں خود نفسوں تب لگ رب نہ پاویں ہو

شرط فہاہ نوں جانیں ناہیں تے اسم فقیر رکھاویں ہو

مسمے با جھ نہ سو ہندی الفی ایویں گل وچ پاویں ہو  
تدوں نام فقیر ہے سو ہندا حضرت با ہو جے جیوندیاں مر جاویں ہو

ج جو دم غافل سو دم کافر سانوں مرشد ایہا پڑھایا ہو

سُنیا سُنن گیاں کھل آکھیں اسان چیت مولا اول لایا ہو

کیتی جان حوالے رب دے اسان ایسا عشق کما یا ہو

مرن بھتیں مر گئے اگے حضرت با ہو تاں مطلب نوں پایا ہو

ج میں دل عشق خرید نہ کیا سودل بخت نہ بختی ہو  
استاد ازل دے پڑھایا ہمتھ دلس دل تختی ہو

برسر آیاں دم نالں ماریں جاں سر آدے سختی ہو  
پر پڑھ توحید سماں تھیویں واسل باہو سبق پڑھیو درستی ہو

ج میں دل عشق خرید نہ کیا سودل درد نہ چھیٹی ہو  
اس دل تھیں سنگ پھرتھ چنگے جو دل غفلت اٹی ہو

میں دل عشق حضور نہ مگلیا سو در سکا ہوں سٹی ہو  
لیا دوست نہ انہاں باہو جہاں چوڑ نہ کیتی ترٹی ہو

ج میں دل عشق خرید نہ کیا سوئی خسرے مرد زمانے ہو  
خسے خسرے ہر کوئی آکھے کون آکھے مردانے ہو

گلیاں دیو پچ پھرن اربیلے جیوں جنکل ڈھور دیوانے ہو  
مرداں تے مرداں دی کل تداں پوسی باہو جہاں عاشق نہ گانے ہو

ج جیں دینہہ دا میں در تینڈے تے سجدہ صحیح و سچ کیتا ہو

اس دینہہ دا سرفدا تھا میں ، میں بیا در بار نہ لیتا ہو

سردیوں تر آکھن تا میں ، اسان شوق پیالا پیتا ہو

میں قربان تنہاتوں با ہو جنہاں عشق سلامت کیتا ہو

ج جو پاکی بن پاک ماہی دے سو پاکی جان پلیتی ہو

ہک بتخانیں جا واصل ہوئے ہک خالی رہے مسیتی ہو

عشق دی یازی انہاں لئی جنہاں سردیاں ڈھل ناں کیتی ہو

ہرگز دوست نہ ملدا با ہو جنہاں تر سٹی چور نہ کیتی ہو

ج جو دم غافل سو دم کافر اسانوں مرشد ایہہ پڑھایا ہو

سنیا سخن گیاں کھل اکھیں اسان چیتے مولاد دل لایا ہو

کیتی جان حوالے رب دے اسان ایسا عشق کما یا ہو

مرن توں اگے مر گئے با ہو تاں مطلب توں پایا ہو

۶۱

ج چھتے رتی عشق وکادے اوتھے مناں ایمان وویوے ہو  
 کتیب کتاباں ورد وطفیفے اوتر چا کچھوے ہو  
 باہوں مرشد کجھ نہ حاصل توڑے راتیں جاگ پٹھوے ہو  
 مرئے مرن بھتیں اگے باہوتاں رب حاصل تھیوے ہو

۶۲

ج جھکل دے وچ شیر مرلیا باز پوے وچ گھر دے ہو  
 عشق جیہا صرف ناں کوئی کجھ ناں پھوڑے وچ زرد ہو  
 عاشقاں نیند بھکھ ناں کائی عاشق مول نہ مردے ہو  
 عاشق جنیدے تداں ڈٹھوے باہو جداں صااگے سردھر دے ہو

۶۳

ج جنہاں عشق حقیقی پایا موہوں نہ کجھ الا دن ہو  
 ذکر فکر وچ رہن ہمیشاں دم توں قید لگا دن ہو  
 نفسی، قلبی، روحی، سرسی خفی، خفی، ذکر کماون ہو  
 میں قربان تنہاں توں باہو جہڑے اکسن نگاہ جو دن ہو

ج جیونڈے کے جاتن سار مویاں دی سو جانے جو مردا ہو  
 قبراں دے وچ اَن ناں پانی اتھے خرچ لوڑنیا گھر دا ہو  
 اک وچھوڑا مایو بھائیاں دو جا عذاب قبر دا ہو  
 واہ نصیب انہاں دا یا ہو جہڑا وچ حیاتِ مردا ہو

ج جیونڈیاں مر رہناں ہو وے تاں دیس فقراں بیٹے ہو  
 جے کوئی سٹے گوڈر کوڑا وانگ ادڑی سہیٹے ہو  
 جے کوئی کڈھے کاہلاں مہنے اس نوں جی جی بکھے ہو  
 گلا الہماں بھنڈی خواری یار دے پاروں سہیٹے ہو  
 قادر دے ہتھ ڈور ساڈی باہو جیوں رکھے تیوں رہیٹے ہو

ج جے رب ناتیاں دھوتیاں ملدا تاں ملدا ڈڈوان مچھیاں ہو  
 جے رب ملیاں والاں ملدا تاں ملدا بھٹیاں سسیاں ہو  
 جے رب راتیں جاگیاں ملدا تاں ملدا کال کڑ پھیاں ہو  
 جے رب جتیاں مستیاں ملدا تاں ملدا ڈانڈاں خصیاں ہو  
 انہاں گلاں رب حاصل تاپیں یا ہو رب ملدا ولیاں مچھیاں ہو

ج جنہاں ستوہ الف بھتیں پا پا پھول قرآن ناں پڑھدے ہو  
 ادہ مارن دم محبت والا، دُور ہو یوتیں پردے ہو  
 دوزخ بہشت غلام تنہا ندے چا کیوتونے پردے ہو  
 میں قربان تنہاں دے با ہو جہڑے وحدت دیوچ ڈردے ہو

ج جے کر دین علم و پج ہوندا تاں سر نیزے کیوں پڑھدے ہو  
 اٹھاراں ہزار جو عالم آما اوہ اگے حسین دے مردے ہو  
 جے کچھ ملاحظہ سرور داکر دے تاں خیمے تمبو کیوں ستر دے ہو  
 جیکہ من دے بعیت رسولی تاں پانی کیوں بند کر دے ہو  
 پر صادق دین تنہاں دے با ہو جو سر قربانی کر دے ہو

ج جد امرشد کا ساد تر طا تدی بے پروا ہی ہو  
 ج کی ہو یا جے راتیں جاگیوں جے مرشد جاگ ناں لائی ہو  
 راتیں جاگیں تے کریں عبادت ڈینہہ نندیا کریں پرائی ہو  
 کوڑا تخت دینا دا با ہو تے فقر سچھی بادشاہی ہو



۷۰

ج جاں تائیں خودی کریں خود نفسوں تاں تائیں رب نہ پانویں ہو  
 شرط فناوں جانیں نائیں تے نام فقیر رکھاویں ہو  
 موئے باسجد نہ سوہندی الفی اینویں گل و پچ پانویں ہو  
 نام فقیر نہ سوہندا باہو جسد جیوندیاں مہ جادیں ہو

۷۱

ج جل جلیندیاں جنگل بھوندیاں میری ہرگا گل نہ کچی ہو  
 چلے چلے مکے حج گزاریاں میری دل دی دور نہ ڈکی ہو  
 ترے روزے پنج نمازاں ایہ بھی پڑھ پڑھ تھکی ہو  
 سبھے مراد اں حاصل ہو یاں باہو جاں کامل نظر ہر دی تھکی ہو

۷۲

ج جاں جاں ذات نہ تھیوے باہو تاں کم ذات سدیوے ہو  
 ذاتی مال صفاتی نائیں تاں تاں حق بھویوے ہو  
 اندر بھی ہو باہر بھی ہو باہو کتھے بھویوے ہو  
 جیندے اندر حسب دُنیا باہو اوہ مول فقیر نہ تھیوے ہو

ج جس دل اسم اللہ دا چکے عشق بھی کر دا ہتے ہو  
 بھار کستوری دے چھیدے ناہیں بھانویں دے رکھئے سے پلے ہو  
 آنکھیں کچھے دینہ نہاں چھپدے دریا نہیں رہندے ٹھٹھے ہو  
 ایسے او سے وچ اوہ اساں وچ باہو یا راں یا رسوٹے ہو

ج چڑھ چناں تے کر رشتناٹی ذکر کریندے تارے ہو  
 گلکیاں دے وچ پھرن نماں لعلاندے و بخارے ہو  
 شالا مسافر کوئی نہ تھیوے ککھ جنہاں نوں بھارے ہو  
 ماڑی مارا ڈاؤ ناں باہو اساں آپے اڈن مارے ہو

ج چڑھ چناں تے کر رشتناٹی تارے ذکر کریندے تیرا ہو  
 تیرے جھے چنی کئی سے چڑھدے سانوں سبحاں باجھ نہی ہو  
 جھے چنی اساڈا چڑھدا تھے قدر نہیں ککھ تیرا ہو  
 جس دے کارن اساں جنم گویا باہو یار ملے اک پھیرا ہو

ح حافظ پڑھ پڑھ کرن تکبر ملاں کرن وڈیاٹی ہو  
 ساون مانہہ دے بدلاں وانگوں پھرن کتاباں چائی ہو  
 جتھے وکھین چنکا چوکھا اُتھے پڑھن کلام سوائی ہو  
 دوہیں جہانیں مٹھے باہو جنہاں کھا دھی و پچ کماٹی ہو

خ غام کیہ تیا تن سار فقر دی جہرے محرم ناپیں دل دے ہو  
 آب مٹی تھیں پیدا ہوئے غامی بھانڈے گل دے ہو  
 لعل جواہراں دا قدر کی جانن جو سوداگر بل دے ہو  
 ایمان سلامت سوئی ویسن باہو جھڑے بھج فقراں مل دے ہو

د دل دریا سمندروں ڈوگھے کون دلاں دیاں جانے ہو  
 دپج بیڑے وچے جھڑے وچے د بھج موہانے ہو  
 چوداں طبق دے دے اندر جتھے عشق تمبو دنج تانے ہو  
 جو دل دا محرم ہو دے باہو سوئی رب پھپھانے ہو

د دل دریا سمندر ڈونگھا غوطہ مار غوا صی ہو  
 جیں دریا ونج نوش نہ کیا رہسی جان بیاسی ہو  
 ہر دم نال اللہ دے رکھن ذکر فکر دے آسی ہو  
 اس مرشد حقین زن بہتر با ہو جو پھنڈ قریب لباسی ہو

د دل دریا خواجہ دیاں ہراں گھمن گھیر ہزاراں ہو  
 رہن دیلاں دپج فکر دے بیجہ یے شماراں ہو  
 ہک پردیسی درد جانیوں لگ گیا تریا بے سمجھی یاں ماراں ہو  
 ہن کھینڈن سبھ بھلیا با ہو حد عشق چٹاھایاں دھاراں ہو

د دے دپج دل جو اکھیں سو دل دور دلیوں ہو  
 دل دا دور اگو ہاں کیجے کثرت کنوں قلیوں ہو  
 قلب کمال جمالوں جسموں جو ہر جاہ حلیوں ہو  
 قبلہ قلب منور ہو یا با ہو خلوت خاص خلیوں ہو

د دل کا لے کو لوں منہ کا لا چنکا جے کوئی اس نوں جانے ہو

منہ کا لا دل اچھا ہووے تاں دل یار بچھپاتے ہو

ایہہ دل یار دے بچھے ہووے تاں یار دی کدی بچھپانے ہو

سے عالم بھوڑ میساں نٹھے باہو جہ لگے نیں دل ٹکاتے ہو

د دل تے دفتر وحدت والا د اٹم کریں مطا لیا ہو

ساری عمر اں پڑھدیاں گزری جہلاں دے وچ جا لیا ہو

ا کو اٹم دل اللہ دار کھیں اپنا سبق مطا لیا ہو

دوہیں جہاں غلام تہنا ندے باہو جیں دل اللہ سمجھ لیا ہو

د درد اندر د اندر ساڑے باہر کراں تا گھاٹل ہو

حال اسدا کیویں اوہ جانن جو دنیا تے ماٹل ہو

بھر سمندر عشقے والا ہر دم رہنڈا حاصل ہو

پینج حضور آسان نہ باہو اماں نام تیرے دے ساٹل ہو

درد منداں دے دھوئیں دھکھدے درد اکوئی نال سکے ہو  
 انہاں دھواں دے تاکھیرے محرم ہو دے نال سکے ہو  
 چھک شمشیر کھڑا ہے سرتے ترس پوس نال تھیکے ہو  
 ساہورے کڑیے اپنے وینجاں باہو سدا نال رہناں پکے ہو

درد منداں دا خون جو پیندا کوئی برسوں باز مرلا ہو  
 چھاتی دے دچ کیتس ڈیرا جیویں شیر بٹھا مل بیلہ ہو  
 ہاتھی مست سزوری وانگوں کر دا پیلا پیلا ہو  
 اس پیلے دا دوساں نال کجے باہو پیلے باجھناں ہوندا میلہ ہو

دین تے دنیاں سکیاں بھیناں تینوں عقل نہیں سمجھیندا ہو  
 دونوں اکس نکاح دچ آون تینوں شرع نہیں فریئدا ہو  
 جویں اگ تے پانی تھاں اگے دچ و اسا نہیں کرنیڈا ہو  
 دوہیں جہانیں تھھا باہو جیہڑا دعویٰ کوڑ کریندا ہو

د دنیا گھر منافق دے یا گھر کافر دے سو نہدی ہو  
 نقش ننگار کرے بہترے زان تو باں سبھ سو نہدی ہو  
 بجلی وانگوں کرے لشکارے سر دے اوتوں جھونڈی ہو  
 حضرت عیسیٰ دی سلھ وانگوں باہوراہ دیندیاں نوں کو نہدی ہو

د دنیا ڈھونڈن والے کتے در در پھرن حیرانی ہو  
 ہڈی اُتے ہو رتنہاں دی رٹ دیاں عمر و ہانی ہو  
 عقل دے کوتاہ سمجھ نہ جانن پیوں لوڑن پانی ہو  
 باہجوں ذکر رے دے باہو کوڑی رام کہانی ہو

د دودھ تے دی ہر کوئی رٹ کے عاشق بھارڈ کیندے ہو  
 تن چٹورا من منہ صافی، آئیں نال ہلیندے ہو  
 دکھاں دانیر اٹھھے سکارے غماں دا پانی پیندے ہو  
 نام فقیر تنہاں دا باہو جیہڑے ہڈاں توں مکھن کدھیندے ہو

درد منداں دیاں آہیں کولوں پہاڑ پتھر دے جھڑے ہو

درد منداں دیاں آہیں کولوں بھجج نانگ زمین وچ درد ہو

درد منداں دیاں آہیں کولوں آسمانوں تارے جھڑے ہو

درد منداں دیاں آہیں کولوں باہو عاشق مول نہ درد ہو

د دلیلاں پھوڑ وجودوں ہوشیار فقیرا ہو

بنھ توکل پیچی اڈوے پے خرچ نہ زیرا ہو

روز روزی اڈکھان ہمیشہ نہیں کردے نال ذخیرا ہو

مولا خرچ پوہنچا وے باہو جو پتھر وچ کیرا ہو

د دل بازار تے منہ دروازہ سینہ شہر د سیندا ہو

روح سوداگر نفس ہے راہزن جہڑا حق داراہ منید ہو

جان توڑی ایہہ نفس نہ ماریں تاں ایہہ وقت کھڑیندا ہو

کردا ہے زایا ویلا باہو جان نون تاک مریندا ہو



دل ہی مجھ ارپ سپھے دا اتھے پافقرا چاتی ہو  
 گھیان دادیو ابال اندھیر تیری لب پے ست گواچی ہو  
 نہ کر منیاں خواج خضر دی آں تیرے نذر آب حیاتی ہو  
 میاں با ہو جنان مرشد پایا جنے اے رمز پستی ہو

دل نون نماز پڑھاو نہ ہی کی ہو یا جے نیستی ہو  
 لوکاں دے دا کھاوان خا تر بیج پیج وڑیا مستی ہو  
 اڑ کو گٹے ملل دوئے تیرے منوں نہ گی پلستی ہو  
 باجھ مرشد کامل با ہو تھی نیستی نہ نیستی ہو

۹۳

ذاتی نال ناں ذاتی رلیا سو کم ذات سیدوے ہو  
 نفس کتے نون بخھ کرا ہاں فہما فہم کچھوے ہو  
 ذات صفاتوں مہنناں آدے جدان ذاتی شوق پیوے ہو  
 نام فقیر تہاں دا با ہو قبر جنہاں دی جو سے ہو

ذکر فکر سب ارے اریرے جاں جان فداناں فانی ہو

فدافانی تنہاں نوں حاصل جہڑے دسَن لامکانی ہو

فدافانی اونہاں نوں ہو یا جہناں حکمی عشق دی کافی ہو

باہو ہو دوا ذکر سڑیندا ہر دم یارناں ملیا جانی ہو

ذکر کنوں کر فکر ہمشیاں ایہ لفظ تکھا تو اروں ہو

کدھن آہیں تے جان جلاون فکر کرن اسراروں ہو

ذکر سوئی جہڑے فکر کماون ہک پک ناں فارغ یاروں ہو

فکر دا پھٹیا کوئی نہ جیوے پٹے مڈھ چا پاروس ہو

حق دا کلمہ آکھیں باہو رب رکھے فکر دی ماروس ہو

ذراہ فقر دا پرے پریرے اوڑک کوئی نہ دتے ہو

ناں اوتھے پڑھن پڑھاون کوئی نہ اوتھے مسے قھتے ہو

ایہاد نیابت پرستی مرت کوئی اس تے دتے ہو

موت فقیری جیں سر آدے باہو معلم تھیوے تے ہو

راتیں رتی نیندر نہ آوے وہاں رہے حیرانی ہو  
 عارف دی گل عارف جانے کیا جانے لفسافی ہو  
 کر عبادت کچھو تا سیں تیری زایا گئی جوانی ہو  
 حق حضور انہاں نول حاصل با ہو جنہاں ملیا شاہ جیلانی ہو

راتیں نیں رت ہنجوں روون تے دیہاں غمزہ غم دا ہو  
 پر طہ توحید و ریاتن انڈر سکھ آرام نال سمداء ہو  
 سر سونئی تے چاٹنکیوتے ایہہ راز پر دم دا ہو  
 سدھا ہو کوہیویئے با ہو قطرہ رہے ناں غم دا ہو

ر۔ راہ فقیر دا تہو تھوسے جید ہتھ پھر طوسی کاسہ ہو  
 تارک دنیا توں تداں تھیوسیں جید فقر ملیوسی خاصہ ہو  
 دریا وحدت دا نوش کیتوں اجاں بھی جی پیاسہ ہو  
 راہ فقیری رت ہنجوں روون حضرت با ہو لوکان بھجا ہاسہ ہو

ر رات اندھیری کالی دے وچ عشق چراغ جلا نڈا ہو  
 جیندی سک توں دل چاہیوے توہیں نہیں آواز نڈا ہو  
 او جھڑ بھل تے مار دے بیلے اتھے دم دم خوف شہانڈا ہو  
 تھل جَل جتکل گئے بھگیںڈے باہو کامل نینہ جہانڈا ہو

ر رحمت اس گھر وچ دتے جتھے بلدے دیوے ہو  
 عشق ہوئی چڑھ گیا فلک تے کتھے جہاز گھتیوے ہو  
 عقل نکر دی بیڑی نوں چاہیلے پور بوڑیوے ہو  
 ہر جا جانی دتے باہو جت ول نظر کچھوے ہو

ر روزے نفل نمازاں تقوے سبھو کم حیرانی ہو  
 انھیں گلیں رب حاصل ناہیں خود خوانی خود دانی ہو  
 ہمیش قدم جلیںڈا لپیو، سویار، یار نہ جانی ہو  
 ورد و طیفے تھیں چھٹ رہی باہو جد ہو رکھی فانی ہو

ز زبانی کلمہ ہر کوئی پڑھدا دل دا پڑھدا کوئی ہو  
 جتھے کلمہ دل دا پڑھیے او تھے ملے زبان ناں ڈھوئی ہو  
 دل دا کلمہ عاشق پڑھدے کی جانن یار کلوئی ہو  
 ایہہ کلمہ اسانوں پیر پڑھایا باہو میں سداسو ہاگن ہوئی ہو

ز زابد زہد کریندے تھکے روزے نفل نمازاں ہو  
 عاشق غرق ہوئے ویر و حدت اللہ ناں محبت ہو  
 ککھی قید شہد ویر ہوئی کیا اڈسی ناں شہبازاں ہو  
 جہناں مجلس ناں نبی دے یا ہو سوئی صاحب ناز نوازاں ہو

س سبق صفاتی سوئی پڑھدے جووت سینے ذاتی ہو  
 علموں علم انہاں نول ہو یا جیرھے اصلی تے اثباتی ہو  
 ناں محبت نفس کٹھونے کدھ قضا دی کاتی ہو  
 بہرہ خاص انہاں نول یا ہو جہناں لہا آب حیاتی ہو

س سوز کنوں تن سڑیا سارا میں تے دکھاں ڈیرے لاہو  
کوئل وانگ کو کیندی و تاں ناں دیکھن دن اضاٹے ہو

بول پیپیا رت ساون آئی مآں مولا مینہ دساٹے ہو  
شایبہ صدق تے قدم اکو باں باہو رب سکدیاں دوست ملا ہو

س سے روزے سے نفل نمازاں سے سجدے کر کر تھکے ہو  
سے واری کے حج گزارن دل دی دوڑ نہ کتے ہو

چلے چلے جب تک بھونا اس گل تھیں ناں ماپکے ہو  
سبھے مطلب حاصل ہونڈے باہو جد پیر نظر اک تکے ہو

س سن فریاد پیراں دی پیرا میری عرض سنیں کن دسر کے ہو  
بیڑا ڈیا میرا وچ کپرانڈے جھٹھے چھرنہ بہندے ڈر کے ہو

شاہ جیلانی محبوب سبحانی میری خبر لیو بھٹ کر کے ہو  
پیر جہانڈے میراں باہو او ہی کدھی لگدے تر کے ہو

س۔ سب تعریف کو لیش کر دے کارن در بحر دے ہو  
 شش فلک تے شش زمیناں شش پانی اتے تر دے ہو  
 چھیاں حرفاں دے سخن اٹھاراں او تھے دو دو معنی دہر ہو  
 پر تھی چھپائیوں ناپیں حضرت با ہو پہلے حرف سطر دے ہو

۱۰۹

س سن فریاد پیراں دیا پیراں آکھ سناواں کینوں ہو  
 تیرے جیہا میوں ہو نہ کوئی میں جیہیاں لکھ تینوں ہو  
 پھول نہ کاغذ بدیاں والے درتوں دھک نہ میٹوں ہو  
 میں وچ ایڈگناہ نہ ہوندے با ہو تو بختیندوں کینوں ہو

۱۱۰

س سو ہزار تنہاں توں صدقے جہڑے منہ نہ بولن پھکا ہو  
 لکھ ہزار تنہاں توں صدقے جہڑے گل کریندے ہکا ہو  
 لکھ کروڑ تنہاں توں صدقے جہڑے نفس رکھیندے جھکا ہو  
 نیل پدم تنہاں توں صدقے با ہو جہڑے ہوں سون ساون سکا ہو

۱۱۱

س سینے دپہ مقام ہے کینا سانوں مرشد گل سمجھائی ہو  
 ایہوساہ جو آوے جاوے ہو نہیں شے کاٹی ہو

اس نون اسم الا عظم آکھن ایہو ستر الہنی ہو  
ایہو موت حیاتی باہو ایہو بھیت الہنی ہو

۱۱۲

ش شور شہرتے رحمت دے جتھے باہو جاے ہو  
باغبانان دے بوٹے وانگوں طالب نت سمہلے ہو  
نال نظارے رحمت دالے کھر حضور وں پالے ہو  
نام فقیر تنہا ندا باہو جہڑا کھر وچ یار دکھلے ہو

۱۱۳

ش شریعت دے دروازے اچھے راہ فقر داموری ہو  
عالم فاضل لنگھن نہ دیندے جو لنگھد اسو چوری ہو  
پٹ پٹ اٹال وٹے مارن درد مذاں دے کھوری ہو  
راز ماہی دا عاشق جانن باہو کی جانن لوک اتھوری ہو

۱۱۴

ص صفت شنائیں مول نہ پڑھدے جو جا پتے وچ ذاتی ہو  
علم و عمل اتہان وچ ہو دے جہڑے اصلی تے اثباتی ہو



نال محبت نفس کٹھنیں، گھن رضادی کاتی ہو  
چو دال طبعی دے دے اندر باہو پا اندر دی جھاتی ہو

۱۱۵

ص صورت نفس امارہ دی کوئی کتا کٹر کالا ہو  
کو کے نو کے ہو پیوے منگے چرب نوالا ہو

کھیتے پاسوں اندر بیٹھا دل دے نال سنبھالا ہو  
اسیہ بد بخت ہے وڈا ظالم باہو کرسی اللہ طالا ہو

۱۱۶

ض ضروری نفس کتے نون قیما قیم کچھوے ہو  
نال محبت ذکر اللہ دادم دم پیا پڑھیوے ہو

ذکر کنوں رب حاصل تھیندا ذاتوں ذات دیوے ہو  
دو میں جہاں غلام تنہا ندے باہو جہاں ذات لبھیوے ہو

۱۱۷

ط طالب غوث الاعظم والے شالا کدے نہ ہو ووں مانڈ ہو  
جیندے اندر عشق دی رتی سدا رہن کر لاندے ہو

جینوں شوق من دا ہو وے لے خوشیاں نت آندے ہو  
دو میں جہاں نصیب تنہا ندے باہو جہڑے ذاتی اسم کمانڈ ہو

ط طالب بن کے طالب ہوویں او سے نوں پایگانویں ہو  
 سچا لڑ مادی دا پھڑ کے او ہوتوں ہو جاویں ہو  
 کلمے داتوں ذکر کھاویں کلیں نال نہادویں ہو  
 اللہ تینوں پاک کر لسی باہو جیے ذاتی اسم کمانویں ہو

ظ ظاہر دیکھیاں جانی تائی نامے دے اندر سینے ہو  
 برہوں مادی میں نت پھراں عینوں مہس لوک نابینے ہو  
 میں دل وچوں ہے ستوہ پایا لوگ جاوے کئے دینے ہو  
 کہے فقیر میراں دا باہو سب دلا ندے وچ خزینے ہو

ع علموں باجھوں فقر کما دے کافر مے دیوانہ ہو  
 سے ورہیا مذمی کرے عبادت رہے اللہ کون بیگانہ ہو  
 غفلت کنوں نہ کھلیس پردے دل جاہل بت خانہ ہو  
 میں قربان تمہاں توں باہو جنہاں ملیا یار یگانہ ہو

ع عقل فکر دی جانہ کائی جتھے وحدت سر سبجانی ہو  
 ناں اونھے ملاں پڈت جوشی ناں اونھے علم قرآنی ہو  
 جدا جدا دکھالی داتاں کل ہووے فانی ہو  
 علم تمام کیتو نے حاصل با ہو کتاباں کھپ آسانی ہو

ع عشق موذن دتیاں بانگیاں کنیں بلیں پیو سے ہو  
 خون جگر دا کڈھ کر اباں وضو صاف کیتو سے ہو  
 سن تکبیر فانی اللہ والی مطن محال تھیو سے ہو  
 پیڑھے تکبیر تھیو سے واصل یا ہو تداں شکر کیتو سے ہو

ع عاشق پڑھن نماز پریم دی جیں دپج حرف نہ کوئی ہو  
 جیہاں کیں نیت نہ سکے اور تھے درد منڈاں دل ڈھولی ہو  
 اکھیں نیرتے خون جگر دا اونھے وضو پاک کریوئی ہو  
 جیہجہ نہ بے تے بوٹھ نہ پھر کن با ہو خاص نمازی سوئی ہو

ع عاشق ہو نویں تے عشق کما نویں دل رکھیں ونگ پہاڑاں ہو  
 لکھ لکھ بیدیاں نے ہزار اللہ بے کر جانیں باغ بہاراں ہو  
 منصور جیسے چک سولی دتے جیہڑے واقف کل اسراں ہو  
 سجدیوں سر نہ چاٹھے باہو توئیں کافر کہن ہزاراں ہو

ع عاشق راز ماہی دے کولوں کدی نہ ہوون وانہ سے ہو  
 نیندر حرام تنہاں تے ہوئی جہڑے اسم ذات کماند ہو  
 ہک پل مول آرام نکر دے دینہ رات دتن کر لاند ہو  
 جنہاں الف صحیحی کر پڑھیا باہو واہ نصیب تنہاندے ہو

ع عاشق عشق ماہی دے کولوں نت پھرن ہمیشاں کھیسے ہو  
 جنہاں جیندیاں جاں ماہی دتی اوہ دوہیں جمانیں جیو ہو  
 شمع چرخ جنہاں دل روشن اوہ کیوں باطن ڈیوے ہو  
 عقل نکر دی پیچ نہ کائی باہو او تھے فانی فہم کچھوے ہو

ع عاشق دی دل موم برابر معشوقاں دل کاہلی ہو  
 ظماں دیکھے تڑتڑکے جیوں بازاں دی چالی ہو  
 یازبے چار اکیونکر اڈے پیریں پیوس دوالی ہو  
 جیں دل عشق خرید نہ کیتا باہو دوہاں جہانوں خالی ہو

ع عاشقاں بکو و منو جو کیتا روز قیامت تاہیں ہو  
 وپج نماز رکوع سجودے رہندے سنج صبا تیں ہو  
 ای تھے او تھے دوہیں جہاں میں سمجھ فقر دیاں جائیں ہو  
 عرش کونوں سے منزل اگے باہو پیاکم تہنائیں ہو

ع عشق دی بازی ہر جا کھیڈی شاہ گدا سلطاناں ہو  
 عالم فاضل عاقل داتا کردا چا حیراناں ہو  
 تبنو کھوڑ لتھا وپج دل دے چا چوڑ لیس خلوت خاناں ہو  
 عشق امیر فقیر منیندے باہو کیا جانے لوک بیکیناں ہو

ع عشق دریا محبت دے وچ تھی مردانہ ترئے ہو  
 جتھے ہر غضب دیاں ٹھاٹھاں قدم اتھائیں دھرئے ہو  
 او جھڑ بھنگ بلائیں سیلے دیکھو دیکھ نہ ڈرئے ہو  
 نام فقیر تہ تھیندا باہو جد وچ طلب دے مرئے ہو

ع عشق اسانوں لسیاں جاتا لتھا مل سہاڑی ہو  
 ناں سودے ناں سون دیوے جیویں بال رہاڑی ہو  
 پوہ ما نہہ منگے خربوزے میں کتھوں لسیاں واڑی ہو  
 عقل فکر دیاں بھل گیاں کلاں باہو جد عشق و جالی تار پی ہو

ع عشق جہنازے ہڑیں رچیا اوہ رہندے چپ چلتے ہو  
 لوں لوں دے وچ لکھ زباناں اوہ پھر دے گنگے باتے ہو  
 اوہ کر دے وضو اسم اعظم داتے دریا و حدت وچ پاتے ہو  
 تہوں قبول نمازاں باہو جد یاراں یار بچھپاتے ہو

۱۳۳

ع عاشق سونی حقیقی جہڑا قتل معشوق دے مئے ہو  
 عشق نہ چھوڑے مکھ نہ موڑے توڑے سے تواروں کھنہ ہو  
 جتوں دیکھ رازہا ہی دے لگے اوے بنے ہو  
 سچا عشق حسین علی دا با ہو سردیوںے راز نہ بھنہ ہو

۱۳۴

ع عشق سمندر چڑھ گیا فلک تے کتوں جہانہ کھوے ہو  
 عقل نگر دی ڈونڈی نوں چا پہلے پور بوڑیوںے ہو  
 کرہ کن کپڑ پودن ہراں جد و جدت دچ ڈریوںے ہو  
 جس مرنے ہتھیں خلقت ڈردی یا ہو عاشق رے مال جیوںے ہو

۱۳۵

ع عشق دی بجاہ ہڈاں دا بالن عاشق بیجھ سیندے ہو  
 گھت کے جان جگر وچ آرا دیکھ کباب تلیندے ہو  
 سرگردان پھرن ہرویلے خون جگر دا پیندے ہو  
 ہوئے ہزاراں عاشق با ہو پر عشق نصیب کھیندے ہو

ع عشق ماہمی دے لایاں اگیں انہاں لگیں کون بھگا دے ہو  
 میں کی جاناں ذات عشق دی کیئے جہڑا در در چا بھگا دے ہو  
 ناں خود سو دے نال سوون ڈیوے ستھوں سیماں آن بھگا دے ہو  
 میں قربان تنہا دے یا ہو جہڑا دچھڑے یار ملا دے ہو

ع عشق دیاں اور لڑیاں کلاں جہڑا شرع تھیں دور ہٹا دے ہو  
 قاضی چھوڑ قضا میر، جاوے جد عشق طمانچہ لاوے ہو  
 لوک ایانے متیں دیون عاشقاں مت ناں بھاوے ہو  
 مرن محال تنہاں توں یا ہو جیناں صاحب آپ بلاوے ہو

ع عاشق شو بدے دل کھڑا یا آپ بھی نامے کھڑیا ہو  
 کھڑیا کھڑیا دلیا ناہیں سنگ محبوباں دے دلیا ہو  
 عقل فکر دیاں سب بھل گیا جد عشقے نال جا لیا ہو  
 میں قربان تنہاں توں یا ہو جیناں عشق جوانی چڑھیا ہو



ع عشق اسانوں لیاں جاتا کر کے آوے دھائی ہو

جہول دیکھاں متوں عشق دسیوے خالی جگہ نہ کافی ہو

مرشد کامل ایسا لیا جس دل دنی تا کی لاہی ہو

میں قربان اس مرشد باہو جس دسیا بھیت الہی ہو

ع عشق اسانوں لیاں جاتا بیٹھا مار پتلا ہو

دپج جگر دے سنجھ چالائیں کتیس کم اولا ہو

جاں اندر دڑھ جاتی پائی ڈھٹیا یار اکلا ہو

یا بھول لیاں مرشد کامل باہو ہوندی نہیں تلا ہو

ع عاشق نیک سلاہیں لگدے تاں کیوں اجل دے گھرنوں ہو

بال مو اتا برہوں والا نہ لاندے جاں جگہ نوں ہو

جاں جہان سب بھل گویں پن لوٹی ہوش صبر نوں ہو

میں قربان تنہاں توں باہو جہاں خون بخشیا دبر نوں ہو

۱۴۲

غ غوث قطب ہن اورے اوریرے عاشق جان گیرے ہو

جہڑی منزل عاشق پنچن او تھ غوث نہ پاؤن پھرے ہو

عاشق ویرح وصال دے رہندے جنہاں لامکانی ڈیرے ہو

میں قربان تنہاں توں باہو جنہاں ذاتوں ذات لبیرے ہو

۱۴۳

ف فجری ویلے وقت سویلے نت آن کرن مزدوری ہو

کانواں ہلاں کسی نکلاں تر تھجی رلی چندوری ہو

مارن چھیاں تے کرن مشقت پٹے پٹے سٹن انگوری ہو

ساری عمر پینڈیاں گزری باہو کدی نہ پئی آپوری ہو

ف فکر کنوں کر ذکر ہمیشہ ایہہ لفظ تکھا تلواروں ہو

ذاکر سوئی جہڑے فکر کماون اک پکت فارغ یاروں ہو

عشق دا پٹیا کوئی نہ پھٹیا پٹ سٹیا مٹھ پہاڑوں ہو

حق دا کلمہ عاشق پڑھدے حضرت باہو بار کھیں فقر دی ماروں ہو

ق قلب ہلپاتاں کیا کجھ ہویا کیا ہویا ذکر زبانی ہو

تعلیمی، روحی، خفی، سہری، سبھے راہ حیرانی ہو

شہ رگ توں نزدیک جلیندا یا رنہ ملیوس جانی ہو

نام فقیر تنہا زبا ہو جہڑے وسدے لامکانی ہو

ک کل قبیل کوئیر کبندے کارن در بحر دے ہو

شش زمین تے شش فلک تے شش پانی تے تر دے ہو

پتھیاں حرفاں پرچ سخن اٹھاراں ددو معنی دھر دے ہو

مرشد ہادی صبحی کر سمجھایا ہو اس پہلے حرف سطر دے ہو

ک کلمے دی کل تہ بیو۔ سے جہاں کل کلمے و پنج کھولی ہو

عاشق کلاماں اوتھے پڑھدے جھتے نور تجی دنی ہو لای ہو

چوداں طبق کلمیں دے اندر کیا جانے خلقت بھولی ہو

اسانوں کلاماں پر پڑھایا ہو جنہ جاں اوتے نون کھولی ہو

ک کلمیں دی کل تداں پیو سے جداں کلمیں دل نوں پھڑپڑا ہو

بے درداں نوں خبر نہ کوئی درد منداں گل مڑھیا ہو

کفر اسلام دی کل تداں پیو سے جداں کلمیں جگر وچ وڑیا ہو

میں قربان تنہاں توں! ہو جنہاں کلمہاں صحتی کر پڑھیا ہو

ک کلمیں دی کل تداں پیو سے جداں مرشد کلمہاں دسیا ہو

ساری عمر وچ کفر دے جالی بن مرشد دے دسیا ہو

شاہ علی شیر بہادر وانگن دڑھ کلمیں کفر نوں سٹیا ہو

دل صافی تاں ہووے با ہو جاں کلمہاں لوں لوں رسیا ہو

ک کلمے مکھ کر وڑاں تارے ولی کیتے سے راہیں ہو

کلمے نال جھبائے دوزخ جھتے آگ بے از کایں ہو

کلمے نال بہتیں جاناں جھتے نعمت سنج صباہیں ہو

کلمے جیہی کوئی نال نعمت با ہو: اردوہیں سراہیں ہو

۱۵۰

ک کلمے نال میں ناتی دھوتی کلمے نال ویاسی ہو  
 کلمے میرا پڑھیا جنازہ کلمے گور سہائی ہو  
 کلمے نال بہتیں جاناں کلمہ کرے صفائی ہو  
 مڑن محل تنہاں نوں باہو جنہاں صاحب آپ بلائی ہو

۱۵۱

ک کن فیکون جدوں فرمایا اساں بھی کولوں ہا سے ہو  
 بکے ذات صفات رب دی آہی بکے جگ ڈھنڈیلے ہو  
 بکے لامکان مکان اساڈ بکے آن تباں پرچ بھاسے ہو  
 نفس پلپیت پلپیتی کیتی باہو کوئی اصل پلپیت تاں تلے ہو

۱۵۲

ک کیا ہو یا بت اوڈھر ہو یا دل ہرگز دور نہ تھیوے ہو  
 ہے کوہاں میرا ارشد و سدا مینوں پرچ حضور دیوے ہو  
 جنیدے اندر عشق دی رتی اوہ بن شرابوں کھیوے ہو  
 نام فقیر تنہاں دا باہو قبر جنہاں دی جیوے ہو

۱۵۳

ک کوک دلاتاں رب سنے چاؤر د منداں دیاں آہیں ہو

سینہ میرا دردیں بھریا بھڑکن بھجائیں ہو

تیلیاں با بھرنہ بنن مشالاں درداں با بھرنہ آہیں ہو

آتش نال یا راناں لاکے با ہو پھراوہ سڑن کرناہیں ہو

۱۵۴

ک کامل مرشد ایسا ہووے جہڑا دھوبی وانگوں چھٹے ہو

نال نگاہ دے پاک کریندا وچ سچی صبون نال گتے ہو

میلیاں نوں کر دیندا چٹا وچ ذرہ میل نہ رکھے ہو

ایسا مرشد ہووے با ہو جہڑا لوں لوں دے وچ دتے ہو

۱۵۵

ک کر عبادت پھو تاسیس تینڈی عمر اں چار دھاڑے ہو

تھی سوداگر کرے سودا جاں جاں ہبٹے نال تارے ہو

مت جانی دل ذوق مئے موت مریندی دھاڑے ہو

چوراں سادھاں رل پور بھریا با ہو رب سلامت چارے ہو

گ گند ظلمات اندھیر غباراں راہ میں خوفِ خطر دے ہو  
 مکھ آبِ حیات منور چہنپتے اوتے سلسلے زلفِ عنبر دے ہو  
 مکھ محبوب دا خانہ کعبہ جتھے عاشق سجدہ کر دے ہو  
 دو زلفاں وچ من مہلتے جتھے چاروں مذہب مل دے ہو  
 مثل سکندر ڈھنڈن عاشق اک پلک آرام نہ کر دے ہو  
 خضر نصیب جنہاندے باہو اوہ گھٹ او تھے جا بھر دے ہو

گ گیا ایمان عشقے دیوں پاروں ہو کر کافر رہیے ہو  
 گھت زنا رکفر دا گل وچ بت خانے وچ بیے ہو  
 جس خانے وچ جانی نظر نہ آوے او تھے سجدہ مول نہیے ہو  
 جاں جاں جانی نظر نہ آوے باہو توڑے کلمان مول نہ کیے ہو

گ گئے سائے رت صاحب والے کچھ نہیں خبر اصل دی ہو  
 گندم دانہ بہتا چکلیا ہن گل پئی ڈور ازل دی ہو  
 نیہا ہی دے وچ میں پئی تڑپاں بلبل باغ مثل دی ہو  
 غیر دے تھیں سرٹ کے باہو رکھیے امید فضل دی ہو

۱۵۹

گ گودڑیاں وچ جال جہنا ندی اوہ راتیں جاگن ادھیان ہو

سک ماہی دی ٹنگن نہ دیندی لوک اٹھے دیندے دیاں ہو

اندر میرا حق پتایا اسان کھلیاں راتیں کٹھیاں ہو

تن تھیں ماس جدا ہو یا باہو سوکھ جھلا دے بڑیاں ہو

۱۶۰

ل لایکتا ج جہناں نوں ہو یا فقر تنہاں نوں سارا ہو

نظر جہناں دی کمیسا ہووے ادہ کیوں مارن پارا ہو

دوست جہناں دا حاضر ہووے دشمن لین نہ وارا ہو

میں قربان تنہاں توں باہو جہناں ملیا بتی سو ہارا ہو

۱۶۱

ل لکھن سکھوئی تے لکھ ناں جاتا کیوں کاغذ کیتو زایا ہو

قط قلم نوں مازاں جانیں تے کاتب نام دھرایا ہو

سبب صلاح تیری ہوئی کھوئی جاں کاتب دے ہتھ آیا ہو

صحیح صلاح تنہاں دی باہو جہناں الف تے میم پکایا ہو



۱۶۲

ل کہ ہو غیری دھندے ہک پل مول نہ رہندے ہو  
 عشق تے پٹے رکھ جڑھاں تھیں اک دم ہول نمبندے ہو  
 جیرھے پتھر وانگ سپاڑاں آہے اوہ لون دانگوں گل و ہندے ہو  
 عشق سو کھالاجے ہوندا باہو سبھ عاشق ہی بن بہندے ہو

۱۶۳

ل لوک فردا کرسن چارالحمد بناؤن ڈیرا ہو  
 چٹکی بھڑ مٹی دی پاس کرسن ڈھیر اچیرا ہو  
 دے درد گھراں نوں و سخن کو کن شیرا شیرا ہو  
 بے پرواہ درگاہ رب باہو نہیں فضلاں باہو نظر ہو

۱۶۴

ل لوہا ہو دیں پیا کیٹویں تاں تلوار سیویں ہو  
 کنگھی وانگوں پیا چریویں تاں نلفا محبوب بھریویں ہو  
 ہندی وانگوں پیا گھوٹیویں تاں تلی محبوب رنگیویں ہو  
 وانگ کپاہ پیا پینویں تاں دستار سیویں ہو  
 عاشق صادق ہو ویں باہو تاں پریم دی پیویں ہو

م موت والی موت نہ ملی جسیں وچ عشق حیا تی ہو

موت وصال تقیسی ہک جدوں اسم پڑھسی ذاتی ہو

عین دے وچوں عین جو تھیوے دور ہووے قربانی ہو

ہو دا ذکر ہمیشہ سڑیندا با ہو دینہاں سکھ نہ راتی ہو

۱۶۶

م مرشد وانگ سارے ہووے جہڑا گھٹ گھٹا کا ہو

پاکھالی باہر کڈھے بندے کھڑے یا وائے ہو

کینں خوباں دے تدوں سہاوں جدوں کھٹے یا اجائے ہو

نام فقیر تنہا نذا با ہو جہڑا دم دم دوست سمہلے ہو

۱۶۷

م مرشد عینوں حج کے دارحمت دا دروازہ ہو

کراں طوائف دوائے قبلت ہووے حج تازد ہو

کن فیکون جدو کا سینا ڈٹھا مرشد ردا دروازہ ہو

مرشد سدا حیا تی والا با ہو او ہو حضرتت خواجہ ہو

۱۶۸

م مرشد کامل اوہ سہیڑیئے جہڑا دو جگ خوشی دکھا ہو

پہلے غم ٹکڑے دایٹے دستِ ربِ داراہ سمجھاوے ہو

اس کلروانی کندھی نون چاچا نذی خاص بناوے ہو  
جس مرشد ایسے کچھ نہ کہتا باہو اوہ کوڑے لارے لاوے ہو

۱۶۹

۴ مرشد میرا شہباز الہی و سچ ریاسنگ جیباں ہو

تقدیر الہی ہلکیاں ڈوراں کداں طسی نال نصیباں ہو

کو ہڑیاں دے دکھ دور کریندا کرے شفا مرلیاں ہو

ہر کج مرضِ دادار و تو ہیں باہو کیوں گھنتائیں وں طیبیاں ہو

۱۷۰

۴ مرشد مکہ تے طالب حاجی کعبہ عشق بنایا ہو

وچ حضور سدا ہر ویلے کریئے حج سوایا ہو

ہر دم میتھوں جدا ناں ہووے دل ملنے تے آیا ہو

مرشد عین حیات باہو میرے لوں وچ سمایا ہو

۴ مرشد دستے سے کوہاں تے مینوں دستے نیرٹے ہو

کی ہویا نبت اوہے ہو یا پردہ و سے وچ میرے ہو

جنہاں الف دی ذات صحیحی کہتی اوہ رکھدے قدم آکیرے ہو

سخن اقرب لبھ لیوے باہو بھگڑے کل نیڑے ہو  
۱۷۲

م مرشد ہادی سبق پڑھایا بن پڑھیوں پیا پڑھیوے ہو  
آنکلیاں وچ کناں دے دیتاں بن سینوں پیا سینوے ہو  
نین نیناں ولوں تر تر تھکدے بن ڈھیوں پیا ڈھیوے ہو  
یاہو ہر خانے وچ جانی وسدا کن سراوہ رکھیوے ہو

۱۷۳

م مرشد باجھوں فقر کماوے وچ کفر دے بڑھے ہو  
شیخ مشائخ ہو بہندے حجرے غوث قطب بن ادھو  
تسبیحاں نہ پہن مسیتی جویں موش بہنڈا اور کھڈے ہو  
رات اندھاری مشکل پینڈا یاہو سے سے آون ٹھڈے ہو

۱۷۴

م مال نے خان سب خرچ کراہاں کرے خرید فقیری ہو  
فقر کنوں رتب حاصل ہووے کیوں کیجیے دلگیری ہو  
دنیاں کارن دین و بنجاں کوڑی شیخی پیری ہو  
ترک دنیاں تھیں قادری کیتی باہو شاہ میراں دی میری ہو

م میں کوچھی میرا دلبر سوہنا میں کیونکر اس نوں بھانواں ہو

ویہڑے ساڈے وڑداناہیں عی لکھ وسیلے پانواں ہو

ناں میں سوہنی ناں دولت پلے کیوں کر یار مانواں ہو

ایہہ دکھ ہمیشاں رہی باہو رو رنڈری ہی مرجانواں ہو

م مذہباں دے دروازے اچے راہ رباناں موری ہو

پنڈتاں تے ملوانیاں کولوں چھپ چھپ لنگھئے چوری ہو

اڈیاں مارن کرن بکھیرے درد منداں دے گھودی ہو

باہو چل اتھائیں دے تے جتھے دعویٰ تاں کس ہوری ہو

م میں شہباز کروں پرو ازاں ویرج دریا گرم دے ہو

زبان تاں میری کن برابر موڑاں کم قلم دے ہو

افلاطون ارسطو جیہیں میرے اگے کس کم دے ہو

حاکم جیہیں لکھ کر وڑاں در باہو دے منگدے ہو

ن نال کو سنگی سنگ نہ کرے کل نوں لاج نہ لائیے ہو

تھے تر بوز مول نہ ہوندے توڑے توڑے کے لے جائیے ہو  
 کانواں دے بچے مہنس ناں تھیندے توڑے موتی چوگ چنگا ہوئے  
 کوڑے کھوہ ناں مٹھے ہوندے باہو توڑے سے مناں کھنڈ پائیے ہو

۱۷۹

ن نہیں فقیری جھلیاں مارن سُستیاں لوک جگا ون ہو  
 نہیں فقیری دہندیاں ندیاں سُکیاں پار لگھا ون ہو  
 نہیں فقیری وچ ہوادے مصلے پاٹھرا ون ہو  
 فقیری نام تہنا نڈا باہو جھڑے دل وچ دوست لگا ون ہو

۱۸۰

ن ناں رب عرش معلیٰ اُتے ناں رب خانے کجھے ہو  
 ناں رب علم کتابیں لہیا ناں رب وچ محرابے ہو  
 گنگا تیر تھیں مول نہ ملیا مارے پینڈے بے حسابے ہو  
 جد د امر شہ پڑھا یا ہو چھٹے سب عذابے ہو

ن نت اساطے کھلے کھانڈی ایہا دنیا ز شستی ہو  
 جیندے کارن تہہ بہہ روون شیخ مشائخ جہستی ہو  
 جس جس اندر حب دنیا دی ڈبری انہانڈی کشتی ہو

دُنیا ترک کرن ہے حضرت باہو خاصہ راہ بہشتی ہو  
۱۸۱

ن ناں میں عالم ناں میں فاضل ناں مفتی ناں قاضی ہو  
ناں دل میرا دوزخ مگے ناں شوق بہشتی راضی ہو

ناں میں تریبے روزے رکھے ناں میں پاک نمازی ہو  
باجھ وصال اللہ دے باہو دنیاں کوڑی بازی ہو  
۱۸۲

ن ناں میں سنی ناں میں شیعہ میرا دوہاں توں دل سٹریا ہو  
مک گئے سبھ خشکی پنیدے جدوں دریا رحمت پوچ ڈریا ہو  
کئی من تارے تر تر ہارے کوئی کنارے چرٹھیا ہو  
صحیح سلامت چرٹھ پار گئے باہو جہناں مرشد ارٹھ پھریا ہو  
۱۸۳

ن ناں اوہ ہندو ناں اوہ مومن ناں سجدہ دین مسیتی ہو  
دم دم دے وچ وکھن مولا جہناں قضا نہ کیتی ہو  
اے دانے تے بنے دلیرانے جہناں ذات سچی و سچ کیتی ہو  
میں قربان تہناں توں باہو جہناں عشق بازی چن لیتی ہو

ن ناں میں جوگی ناں میں جنگم ناں میں چلا کھایا ہو  
 ناں میں بھیج میتیں وڑیا ناں تبا کھڑ کایا ہو  
 جو دم غافل سودم کافر مرشد ایہہ فرمایا ہو

ن نفل نمازاں کم زماناں روزے صرف روٹی ہو  
 کے دے دل سوئی جانے گھروں جنہاں تر وٹی ہو  
 اچیاں بانگن سوئی دیون نیت جنہاں دی کھوٹی ہو  
 کی پرواہ تنہاں نوں باہو گھر وچ لدھی بوہٹی ہو

ن ناں کوئی طالب ناں کوئی مرشد سب دلا سے مٹھے ہو  
 راہ فقر واپرے پر بے سب حرص دنیا دکھتے ہو  
 شوق الہی غالب ہو یاں جنڈ مرتے تے او مٹھے ہو  
 باہو جیں تن بھڑ کے بھابھ ہونڈی اون مرن ترہائے بھکھے ہو



ن ناں میں سیرناں پا پھٹا کی ناں پوری سرساہی ہو  
 ناں میں تولہ ناں میں ماشہ بن گل ریتاں تے آئی ہو  
 رتی ہونواں وچ ریتاں تلاں اوہ بھی پوری ناہی ہو  
 وزن تول پورا وچ ہو سی باہو جداں ہو سی فضل الہی ہو

ن نمیرے وسن دور دسیون ویڑھے ناہیں وڑدے ہو  
 اندروں ڈھونڈن دا اول نہ آیا مور کھرا سروں ڈھونڈوں چڑھدے ہو  
 دور گیاں کچھ حاصل ناہیں ستوہ لیجھے وچ گھر دے ہو  
 دل کر سیقل شیشے وانگوں باہو دور تھیسوں کل پردے ہو

و وحدت دے دریا اچھلے تھل جل جنگل رینے ہو  
 عشق دی ذات منیندے ناہن سانکاں تھل تپنے ہو  
 رنگ بھجوت ملیندے ڈٹھے سے جوان لکھینے ہو  
 میں قربان تہاں توں باہو جہڑے ہونداں بہت ہینے ہو

و وحدت دے دریا اچھلے کہ دل صحتی نہ کیتی ہو  
 کہ بت خانے واصل تھے کہ پڑھ پڑھ رہے مستی ہو  
 فاضل چھٹ فضیلت بیٹھے عشق بازی جاں لیتی ہو  
 ہرگز رب نہ ملدایا ہو جنہاں ترٹی چور نہ کیتی ہو

و وحدت دادریا الہی جتھے عاشق لیندے تادی ہو  
 مارن ٹبیاں ہو کڈھن موتی آہو آپی داری ہو  
 درّ یتیم وچ کئے ٹسکارے جیوں چن لاطاں ماری ہو  
 سوکویوں نہیں حاصل بھر دے باہو جہڑے نوکریں سرکار ہو

و وخن سرتے فرض ہے مینوں قول قالو بلی دا کر کے ہو  
 لوک جانے متفکر ہو سیاں وچ وحدت دے ڈر کے ہو  
 بیٹوہ دیاں باراں شوہ و نچ لہیاں عشق تہ سردھر کے ہو  
 جیو نہ دیاں شوہ کسے نہ پایا باہو جسیں لدھاتیں مر کے ہو

۵ ہور ددانہ دل دی کاری کلمان دل دی کاری ہو  
 کلمان دوزنگار کریندا کلمیں میل اتاری ہو  
 کلمان ہیرے، نعل، جواہر، کلمان ہٹ پساری ہو  
 ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں باہو کلمان دولت ساری ہو

۲۰۰

۵ ہاکی ہکی پیڑ کو لوں کل عالم کو کے عاشقان مکھ لکھ پیڑ مسیڑی ہو  
 جتھے ڈھہن ڈھہن دا خطرہ ہووے کون چڑھے اسی پیڑی ہو  
 عاشق چڑھک نال صلاحاں ڈا او نہاں تار کپروچ بھڑی ہو  
 جتھے عشق پیاتلاناں رتیں دے یا ہو اوتھے عاشقان لڈ نکھڑی ہو

۲۰۱

۵ یار یگانہ طسی تینوں جے سردی بازی لائیں ہو  
 عشق اللہ وچ ہو مستانہ ہو ہو سدا لائیں ہو  
 نال تصور اسم اللہ دے دم نوں قید لگائیں ہو  
 ذاتے نال جاں ذاتی رلیا تدا ہو نام سدا لیں ہو

